تاریخ راج پرشستی

یعنی

کارنامہ رانا اودیپور راجپوتانہ کے

جو ملک میواڑ مین راج سمندر تالاب کے اوپر طاقچون مین کندہ ہے اسکو
رانا راج سنگہ کے عہد مین رنچھور بھٹ نے بزبان سنسکرت تصنیف
کیا تھا اور کنور جے سنگہ نے سمت ۱۷۳۲ مین کندہ کرایا تھا میجر این
روس صاحب بہادر پولیٹیکل ایجنٹ سابق ہاڈوتی اور کپتان جے جے
ہیر صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے ایک عالم برہمن
جادو رام جی نامی ساکن راج نگر سے بغرض اشتیاق اوس کندہ کی نقل کراکر انگریزی مین
ترجمہ کرایا مورخ کامل منشی دیبی پرشاد صاحب نے نہایت صحت کے ساتھ
سنسکرت سے اردو مین ترجمہ کیا

ماہ نومبر سنہ ۱۸۷۵ع

مطبع نامی گرامی منشی نولکشور مین بمقام کانپور طبع ہوا

تاریخ راجپوتانہ

یعنے

کارنامہ رانا اودیپور راجپوتانہ

جو ملک میواڑ مین راج سمندر تالاب کے اوپر طاقونمین کندہ ہے اسکو
رانا راج سنگھ کے عہد مین رنچھور بھٹ نے بزبان سنسکرت تصنیف
کیا تھا اور کنور جے سنگھ نے سمت ۱۷۳۲ مین کندہ کرایا تھا میجر این
ڈوس صاحب بہادر پولٹیکل ایجنٹ سابق ہاڈوتی اور کپتان جے جے
میر صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے ایک عالم برہمن
جادو رامی نامی ساکن راج نگر سے بمدد اشتیاق اوس کندہ کی نقل کراکر انگریزی مین
ترجمہ کرایا مورخ کامل منشی دیبی پرشاد صاحب نے نہایت صحت کے ساتھ
سنسکرت سے اردو مین ترجمہ کیا

ماہ نومبر ۱۸۸۵ء

مطبع نامی گرامی منشی نولکشور مین مقام کانپور طبع ہوا

ترجمہ راج پرستی

دیباچہ

واضح ہو کہ یہہ راج پرستی میواڑ مین راج سمندر تالاب کے اوپر طاقون مین کھدی ہوئی ہے اسکو رانا راج سنگھ کے وقت مین رنچھوڑ بھٹ نے بزبان سنسکرت تصنیف کی تھی اور ماہ سودی پورنماشی سمت ۱۷۳۲ مین کنور جی سنگ [illegible] مین کندہ کرادیے وہ ابتک موجود ہے ۔

تخمیناً دو تین برس کا عرصہ ہوا ہوگا کہ میجر اے این [illegible] اور پولٹیکل ایجنٹ دتی اور کپتان سجے بلیر صاحب بہادر اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ [illegible] ٹونک واسطے سیر راج سمندر تالاب کے تشریف لے گئے تھے وہان انھون نے اس کتاب کو کندہ دیکھ کر لوگون سے دریافت کیا کہ یہہ کیا لکھا ہوا ہے انھون نے کہا مہارانا اودی پور کا کرسی نامہ اور اس عمارت کا حال ہے صاحبان موصوف نے تورا نامی ایک برہمن جو وہان سے قریب قصبہ راج نگر مین رہتا تھا فرمایا کہ تم اسکی نقل ہمارے پاس بھیج دینا اور اجرت تحریر کتاب مذکور کی اسکو دیدی اور ہم بداشتیاق

طاق پر جسقدر عبارت کندہ ہوتی تھی دو ورقہ مین نقل کر کے بذریعہ ڈاک صاحب پولیٹکل ایجنٹ
ہاڈوتی کے پاس دیولی مین بھیجدیتا تھا اور صاحب بہادر موصوف واسطے ترجمہ انگریزی
کے ٹونک مین کپتان سجے بلیر صاحب کے پاس بھیجتے تھے اور بلیر صاحب پنڈت
رام کرن جی کی ترجمانی سے جو ٹونک مین مشہور پنڈت ہین اون ورقون کا ترجمہ سنسکرت
سے انگریزی مین کرتے تھے ہنوز وہ کتاب تمام اور کمال آنے نپائی تھی کہ وہ دونون صاحب
جو اوسکے پڑہنے مین مصروف تھے قضاء الہی سے بتفاوت چند ماہ کے انتقال کر گئے اور اونکے
وفات کی خبر سنکر جادو راے نے باقیماندہ کتاب کا بھیجنا ملتوی رکھا اوس کتاب سے
صرف سولہ طاقونکی عبارت جو سولہ دو ورقون مین آئی تھی آئی اور باقی کا حال معلوم نہین کہ
کسقدر اور ہے اور ہر دو ورقہ مین ایک ایک سرگ ہے جسکے معنے باب یا فصل کے
ہو سکتے ہین ٭

سبب ترجمہ

جب کہ راقم کی ملاقات رام کرن جی سے ہوئی اور ایک دن بہ سبیل تذکرہ تواریخ
کا ذکر آیا تو مین نے اونسے کہا کہ اودے پور کے راناؤنکی کوئی مسلسل تاریخ ہندی فارسی
مین نہین ملتی اور مین نے جو کچھہ حالات ان راناؤن کے کتب متفرقہ تواریخ سے جمع کیے
ہین وہ بسبب معلوم نہونے بہت سی باتون کے بے سر و پا پڑے ہین پنڈت جی نے
راج پرسستی کی نقل نکالکر مجھکو دکھائی اور کہا کہ یہہ اودے پور کی مختصر تاریخ ہے مگر تمام
نہین اور اوسکا سب حال جیسا کہ اوپر لکھا گیا بیان کیا مین نے کہا آپ کو تکلیف تو ہوگی
مگر اسکا ترجمہ اردو مین مجکو کرا دو کیونکہ یہہ بہت کار آمد چیز ہے اونھون نے بکشادہ پیشانی
قبول فرمایا اور ترجمہ اوسکا حرف بحرف سنسکرت سے ہندی مین کہتے گئے اور مین محاورہ کے
بموجب اردو مین لکھتا گیا ٭

گیارہوین بارہوین سرگ مین اوس عمارت کی لنبائی چوڑائی اور بلندی کے حالات
اور اوسکے حصون کی علیحدہ علیحدہ پیمایشی مقدار اون اصطلاحون کے ساتھہ کہ جو

سلپ شاستر سے مخصوص اور متعلق ہین سلکھے تھے اونکا ترجمہ بسبب اسکے کہ یہان سلپ شاستر کے پڑہے ہوئے پنڈت موجود نہین اردو مین نہو سکا ناچار قلم انداز کیا اور باقی ترجمہ بہت سلیس موافق روزمرہ حال کے درست کر کے جہان جہان مناسب دیکھا اپنی معلومات کی رو سے حاشیہ لکھدیا ہے

اصل ورقون مین بہت جگہہ غلطی ہے کہین کہین کے اشلوک تو ایسے ناموزون ہین کہ جنکا مطلب ہی معلوم نہین ہوتا پنڈت جی نے اور راقم نے سیاق عبارت اور پچھلے اشلوک کی مناسبت سے اونکے مطلب مناسب سمجھ کر لکھ لیے ہین سو یہہ غلطی کاتب کی معلوم ہوتی ہے یا پتھر دن پر حرفون مین کچھہ شکست و ریخت ہوگئی ہوگی ۔

اصل کتاب مین اکثر مقامون پر تعریف کے طور پر بہت بہت عبارت آرائی تھی راقم نے اوسکا حرف بحرف ترجمہ کرنا علم تاریخ مین داخل نہ سمجھ کر صرف واقعی مطالب کے لکھنے سے سروکار رکھا مگر اصل مطلب سے کہین بھی ایکطرف جانے نہین دیا ۔

آغاز کتاب

سرگ اول بطور دیباچہ کے

اسکے آغاز مین ایک لنگ مہادیو جی اور روپ چتر بھوج جی وغیرہ دیوتون کے نام سے جو میواڑ مین مشہور ہین رانا راج سنگہ کو دعا ہے ۔

پھر رنچھوڑ بہٹ مصنف کتاب اپنا حسب و نسب لکھتا ہے کہ وہ ذات کا تیلنگ برہمن اور مدھو سودن بہٹ کا بیٹا ہے اور اوسکی مان سماق بنی پدوناتھہ گشائین کی بیٹی ہے اور اوسکا ایک بھائی لکشمن بہٹ تھا سو کہتا ہے کہ اس لکشمن بہٹ کے پڑہانے کے لیے گوگوندا نامی گانو کے تالاب کے حالات جسکو رانا راج سنگہ نے بنایا ہے سنسکرت مین لکھتا ہون ۔ اور سبب تالیف کتاب مذکور کا زبان سنسکرت مین یہ بیان کرتا ہے

۲ بہٹ ایک قسم برہمنون کی ہے ۔

کہ آدمیون کے زبان کی عمر اونکے عمر کے مانند ہوتی ہے اور دیوتون کے زبان کی عمر دیوتونکے عمر کے برابر ہے یعنے اس زبان مین جو دیوتون کی زبان ہے یہہ کتاب زمانہ دراز تک باقی رہیگی ۔ سپتمی ماہ بدی سمبت ۱۷۱۸ سے اس کتاب کی تالیف شروع† ہوتی ہے ۔

پھر رانا راج سنگہ کے اوصاف اور اوسکے بزرگون کی عظمت کا ذکر ہے وہان لکھا ہے کہ رانا راج سنگہ کا خاندان ایسا نامی اور گرامی ہے کہ جسکے قدیم حالات کو اگلے رکھیشرون‡ نے لکہہ کر بہت خوشی ظاہر کی ہے اور باسپا وغیرہ رانا کا ذکر جو کچھہ مین لکھتا ہون اوسکی سند بھی اون ہی رکھیشرون کے بیان سے حاصل ہوتی ہے چنانچہ باسپا راول نندی گن کا اوتار ہے جو مہادیو جی کے خاص خدمتگارون مین شمار کیا گیا ہے اور اوسکے اوتار لینے کی سند بایو پران کی پیشین گوئی ہے جو میدپات کہنڈ مین (میدپات کہنڈ بایو پران کے بابون سے ایک باب ہے) مندرج ہے اور اوسکی چھٹی فصل مین جہان ایک لنگ مہادیو جی کا بیان ہے یہہ چند اشلوک لکھے ہین جو سنداً یہان درج ہوتے ہین ۔

श्लोक भूपन्वासादिकान्वक्ष्ये वदेहं मुनिसम्मतिं ।
वदेवायुपुराणस्य मेदपाटीयखण्डके षष्ठेऽध्याये
महात्म्येवाक्यमीरितं

अथ शैलात्मजा ब्रह्मन् शोकव्याकुललोचना नंदि
नंपप्रथंबाष्यमजंतीतमुचह

† اسی سال مین راج سمندر تالاب کا کام شروع ہوا تھا ۔

‡ اگلے رکھیشرون سے بالمیک اور بیاس جی وغیرہ مراد ہین جنہون نے راماین اور مہابھارت وغیرہ مین سورج بنسی راجاؤن کے ذکر لکھے ہین جو خاندان رانا کے مورث اعلے تھے ۔

यस्माद्बाष्पंत्वत्नाम्यद्य वियोतशंकरस्यच पूर्वदत्ता
त्त्वमच्छापाद्बाष्पोराजामविष्यसि

आराध्यतंजगन्नाथंतीर्थेनाहृदेशुभेराज्यपशन्नादू
वप्राप्यपुनःस्वर्गमवाप्स्यसि

पुनश्चंडुगणांप्राहपार्वतीव्याकुलेक्षणा मर्यादां
हृतवानद्यद्वारत्वेप्यरक्षणात्

हारीतइतिनाम्नात्वंमेदपाटेमुनिर्भव तत्राराध्य
शिवंदेवंततःस्वर्गमवाप्स्यसि

इतिवायुपुराणस्यसंमतिस्तत्र विस्तर ॥

تتمہ راج پرستی

دوسرا سرگ

اسمین سورج بنسی راجاؤنکا کرسی نامہ ابتدا سے لیکر راجہ بیجے راج تک ہے یعنے یہان تک اونکا راج اجودھیا مین رہا اور بیجے راج وہان سے اوٹھ کر دکھن مین آبسا اوسکی نسل مین اودیپور کے رانا ہین —

مصنف راج پرستی کے نزدیک باسپا راول باپا راول اور میدپات میواڑ اور چترکوٹ چیتور اور ناگدہ مکان موقوعہ مندر اکلنگ شیوجی سے مراد ہے —

جاننا چاہیے کہ ابتدا مین سوا ے ذات خداوند حقیقی کے کچھ نہ تھا اور تمام زمین پانی مین ڈوبی ہوئی تھی جب قدرت الٰہی ایجاد و تکوین کائنات کی مقتضی ہوئی تو اول برہما جی نے ایک کنول کے پھول سے جو پانی مین تھا ظہور پایا پھر برہما سے مریچ اور مریچ سے کشب اور کشب سے سورج بطناً بعد بطن پیدا ہوئے جو نسل سورج سے چلی اوسکو سورج بنس کہتے ہین تفصیل+ اوسکی ذیل مین لکھی جاتی ہین — +

۱ سورج — सूर्य

۲ بیوست منو — वैवस्वतमनु

۳ اکشواکو — इक्ष्वाकु

۴ بککشی یا ششاد — विकुक्षि वा शशाद

۵ پورنجے یا کاکستھہ — पुरंजय वा काकुत्स्थ

۶ انینا — अनेना

۷ راجہ پرتھو — पृथु

۸ بشورندہ — विश्वरंधि

۹ چندر — चंद्र

۱۰ یوناشو — युवनाश्व

۱۱ ساوست — सावस्त

۱۲ برہدشو — बृहदश्व

۱۳ کولیاسو یا دہندمارہ — कुवलयाश्व वा धुंधुमार

۱۴ درڑہاسو — दृढाश्व

۱۵ ہرشو — हर्यश्व

۱۶ انکنبھہ — निकुंभ

+ اس فہرست کو پنڈت رام کرن جی نے بہاگوت اور کئی کتابون کی فہرست سے مطابق کرکے بہت صحیح کرلی ہے —

वर्हनाश्व
कृशाश्व
सेनजित
युवनाश्व
मांधाता
पुरुकुत्स
त्रसदस्यु
अनरण्य
हर्यश्व
अरुण
त्रिबंधन
त्रिशंकु
हरिश्चंद्र
रोहित
हरित
चंप
सुदेव
विजय
भरुक
वृक
बाहुक
सगरचक्रवर्ति
असमंजस

۴۰ انسس مان	अंशुमान
۴۱ دلیپ	दिलीप
۴۲ بھگیرتھ	भगीरथ
۴۳ سورت	श्रुत
۴۴ نابھہ	नाभ
۴۵ سندھودیپ	सिंधुद्वीप
۴۶ ایوتایو	अयुतायु
۴۷ رت پیرن	ऋतुपर्ण
۴۸ سرب کام	सर्वकाम
۴۹ سوداس	सुदास
۵۰ متیرسہہ	मित्रसह
۵۱ اسمک	अश्मक
۵۲ مولک	मूलक
۵۳ دسرتھ	दशरथ
۵۴ ایڈبیڑ	ऐडविड़
۵۵ بس سہہ	विश्वसह
۵۶ کھٹوانگ چکرورتی	खट्वांग चक्रवर्ति
۵۷ دیرگھ باہو	दीर्घबाहु
۵۸ دلیپ	दिलीप
۵۹ رگھو	रघु
۶۰ اج	अज
۶۱ دشرتھ	दशरथ

श्रीरामचंद्रजी	۶۲ سری رام چندر جی اوتار
कुश	۶۳ کُش
अतिथ	۶۴ اتتھہ
निषध	۶۵ نشدہ
नल	۶۶ نل
नाभ	۶۷ نابھہ
पुंडरीक	۶۸ پنڈریک
क्षेमधन्वा	۶۹ کھیشم دہنوا
देवानीक	۷۰ دیوانیک
अनीह	۷۱ انیہہ
पारियात्र	۷۲ پارباتر
बल	۷۳ بل
स्थिल	۷۴ ستھل
वज्रनाभ	۷۵ بجرنابھہ
खगण	۷۶ کگن
विधृति	۷۷ بدہرت
हिरण्यनाभ	۷۸ ہرن نابھہ
पुष्य	۷۹ پشپ
ध्रुवसिंध	۸۰ دہروسندہ
सुदर्शन	۸۱ سودرشن
अग्निवर्ण	۸۲ اگن برن
शीघ्र	۸۳ سیگھر
मरुत	۸۴ مرت

۸۵ پہپوسرت	प्रभुश्रुत
۸۶ سندہی	संधि
۸۷ امرسن	अमर्षण
۸۸ مہس وان	महस्वान्
۸۹ بسوسہا	विश्वसाह्व
۹۰ پرسین جت	प्रसेनजित
۹۱ تکشک	तक्षक
۹۲ بربدبل +	वृहद्वल
۹۳ بربدرن	वृहद्रण
۹۴ اروکریہ	उरुक्रिय
۹۵ برتس بیوہ	वत्सव्यूह
۹۶ تربیتوم	प्रतिव्योम
۹۷ بہان	भानु
۹۸ دواک	दिवाक
۹۹ سہدیو	सहदेव
۱۰۰ بربدسو	वृहदश्व
۱۰۱ بہان مان	भानुमान
۱۰۲ پرت کانسو	प्रतीकाश्व
۱۰۳ سوپرتیک	सुप्रतीक
۱۰۴ امردیو	मरुदेव

+ یہہ راجا مہابھارتھ کی لڑائی مین ابہمن کے ہاتھہ سے مارا گیا اسکی لڑائی کا حال مہابھارت کے ساتوین پرب
درون مین مفصل لکہا ہی اور بہاگوت کے مصنف نے بربدبل تک تو پچہلے راجہ لکھے تھے اور بربدبل کے بعد سو تک
الطور پیشین گوئی کے ہونے والے راجہ لکھے تھے سو ہو گئے۔

۱۰۵ سن کشتر	सुनक्षत्र
۱۰۶ پوشکر	पुष्कर
۱۰۷ ان ترکش	अंतरिक्ष
۱۰۸ ستپا	सुतपा
۱۰۹ مترجت	मित्रजित
۱۱۰ برہدراج	बृहद्राज
۱۱۱ برہی	बर्ही
۱۱۲ کرتن جی	कृतंजय
۱۱۳ رن جی	रणंजय
۱۱۴ سنجی	संजय
۱۱۵ شاک	शाक्य
۱۱۶ شودہودہ	शुद्धोद
۱۱۷ لانگل	लांगल
۱۱۸ پرسین جت	प्रसेनजित
۱۱۹ کشدرک	क्षुद्रक
۱۲۰ رنک	रणक
۱۲۱ سورتھ	सुरथ
۱۲۲ سومتر +	सुमित्र

+ بھاگوت اور بشنو پران مین سورج بنس کا اختتام سومتر کے اوپر کیا گیا ہے چنانچہ سومتر کے بعد اس خاندان کا سلسلہ پرانون مین نہین ملتا اسی وجہ سے اکثر لوگ خیال کرتے ہین کہ اس خاندان کا راجہ سومتر پر خاتمہ بالخیر ہوگیا صاحبان انگریز نے تحقیق کیا ہے کہ اس راجہ نے بکرماجیت راجہ سے [illegible] برس پہلے انتقال کیا دیکھو تاریخ مارشمین —

۱۲۳	بجرنابهه	वज्रनाभ
۱۲۴	مهارتهی	महारथी
۱۲۵	اترتهی	अतरथी
۱۲۶	اچل سین	अचलसेन
۱۲۷	کنک سین	कानकसेन
۱۲۸	مهاسین	महासेन
۱۲۹	انگ رتهی	अंगरथी
۱۳۰	بجے سین	विजयसेन
۱۳۱	اجے سین	अजयसेन
۱۳۲	ابهنگ سین	अभंगसेन
۱۳۳	مدسین	मधसेन
۱۳۴	سنکرت	संहरति
۱۳۵	بیجے راج	विजयराज

بیجے راج اجودهیا کو چهوڑ کر دکهن مین گیا اور وہان کے راجاؤن سے لڑکر ایک بڑی فتح پائی اور اون کو مطیع کر کے دکهن مین راج دهانی مقرر کی جہان مخصیل اوخرشم کی اقامت کی طرح اور تاریخ بلند شہر مین جسکو منشی منگل سین ڈپٹی کلکٹر بندوبست نے تالیف کی ہے یون لکها ہے کہ جب سورج بنسی راجون کی سلطنت بوجہ لاولد ہونے راجہ سومتر کے قطع ہوئی تو اجودهیا وغیرہ اون کے تمام علاقون مین چندر بنسیون کا عمل ہوگیا —

کچه نہین معلوم کہ مؤلف راج پرستی نے بجرنابهه کو سومتر کا بیٹا قرار دیکر کس سند سے راناؤن تک سلسلہ ملادیا یہہ بات البتہ تحقیق طلب ہے اسی طرح جے پور اور جودهپور کے راجہ بهی اپنی نسل کا سلسلہ سومتر تک جاملاتے ہین۔

ڈالی تھا ایک دن غیب سے آواز آئی کہ تم اپنے نام سے راجگی کا لقب دور کرو اور بجاے

ورا جدیانی کا نام اور مقام نہین لکھا کہ کہان تھی اور نہ ببجے راج کا دکھن مین آنے کا سال سمت درج کیا کہ جس سے
اوس کا زمانہ معلوم ہوتا اور جو انگریزی تواریخ سے اس نئی ریاست کے قایم ہونے کا حال اور سال
سمت معلوم کرتے ہین تو اوسمین اور کتاب ہذا کی روایت مین کئی اختلاف واقع ہوتے ہین — اول
اختلاف راجدہانی کے مقام مین ہے دوسرا اختلاف اوس راجہ کے نام مین جو اوسنے نقل مکان کر کے آیا تھا چنانچہ تاریخ الفنسٹن مین بموجب
تحقیقات کرنیل ٹاڈ صاحب کے لکھا ہے کہ مقام بلبہی واقع گجرات مین کنک سین سورج بنسی خاندان کا ایک
شخص جسکی سلطنت اودہ مین تھی نقل مکان کر کے چلا آیا تھا ایک اور ریاست کی بنا ڈالی دیکھو تاریخ الفنسٹن کا
چوتھا حصہ اور اوسمین گجرات کا ذکر —

کنک سین ببجے راج سے دس پشت اوپر ہوگیا ہے مولف راج پرستی نے بجز نام اوسکا کچھہ ذکر
نہین لکھا وہ ببجے راج کو دکھن مین ایک نئی سلطنت کا بانی بتاتا ہے اگر یہ سمجھا جاوے کہ بموجب تحقیقات
کرنیل ٹاڈ صاحب کے کنک سین نے گجرات مین اور ببجے راج نے حسب روایت کتاب ہذا کے دکھن
مین جُدا جُدا دو ریاستین پیدا کین تو یہہ بات معلوم کرنا دشوار ہو جایگا کہ اودی پور کے رانا جن کے
سبب سے یہہ بحث پڑی ہوئی ہے کونسی ریاست سے نکلے ہین ٹاڈ صاحب انکو کنک سین کی نسل
مین بتاتے ہین جو بلبہی مین آکر حاکم ہوا اور مولف راج پرستی ببجے راج کی اولاد مین قرار دیتا ہے
جسکی ریاست بموجب روایت مشار الیہ کے دکھن مین قایم ہوتی تھی اگر ہم یہہ خیال کرین کہ راج پرستی
کی روایت معتبر ہے کیونکہ اسکی بنا رانا کے قدیمی دفتروں سے قایم کی گئی ہوگی تو کرنیل ٹاڈ صاحب کی
اوس تحقیقات کو بھی نامعتبر نہین کہہ سکتے کہ جو راجپوتون کے روایتون پر مبنی ہے اور جسکی تصدیق
تانبہ پترون کے کبتو ن سے بھی بخوبی ہوتی ہے جنکا ترجمہ انگریزی مین واتھن صاحب نے کیا ہے
اون پترون سے ایسا ثابت ہوتا ہے کہ جس خاندان کے لوگون کے نام کے ساتھہ سین کا لفظ
لگا تھا اوسنے [illegible] مطابق سمت [illegible] سے لیکر [illegible] ء مطابق [illegible] تک بلبہی مین سلطنت کی اور بعد
اوسکے ایک دشمن نے آکر اوس ریاست کو بالکل برباد کر ڈالی اس حساب سے اونکی سلطنت تین
سو استی برس رہی اور راجونکی تعداد اگرچہ تاریخ الفنسٹن سے معلوم نہین ہوتی مگر اس راج پرستی مین
جو کرسی نامہ لکھا ہے اوس سے یون جانا جاتا ہے کہ راجہ کنک سین سے گوہا کے باپ تک جو ممالک دہ

اوسکے آدت القاب رکھو سوا و سدان سے راجا کے بیٹے پوتون کا جزو نام ادت ہو تا رہا ہے
کہ تیسرے سرگ میں آپنگا دو سرا سرگ تمام ہوا –

تیسرا سرگ

سیچے راج سے پیچھے کے راجاؤنکے نام

۱ پپاپرت	۷ سلادت
۲ سیپاوت	۸ کیشواوت
۳ ہرشیاوت	۹ ناگاوت
۴ سوبہاوت	۱۰ بہوگاوت
۵ سوکہاوت	۱۱ دیوادت
۶ سوماوت	۱۲ آساوت

مین تھا بائیس[۲۲] راجے اور سیچے راج سے وہان تک تیرہ[۱۳] راجے ہوے تین سو اسی برس کو بائیس[۲۲] کے
اوپر تقسیم کرنے سے ایک راجا کی مدت سلطنت سترہ برس[۱۷] اور کچھ مہینے ہوتی ہے اور تیرہ اسم تقسیم
کرنے سے انتیس[۲۹] برس اور کچھ مہینے مگر فی اسم اسقدر طویل مدت سلطنت کی قیاس مین نہین آتی لہذا
اسی حساب کی رو سے تین سو اسی[۳۸۰] برس مین کنک سین سے لیکر آخر تک بائیس اجون سے فی اسم
سترہ[۱۷] برس بالحم پیشتر راج کیا ہوگا میرے نزدیک احوال مترجم الصدر صحیح معلوم ہوتا ہے کہ اسی ایک
حساب قایم ہو سکتا ہے اور مولف راج پرستی نے نہ تو سن لکھے اور نہ یہہ لکھا کہ سیچے راج سے کون
چودہ[۱۴] راجہ اتنے مدت مین ہوئے اس لیے اوسکے قول کے صحیح و غلط ہونے پر کچھ راے نہین دیجا تی
اور راجہ بلابی کے مقام کا اختلاف بھی اسی قبیل سے ہے عجب نہین کہ ...... راج پرستی بلبی پر رکھو [illegible]
مین سمجھتا ہو آئین اکبری مین لکھا ہے کہ اونکی ریاست پر نالہ علاقہ برار مین تھی –
یہہ بھی دریافت ہو کہ کنک سین سے لیکر گرہاوت تک کل راجون کے نام کے ساتھ سین کا لفظ نہین ہے
صرف پانچ چہہ نامون کے ساتھ سیچے راج سے اول اول سین کا لفظ ہے –

۱۳ کال بھوجادت | ۱۴ گرہادت ملے

گرہادت سے اوسکی نسل گہلوت کہلائی اور سیسودگانون مین بسنی سے وہ لوگ سیسودیہ
मशہور ہوے باپا راول اسی گرہادت کا بیٹا تھا جو بموجب بتشین گوئی بایوپران کے وायुपुराण

✝ گرہادت تاریخون مین اسکا نام گوہا لکھا ہے مولف راج پرستی نے بجز نام کے کچہ حال نہ لکھا حالانکہ اس
راجہ کی عجیب وغریب سرگذشت ہے شمار اسکا مناسب محل سمجہکر اور دہی تواریخ کے اس مقام پر لکھتا ہون
واقع ہوکہ ۵۲۴ء مطابق سمت ۵۸۱ مین بلبھی پور کے اوپر ایک دشمن نے چڑہائی کی راجہ نے اوسکا مقابلہ کیا مگر فتح نپائی
اور وہ مع تمام خاندان کے اوس ہنگامے کشت وخون مین مارا گیا اوسکے متعلقون سے صرف ایک رانی پشپاوتی
نام زندہ بچی یعنی سو وطن سے آوارہ ہوکر ملیا گرہ پہاڑ کے کہوہ مین جا چھپی چونکہ وہ حمل سے تھی اسلیے وہان ہی اوسکے
لڑکا پیدا ہوا جسکا نام گوہا رکہا گیا جب وہ لڑکا بڑا ہوا تو ایڈر کو اپنے تصرف مین لایا اور ایک علیحدہ ریاست قایم کی
یہہ اودیپور کے رانا اوسکی اولاد مین ہین —
رہی یہہ بات کہ وہ دشمن کون اور کہانسے آیا تھا جسنے بلبھی پور کو قتل وغارت کرکے ویران کردیا سو اسمین بڑا اختلاف ہے
**راجپوت مورخ تو اوسکو اور اوسکے سپاہیونکو جنگلی اور وحشی بتاتے ہین اور کرنیل ٹاڈ صاحب اون کو
قوم پارتھین خیال کرتے ہین اور واتھن صاحب اونکو بیکٹریا کے ایرانی سمجھتے ہین الفنسٹن صاحب کی
رای ہے کہ بیشک یہہ حملہ پارتھیا والون کے سر بر آوردگی کے زمانہ سے بہت بعد کو ہوا ہے مگر ممکن ہے کہ
حملہ کرنے والے دوسرے نسل کے ایرانی یعنے ساسانی ہونگی ۵۳۱ء مطابق سمت ۵۸۸ سے ۵۷۹ء مطابق
سمت ۶۳۶ نوشیروان نے سلطنت کی وہ مختلف ایرانی مورخ جنکے اقوال مالکم صاحب نے نقل کیے ہین بیان
کرتے ہین کہ اس بادشاہ نے شمال مین فرغانہ اور مشرق مین ہندوستان پر لشکرکشی کی اور پاٹنجر صاحب ایک
مفصل اور قرین قیاس بیان نوشیروان کے کوچ کا مکران کے بحری حد سے سندہ تک کرتے ہین مگر یہ نہین لکہتے
کہ اونہون نے کہانسے لکہا ہے ہو کہ مقام بلبھی سندہ کے پاس تھا اسلیے آسانی یقین ہو سکتا ہے کہ نوشیروان
نے اوسکو غارت کیا ہوگا اور میواڑ کے راجاونکا جو نوشیروان کی اولاد ہونا مشہور ہے شاید اسکو اسبات
سے کچہ تعلق ہو کہ نوشیروان نے اونکو بھگا کر اوس مقام تک پہونچا دیا جہان وہ اب موجود ہین نوشیروان
کے جلوس سے سات برس اول فتح ہونا بلبھی کا جو معلوم ہوتا ہے وہ ہندوونکی واقعات کی تاریخ مین ایک
خفیف سی بات ہے۔ دیکھو تاریخ الفنسٹن اردو چوتھا حصہ گجرات کا ذکر۔

ننداہی گن کا اوتار ہے * اور ہاریت رشی چنڈ گن کا اوتار تھا جس سے باپا راول نے ظاہری اور باطنی فیض پایا باپا جی کی اوس بد دعا کا مطلب جو انھون نے نندہی گن کو دی تھی اور وہ بیلو پیشین گوئی کے بایو پران کے میدپاٹ کھنڈ مین درج ہے یہہ ہی کہ تو عالم فانی مین جا کر چند روز تک سرگردان رہیگا اور بعد اوسکے ہاریت رشی کی توجہ سے جو چنڈگن کا اوتار ہوگا ایک لنگ شیوجی کو بذریعہ عبادت کے خوش کرکے میدپاٹ کا راجہ ہوگا اور بعد انقضاے عمر کے پھر اپنے اصلی مقام پر آ جائیگا اور اہل عالم تجھکو باپا کہین گے۔

تاریخ مارشمن مین اوس دشمن کی نسبت یون لکھا ہے کہ یہہ دشمن جو سندہ ندی کی راہ سے آیا تھا ایسا قیاس کیا جاتا ہے کہ نوشیروان کا بیٹا ہوگا اور اس بات کی بابت کہ اودی پور کے رانا نوشیروان کی اولاد مشہور ہین مارشمن کے دو قول ہین ایک تو یہہ نوشیروان کا بیٹا اپنے باپ سے باغی ہوکر ایک لڑائی مین ماراگیا اور اوسکی اولاد ہندوستان مین رہگئی جس سے یہہ رانا ہوے دوسرے یہ کہ نوشیروان کی ایک بیٹی ہندوستان کے شاہی خاندان مین بیاہی گئی تھی جو مارش نام قسطنطنیہ کے عیسائی بادشاہ کی لڑکی سے تھی اس لیئے راجپوتونکے خاندان کا انگریزی مورخ بڑے تعجب سے کہتا ہے کہ ہندو تکا سورج جسکی سو پشت سے راج چلا آتا ہے اور اوسکو رام کی نسل مین شمار کرتے ہین اپنی والدہ کی طرف سے یجیم کے عیسائی راجہ سے قرابت رکھتا " .

تاریخون مین کچھہ اور طرح لکھا ہے غرض یہ بحث بہت طویل ہے اس مختصر مین اسکی گنجائش نہ دیکھکر مفصل حالات اور وجوہات اسکے دوسرے تاریخ میواڑ مین جسکو فراہم کرتا ہون لکھونگا۔

* تاریخ مارشمن کی رو سے باپا راول گوہا کی نوین پشت مین ہوتا ہے چنانچہ اوسمین لکھا ہے کہ گوہا کے بعد ایڈر کی مسند پر آٹھہ راجہ بیٹھے اونمین سب سے پچھلے راجہ کو اوسکے بیٹون نے مارڈالا لیکن اوسکا چھوٹا بیٹا جسکا نام باپا تھا بھاندیر کے قلعہ مین پہونچا اور گڈریون مین پرورش پائی اوسکے لڑکپن اور جوانی کے عجیب عجیب قصے کہتے ہین۔

ابوالفضل نے آئین اکبری مین جو باپا کی سرگذشت لکھی ہے وہ مارشمن سے بہت مختلف ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ تخمیناً نوسو برس پہلے (اس زمانہ سے تخمیناً بارہ سو برس پہلے) سرتالکو جہان باپا کے باپ دادون کی ریاست تھی غنیم نے آگھیرا اوس لڑائی مین راجہ کا سارا خاندان ماراگیا صرف باپا نام ایک خوردسال لڑکا زندہ رہا اوسکی مان اوسکو لے کر راجہ منڈلیک قوم بہیل کے پاس پناہ لائی فقط نہین معلوم کہ یہہ غنیم کون تھا۔

فی الجملہ باسپا نے ایام خورد سالی مین ہاریت رشی کی ملازمت حاصل کی ‡ اور اونکی تعلیم سے ناگدہ مین ایک لنگ مہادیوجی کی ایسی پوجا کی کہ مہادیوجی اوسنے بہت خوش ہوئے اور ظاہر ہوکر یہہ بشارت دی کہ چتر کوٹ مین تیرا اچل راج ہوگا اور وہان کی حکومت زمانہ دراز تک تیری اولاد کے قبضہ مین ہوگی سوادسی دن سے کہ سمت ۱۹۱ اور بتی ماہ سودی ستمین ‡ تھی باسپا کا کوکب بخت زور آور ہونے لگا ہاریت رشی کو مہادیوجی نے پانسو تنکہ بھر سونے کے کڑے دئے تھے سو انھون نے وہ کڑے باسپا کو دے دئے اور باسپا تین سو پانچ گز کا لنبا دوپٹہ سر سے باندہتا تھا اور سولہ ہاتھ کا لنبا چولہ پہنتا تھا اور سولہ تنکہ بھر (یعنے پیسہ مروجہ میواڑ) کا ایک سیر اور ایسے ایسے چالیس سیر کا ایک من ہوتا ہے سوا وسکا کھانڈا ایک من کا تھا اور ہروقت پوجن درگاجی کے دو بھینسون کو برابر کھڑا کرکے ایک ضرب مین بل دیتا تھا اور بڑے بڑے چار بکرے کھاجاتا تھا آخر اوسنے منوراج موری کو شکست دیکر چتر کوٹ

‡ آئین اکبری مین لکھا ہے کہ ایکدن باپا نے بر بخ نائی رکھیشر کو جانور سمجھکر کمان کھینچی رکھیشر نے روشندلی سے آگاہ کردیا باپا نے شرمندہ ہوکر تقصیر معاف کرائی کبھی کبھی اوسکی خدمت مین حاضر ہوتا تھا آخر اوسنے ایکدن باپا کو راجگی کی بشارت دی۔

اسبارہ مین مولف راج پرستی کا یہ بیان بہت درست ہے کہ اوسکو ایک لنگ مہادیوجی نے راج پانے کا مژدہ سنایا اور اونکی برکت سے وہ راجہ ہوا اسلیے کہ آجتک اودی پور کے راجاؤنکو ایک لنگ مہادیوجی سے بڑا اعتقاد ہے اور ہر کام اونکا نام لے کر شروع کرتے ہین۔

‡ سنون مین اس کتاب کے روسے بڑا فرق معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس کے حساب سے آجتک باپا راول کو کچھ اوپر سترہ سو برس ہوئے اور انگریزی مورخ اوسکو عیسےٰ کی آٹھوین صدی مین بتلاتے ہین اونکی تحقیقات کی روسے وہ ولید خلیفہ کا ہمعصر تھا اور خوب غور اور خوض کرنے سے بھی یہی زمانہ قرین قیاس معلوم ہوتا ہے اسکی دلیل یہ ہے کہ جب باپا کا راج سمت ۸۰۰ مین ولبھی پور سے جاتا رہا تو پھر وہ کسطرح سمت ۱۹۱ مین ہوسکتا ہے مولف راج پرستی نے بیان ہی کچھ دہوکا کھایا ہے اور انگریزی مورخون نے یہہ سمت اون کتبون سے قایم کئے ہین جو اونکو ولبھی پور کی بابت بہم پہونچے ہین جیسا کہ اوپر لکھا گیا۔

عرف چتور اوس سے چھین لی + اور آپ راجہ ہو گیا اور راول اپنا خطاب رکھا باپا کے بعد

+ مارشمن ہسٹری میں یہہ حال یون لکھا ہے کہ باپا سے اوسکی مان نے کہا کہ وہ چتوڑ کے راجاؤن سے
قرابت رکھتا ہے جو پرمار کے قوم سے تھے یہ سنکر اوسکے دل میں ایک بڑا ارادہ ہوا اور مویشی چرانے کے
رزیل پیشہ کو چھوڑنا مناسب جانا پس اپنے لگئے دوستون کو جمع کر کے آٹھوین صدی عیسوی مین چتوڑ
کیطرف گیا وہان بسبب ظاہر کرنے رشتہ داری کے اوسکی بڑی قدر کی گئی مگر بڑے بڑے
آدمیون کو ایک اجنبی لڑکے پر مہربانی کرنا بہت بری معلوم ہوئی اسی اثنا مین ایک قوی دشمن
آ پہونچا راجہ نے سب خاندان والون کو اپنی اپنی فوج سے لیکر آنے کا حکم دیا لیکن سبھون نے اتفاق
کر کے اسبات کا مضایقہ کیا اور بطور شکایت کے راجہ سے کہلا بھیجا کہ اپنے لیے دوست سے مدد
مانگو باپا نے فوراً چڑھائی کرنا اختیار کر لیا — یہ دشمن مسلمان تھے جو اسوقت سے پہلے ہی پہل ہندوستان مین
گھسے تھے اور اونکا سپہ سالار محمد بن قاسم تھا جو وہ گجرات کو فتح کر کے چتوڑ کے قریب آیا تو باپا چتوڑ
راجہ کیطرف سے سپہ سالار ہو کر اوس سے لڑنے کو گیا اگرچہ راجہ کے خاندان والون سے کسی نے باپا کی مدد نکی
تو بھی باپا نے میدان مین آکر دشمن کی فوج کو جو گجرات کی فتح سے مغرور ہو رہی تھی شکست فاحش دی محمد بن
قاسم بعد شکست سندھ اور سورت کی راہ ہو کر بھاگا باپا نے گزنی تک جہان اوسکے بزرگون کی قدیم دار الریاست
تھی اوسکا تعاقب کیا وہان سلیم نامی حاکم تھا باپا نے اوسکو اپنا تابعدار کیا اور پھر اوسکی بیٹی سے بیاہ کر لیا
اور چتوڑ کو لوٹنے کے بعد وہان کے خاندان والون سے مشورہ کر کے اونکی حمایت سے اگلے راجہ کو گدی سے
اوتار دیا اور اوسکی جگہ آپ راجہ بن بیٹھا اور اوس ملک پر بخوبی حفاظت اور تصرف ہو کر اوسنے اپنے ملک وطن
کو چھوڑا اور معہ لشکر سندھ ندی کو عبور کر کے خراسان کو چلا گیا اور وہان بہت سی مسلمان عورتین کر کے بہتیری اولاد چھوڑ مرا —
اسمین چند باتین ایسی ہین کہ اور تاریخون سے نہین ملتین ایک محمد قاسم کا چتوڑ پر آنا دوسرے باپا راول کا خراسان مین
چلا جانا اور وہان مسلمان عورتون سے عیش کر کے بہت ساری اولاد چھوڑ مرنا — ولف کی نظر سے ابتک کوئی ایسی دلیل ان باتونکی
کہ جسسے بخوبی تسلی ہو نہین گذری مگر عجب نہین کہ یہ باتین تاریخ ہند و سندھ سے لی گئین ہونگی کسواسطے کہ وہ کتاب عربی مین
محمد قاسم کے فتوحات کے بعد ہی تالیف ہوئی ہے اوس مین محمد قاسم کا ایک ایسی جگہ پہونچنا بیان کیا ہے جو میواڑ
سمجھا جاتا ہے دیکھو تاریخ الفنسٹن کا پانچوان حصہ سندھ کی فتح کا ذکر تاہم اگر کوئی صاحب ان خبرونکی اصلیت اور اوسکی
سند سے بخوبی واقف ہون تو مہربانی کر کے اس مختصر میں درج کر دین تا [illegible] ہو ورنہ اپنی بھی رائے لکھدین

جو راجہ اوسکی نسل سے ہوئے اونکے نام ذیل مین لکھے ہین +

۱ اکھمان راول
۲ گوبند راول
۳ مہندر راول
۴ آپو راول
۵ سنکھہ برما راول
۶ سکت کمار راول
۷ سالباہن راول
۸ نرباہن راول
۹ اینا پرشاد راول
۱۰ کیرت برما راول
۱۱ نربرما راول
۱۲ نرپت راول
۱۳ ادیم راول
۱۴ بہرون راول
۵ اسری پنچ راول
۱۶ اکرناوت راول
۱۷ ابھاو سنگھ راول
۱۸ اگاتہ سنگھ راول
۱۹ مہنسراج راول
۲۰ سوہیہ لوک راول
۲۱ رن مل راول
۲۲ بیر سنگھ راول
۲۳ تیج سنگھ راول
۲۴ سمر سنگھ راول
۲۵ کرن سنگھ راول

+ اس فہرست کو اوس فہرست سے لیکر اتنہ جو بھارت پرشتی کے آخر مین لکھی ہے مطابق کرنے سے نامون کا ایسا کچہہ تفاوت اور اوات پیچ ظاہر ہوتا ہے کہ جو کسی طرح بغیر دستیاب ہونے تیسری فہرست صحیح کے رفع نہین ہوسکتا اگرچہ یہہ امر معلوم نہین ہوتا کہ بھارت پرشتی والے نے یہہ فہرست کہان سے پیدا کی ہوگی مگر ہا اہر اسیہ یہ فہرست ہے کہ میواڑ کے حالات کی بنا قایم کرنے مین تاڈمن کا اسپر عمل رہا ہے اسکے آغاز چھپا سیوی سن مات سو اٹھائیس لکھے ہین جس سے یہہ مراد ہوسکتی ہے اودے پور کے راناؤن کا راج چتور مین اس سنہ کے اندر ہوا ہے اور الفنسٹن صاحب اسمقام پر ۱۳ے عیسوی مین لکھتے ہین معلوم نہین کہ ان صاحبوان کے بیان مین یہہ اختلاف کس وجہ سے پڑ گیا فی الجملہ واسطہ ایضاح تفاوت فیمابین ہر دو فہرستون کی اسکی مندرجہ خاتمہ بھارت پرشتی کے اسمقام پر لکھے جاتے ہین تاکہ دونو کا مقابلہ ہے اور انکا تفاوت ایکدن سرکار ابد پایدار کی توجہ سے نکل جاوے

راول سمر سنگھ کو مہا راجہ پرتھی راج والی دہلی کی بہن پرتھا نامی بیاہی تھی اسی قرابت سے راول سمر سنگھ بارہ ہزار جوانون کو لے کر اوس لڑائی مین راجہ پرتھی راج چوہان کی مدد کو گیا تھا جو اوس سے اور غزنین کے بادشاہ شہاب الدین غوری سے ہوئی تھی راول نے عین معرکہ مین شہاب الدین غوری کو اپنی قوت بازو سے پکڑ لیا تھا

بپا	۱۳ بیر سنگھ
اگوہل	۱۴ بیچے سنگھ
۲ بھوج	۱۵ ور سنگھ
۳ کال بھوج	۱۶ بکرم سنگھ سنہ ۱۲۰۰ء
۴ بہرتری بھٹ	۱۷ سامنت سنگھ
۵ سمہا یکا	۱۸ کمار سنگھ
۶ کھمان	۱۹ متھن سنگھ
۷ آلاٹ	۲۰ پدم سنگھ
۸ نرباہن سنہ ۹۷۱ء	۲۱ جیتر سنگھ
۹ سکنٹ برم	۲۲ تیج سنگھ سنہ ۱۲۶۰ء
۱۰ سنج برم	۲۳ سمر سنگھ
۱۱ نربرم	۲۴ کرن سنگھ
۱۲ کیرت برم	

ان دونون فہرستون مین کچھ غلطی معلوم ہوتی ہے

اوس فہرست مین باپا کے بعد سے کرن تک ۲۵ نمبر مین کھمان راول نے سنہ ۸۱۲ مطابق سمت ۸۶۹ سے لیکر سنہ ۸۳۶ء تک راج کیا اوسکو مسلمانون کے ایک بڑے جنگی لشکر سے جسکا سپہ سالار مسمی محمود والی خراسان کہلاتا ہے اور مارشمن کے نزدیک وہ ہارون رشید کا بیٹا مامون رشید ہے جو اپنے باپ کی نیابت مین خراسان کا حاکم تھا اپنی طاقت کا امتحان کرنا پڑا اور ان راجاؤن کی مدد سے جو اوسکی رفاقت مین حاضر ہوئے تھے غنیم سے صف جنگ مقابلہ کرکے چوبیس مرتبہ اوسکو شکست دی ان فتحون کے ذریعہ سے کھمان کی نیکنامی اور مردانگی کی شہرت ایسی دور دور پھیل گئی کہ بہت برسون تک

مگر اوسکے ہمراہیون کے ہاتھ سے بارہ زخم کھا کر مر گیا یہہ سب حال راسا نامی بھاشا پوتھی مین مفصل لکھا ہے * —

اسکا بیٹا کرن راول تھا اوسکے دو بیٹے ہوئے بڑا ماہپ راول جو ڈونگرپور مین مسند نشین ہوا ڈونگرپور کے راول اوسکی اولاد مین ہین ‡ —

چھوٹا راہپ جو اپنے باپ کے کہنے سے سوکل سے رانا والی منڈور کے اوپر چڑھائی کرنے کی فکر مین رہتا تھا آخر ایک برہمن سسل نامی پلّی وال برہمن کے کہنے سے جو شگونون کا علم خوب جانتا تھا منڈور کی طرف کوچ کر گیا اور سوکل سے رانا کو لڑائی مین مغلوب کرکے اپنے باپ کے پاس لے آیا راول کرن نے اوسکے نام سے رانا کا خطاب ورکب کے اپنے بیٹے راہپ کو بخشا اور سوکل کو جاگیرداری پر مستعد کر کے چھوڑ دیا اوس دن سے راہپ اور اوسکی اولاد کو رانا کہنے لگے —

تمام ہوا تیسرا سرگ اسکے آخر مین کچھوڑ نصیب نے پھر اپنا نسب نامہ لکھا ہے —

---

* اوسکے دیس کے لوگون کے دلمین مسلمانون سے لڑتے وقت اوسکا نام لینے سے بہادری اور دلاوری پیدا ہوتی تھی کہتے ہین کہ کرن نے برہمن کے کہنے سے اپنے بیٹے کو مسند نشین کرکے راج سپرد کر دیا مگر پھر اوسکو واپس لے لیا کیونکہ برہمنون کے کہنے مین کچھ فریب معلوم ہوا تھا اسلیے بہت برہمنون کو مروا ڈالا اور باقیماندون کے خاندان کو خراب کرنا چاہا آخر اوسکے بیٹے نے اوسکو مار ڈالا اور اوسکے باپ کے سپاہیون نے اپنے ولی نعمت کا انتقام اوس سے لیا —

† سرداران میواڑ کی فہرست مین جو درج خاتمہ کی گئی ہے ایسا لکھا ہے کہ مہاراول سمرسنگھ سمت ۱۱ مین گدی پر بیٹھا تھا اور اوسکا دوسرا بھائی کومکرن نامی نیپال مین جا کر مسند نشین ہوا جسکی اولاد آجتک نیپال مین خود مختار مالک چلی جاتی ہے اگرچہ یہہ فہرست اوس فہرست کی نقل ہے جو اودیپور کے دربار سے سمت ۱۹۱۱ مین تیار ہو کر سر ہنری لارنس صاحب ریزیڈنٹ راجپوتانہ کی خدمت مین بھیجی گئی تھی مگر اسمین سنون کی بڑی غلطی ہوتی ہے کیونکہ راج پرشستی مین اوپر لکھا ہے کہ یہہ راول سمرسنگھ پرتھی راج کے ساتھ شہاب الدین سے لڑ کر مارا گیا یہہ معرکہ ۵۸۹ھ مطابق سمت ۱۲۴۹ مین ہوا تھا اس صورت مین کس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ ایکسو پینتیس ۱۳۵ برس قبل ازجنگ مسند نشین ہوا اگر اوسکے مسند نشینی کے سمت ۱۲۰۶ ہون عجب نہین —

‡ ڈونگرپور ایک علیحدہ ریاست راجپوتانہ کی رزیڈنسی مین ہے —

چوتھا سرگ

۱ سری راہے رانا	۸ بھوم سنگہ رانا	۱۵ کونبہا رانا
۲ نربت رانا	۹ جی سنگہ رانا	۱۶ ارامی مل رانا
۳ جسکرن رانا	۱۰ لکشم سنگہ رانا	۱۷ اسنگہرام سنگہ رانا
۴ ناگپال رانا	۱۱ ارسی رانا +	۱۸ رتن سنگہ رانا
۵ پن بال رانا	۱۲ اجیترسنگہ رانا	۱۹ بکرماجیت رانا
۶ ہرتھی مل رانا	۱۳ لاکھا رانا	۲۰ اودی سنگہ رانا
۷ بھون سنگہ رانا	۱۴ موکل سی رانا	۲۱ ہرتاب سنگہ رانا

رانا لکشم سنگہ کا گڑہ مندلیک خطاب تھا اوسکے چھوٹے بھائی رتن سے کی رانی پدمنی تھی دہلی کے بادشاہ علاوالدین نے اوس سے مانگی مگر اوسنے صاف انکار کیا تب علاوالدین

بقیہ فہرست بھارت برسی

۱ رپ ولد کرن	۷ موکل جے	۱۲ رتنا سنہ ۱۵۳۰ع
۲ لکشمن سنگہ	۸ کونبھا	۱۳ بکرماجیت سنہ ۱۵۳۵ع
۳ اجی سنگہ	۹ اودا	۱۴ بن بیر
۴ ہمیر	۱۰ رامی مل	۱۵ اودے سنگہ سنہ ۱۵۴۱ع
۵ کمل سنگہ	۱۱ سانگا سنہ ۱۵۰۹ع	۱۶ ہرتاب
۶ لکھشن گنا		

* جاگیرداروں کی فہرست میں ارسی کا نام اجی سنگہ لکھا ہے اور اوسکی مسند نشینی کے سنہ ۱۳۰۱ع کہی ہیں جسکی انگریزی سنہ پورے تیرہ سو ہوئے اور انگریزی مورخوں نے علاوالدین کی چتوڑ پر چڑہائی سنہ ۱۳۰۳ع میں قرار دی ہے اور اجے سنگہ یا ارسی بعد اوس معرکہ کے مسند نشین ہوا تو اس حساب سے سنوں میں تین چار برس کا تفاوت رہتا ہے

لشکر سمیت چتوڑ پر چڑھ آیا لکھشم سنگھ نے اوس سے لڑائی کی اور مع بارہ بھائی اور سات بیٹون کے
اوس معرکہ مین کام آیا بعدہ اوسکا پوتا اجیسی کا بیٹا ارسی جو زندہ رہگیا تھا گدی پر بیٹھا تہا اوسنا
لڑائی مین غنیمون کے ڈر سے اکلنگ مہادیوجی کی بلوتہی مورت اندر سرو ورتا لاب مین

مرزا نی پدماوت کا قصہ اور اوس پر علاوالدین خلجی کا فریفتہ ہوکر چتوڑ پر چڑہ آنا اور رانا سے لڑائی کرنا تمام
ہندوستان مین مشہور ہے مگر راناوں کے نام مین ویسا ہی اختلاف چلا جاتا ہے ابوالفضل وغیرہ مسلمان
مورخ تو اوسکا نام رتن سین لکھتے ہین اور انگریزی مورخ خصوص مارشمن نے اوسکو رانا بھیم کر کے
لکھا ہے اور مولف راج پرستی اگرچہ اوسکا نام رتن ہے لکھتا ہے لیکن اوسکو چتوڑ کا راجا نہین
بتاتا اوسکی روایت کے بموجب اوسکا بھائی لکھشم سنگھ رانا تھا اور بھارت برشی کی فہرست مین بھی
یہہ ہی نام لکھا ہے بھیم کا نام نہین اس صورت مین عجب نہین کہ بھیم اوسکا دوسرا نام ہو اور تواریخ فارسی مین
لکھا ہے کہ علاوالدین بعد اوسکے کہ رانا رتن سین لڑائی مین مارا گیا چتوڑ کی ایالت مالدیو چوہان حاکم
جالور کو دے آیا تھا مگر اوس سے وہ ملک آباد اور رعیت وہان کی مطیع اور منقاد نہوے تب اوسنے
لاچار ہوکر ہمیر ولد رانا رتن کو جو پہاڑون مین تھا بلوایا اور اپنی بیٹی دیکر رعیت ملک کی استمالت پر مقرر
کیا اوس کے ذریعہ سے وہ ملک پھر آباد ہوا اور پھر بعد انتقال مالدیو کے اپنے ملک کا مالک ہوگیا
اور جب علاوالدین خلجی مرگیا تو اوسنے خود مختار ہوکر اپنی ریاست کو بڑی وسعت دی چنانچہ بموجب روایت
مارشمن کے اوسوقت رانا ہمیر کے سوا اوتر ہندوستان مین کوئی خود مختار راجہ نہ تھا اور چتوڑ کی ریاست
جسکو علاوالدین نے خاک مین ملادی تھی اس راجہ کے عدل و انتظام سے طاقت ور ہوکر دوسو
برس تک ترقی پاتی رہی - انتہی راج پرستی مین ہمیر کا نام ہی درج نہین اور بھارت برشی کی فہرست
مین بعد اجے سنگھ کے ہمیر کا نام لکھا ہے اور مولف راج پرستی ارسی رانا کو لکھشم سنگھ کا پوتا
بیان کرکے اوسکا جانشین قرار دیتا ہے اس پیچ درپیچ اختلاف مین یہہ بات تحقیق نہین
ہوتی کہ آیا رانا ہمیر یہہ ہے اجے سے یا ارسی ہے یا کوئی شخص علاوہ انکے تھا اور وہ رتن سی
کی اولاد مین تھا یا لکھشم سنگھ کی اولاد مین غرض کچھہ ہی ہو مگر ہم یہہ یقیناً کہہ سکتے ہین کہ رانا ہمیر
اوسوقت مین بڑا نامی شخص تھا اور اوسکا خود مختار ہونا تاریخ الفنسٹن سے بھی ثابت ہوتا ہے
دیکھو تاریخ الفنسٹن صفحہ ۶۴۸ —

رکھدی تھی لڑائی کے بعد جب اوسکو وہان ڈھونڈھی تو نہ ملی اس لئے رانا ارسی نے بجاے اوسکے پچھمکی سیاہ مورت قایم کی —

اسکے بعد جیت سنگہ رانا اور اوسکے بعد لاکھا جی اور لاکھا جی کے بعد موکل جی رانا مسند نشین ہوا اوسکا ایک بھائی باگھہ سنگہ نامی تھا سو رانا نے اوسکے نام سے ناگدہ مین باگھلا تالاب تیار کرا کے اوسکے اوپر سنگ مرمر کا تپولیہ بنوایا اور ایک لنگ مہادیو جی کے مندر کا ہر کونہ بھی تعمیر کرایا بعدہ یہہ رانا دوارکا جی کے تیرتھہ کو گیا اور وہان سے سنکہ اودھار کے جاترا کی اوس مقام پر اوسکی ہوائی ایک سدہ یعنے درویش کامل کی توجہ سے حاملہ ہوئی اور اوسی سے کونبھہ کرن نامی بیٹا پیدا ہوا جسکے سر سے گنگا جی کا جل چوتا تھا موکل جی کے بعد وہ مسند پر بیٹھا اور کونبھل میر بسایا —

یہہ راناؤن کے خاندان مین کونبھا رانا بھی ایسا بہادر اور نامی راجہ ہوگذرا ہے کہ اوسکی لڑائیون اور بہادریون کے حالات متعدد کتب تواریخ مین موجود ہین مولف نے اس لائق رانا کے واقعات جہان تک کتب متفرقہ مین سے اپنے کتاب تاریخ میواڑ مین جمع کئے ہین اب اس مقام پر اوسکا کسیقدر ذکر بھی لکھنا مناسب سمجھہ کر بطور نمونہ کے کچھہ کچھہ لکھتا ہون —

واضح ہو کہ یہہ رانا سنہ ۱۴۹۱ء مطابق سنہ ۱۴۳۴ء مین مسند نشین ہوا تھا اور سنہ ۱۵۲۵ء مطابق سنہ ۱۴۶۸ء مین پچاس برس سلطنت کر کے اپنے بیٹے کے ہاتھہ سے مارا گیا اوسکو اپنے پڑوسی گجرات اور مالوہ کے بادشاہون سے تمام عمر مقابلہ رہا اور اکثر معرکون مین اوسنے اپنے غنیمون پر خوب خوب فتح پائی ایک دفعہ ایسا ہوا کہ محمود شاہ والی مالوہ اور قطب الدین سلطان گجرات دونو باہم متفق ہو کر واسطے استیصال رانا کونبھا کے چتور پر چڑھہ آئے اور رانا نے اوس متفقہ لشکر کا مقابلہ ایک لاکھہ پیادون کے ساتھہ مالوہ کی سرحد مین کیا اور انکو سب طرح سے شکست دیکر محمود خلجی مالوہ والے کو پکڑ لایا اور چھہ مہینہ تک قید رکھا کے اوسکو صرف چھوڑ ہی نہین دیا بلکہ اوسکو بہت سا دولت بھی دی اس واردات کی تاریخ مین بڑا اختلاف ہے راجپوت مورخ اور ابوالفضل ہوا رانا کا فتحیاب ہونا لکھتے ہین کہتے ہین کہ یہہ معرکہ سنہ ۱۴۹۷ء مطابق سنہ ۱۴۴۰ء مین ہوا اور علی محمد خان مولف تاریخ گجرات اور مورخ تاریخ فرشتہ ... سنہ ۱۵۱۱ء مطابق سنہ ۱۴۵۴ء ... واقعہ ... اور کسی نے خاطر خواہ

بعد کونبھا رانا کے راے مل ہوا اور اوسکے بعد رانا سنگرام سنگھ چیتوڑ کی مسند پر بیٹھا

فتح نپائی یعنے دونو لشکر واپس لوٹ گئے مگر مرات سکندری والا اپنے تاریخ گجرات مین لکھتا ہے
کہ دونو بادشاہون کا عہدنامہ سنہ ۸۶۱ ہجری مطابق سنہ ۱۴۵۶ع موافق سمت ۱۵۱۳ مین زمانہ سابق الذکر سے
ستہ برس کے بعد ہوا اور رانا نے دونو بادشاہون سے صلح کرلی اگر اس اختلاف کو چھوڑ کر قول
مارشمن صاحب کے راجپوت مورخ اور ابوالفضل کی تحریر کو مانو تو رانا نے فتح کامل پائی اور اوس
فتح کی یادداشت کے لیے چیتوڑ مین بڑی اونچی جگہہ پر ایک ستون بنوایا جو شہر کے بیچ مین
نہایت موزون مکان تھا اور اس ستون کی تیاری مین دس برس گذرے تھے بعد اسکے
مین بھی گجرات اور مالوہ کے بادشاہون کے ساتھ اکثر صف آرائی رہی کونبلمیر کا قلعہ جو
اوس وقت مین بڑا متین تھا اسی رانا کا تعمیر کرایا ہوا ہے —
جغرافیہ جام جہان نما کی چوتھی جلد سے جہان میواڑ کا ذکر ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میران بائی
جو علم تصوف اور فقیری مین ایک کاملہ عورت ہو گذری ہے اسی رانا کی رانی تھی —
چونکہ کونبھا کو اوسکے بیٹے نے مار ڈالا تھا اس لیے راناؤن کے نسب نامہ مین اوس ناخلف
کا نام تاریخ لکھنے والے نے نہین لکھا مگر اوس کا گناہ چھپانے سے اور ظاہر ہو گیا فقط تاریخ ہمیرنامہ سے
معلوم ہوتا ہے کہ وہ نالایق پدرکش اودا ہے جسکا نام مولف راج پرستی نے کہ یہہ بھی ایک اوسی
خاندان کا مورخ ہے اپنی کتاب مین نہین لکھا اور بھارت ورشی کی فہرست مین راناکونبھا کے
بعد موجود ہے معلوم ہوتا ہے کہ اوسنے سنہ ۱۴۶۸ع سے لیکر سنہ ۱۴۷۳ع مطابق سمت ۱۵۳۰ تک پانچ برس کے
قریب راج کیا اوسکے بعد راے مل مسند نشین ہوا اسنے سنہ ۱۵۰۹ع مطابق سمت ۱۵۶۶ تک راج کیا
اسکے اخیر وقت مین ایک دفعہ ۹۰۹ ہجری مطابق سنہ ۱۵۰۳ع موافق سمت ۱۵۶۰ مین سلطان ناصرالدین والی
مندو نے چیتور پر چڑھائی کی رانا نے اوس سے صلح کرلی اوسکے بعد سانگا رانا سال مذکور مین
چیتور کی گدی بیٹھا جو اولوالعزمی اور علو ہمتی اور نام آوری مین راناکونبھا سے بہت بڑھ کر تھا
اوسنے مالوہ اور گجرات کے بادشاہون سے بڑی بڑی لڑائیان کین اور ایک لڑائی مین جو
بموجب تحریر مارشمن کے سنہ ۱۵۱۹ع مطابق سمت ۱۵۷۶ موافق سنہ ۹۲۵ ہجری مین ہوئی تھی سلطان محمود والی
مالوہ کو شکست دیکے گرفتار کر لیا اور پھر بغیر حاصل کرنے کسی عوض کے [illegible] جوانمردی و عالی حوصلگی

اور دو لاکھ فوج کے ساتھ دہلی کے بادشاہ بابر سے فتح پور کی لڑائی جا بھڑی اور پیلی کھال تک ✝

کی راہ سے اوسکو مالوہ مین بھیجدیا اور اوسکے ملک مین کسی نوع کی طمع نہ کی بعد اس فتح کے سلطان مظفر گجراتی سے مقابلہ رہا اوسنے چند بار چتوڑ پر یورش کی مگر رانا کی ہوشیاری اور زور آوری سے ہر دفعہ بے نیل مرام پھر گیا سنہ ۹۲۲ ہجری مطابق سنہ ۱۵۱۶ء موافق سمت ۱۵۷۳ مین ایسا اتفاق ہوا کہ رانا سانگا گجرات والون کا تعاقب کرتا ہوا وہان تک جا پہونچا کہ جہان سے احمد آباد بہت قریب رہگیا تھا آخر سلطان مظفر نے آپسے صلح کرلی — مارشمن —

✝ پیلی کھال یا پیلی ندی بیانہ کے قریب ہے —

تاریخ فرشتہ مین لکھا ہے کہ جب بابر بادشاہ نے سلطان ابراہیم کو لڑائی مین قتل کرکے دہلی کو فتح کرلی تو محمود خان سلطان سکندر لودی کا بیٹا جو ابراہیم کا رشتہ دار تھا ملک اور مال سے آوارہ ہوکر رانا سانگا کے پاس آیا اور واسطے انتقام اپنے دشمن کے اوس سے مدد مانگی رانا اوس وقت اسی لایق تھا چنانچہ ایک بڑا لشکر جمع کرکے ہندوستان پر چڑھ گیا اور آگرہ کے قرب وجوار مین بابر بادشاہ کے لشکر کو شکست دی مگر پھر جب بابر بادشاہ نے بذات خود اوس سے مقابلہ کیا تو رانا سانگا کی فوج اوسکے توپخانہ سے عہدہ برا نہوسکی آخر شکست کھائی رانا سانگا پسپا ہوکر اپنے دیس مین چلا آیا یہہ معرکہ سنہ ۹۳۳ ہجری مطابق سنہ ۱۵۲۷ء موافق سمت ۱۵۸۳ مین واقع ہوا —

بعدہ بابر بادشاہ نے چندیری کی اوپر چڑھائی کرکے میدنی راے والی چندیری کے اوپر فتح پائی اور وہان اپنا عمل دخل کرلیا جو کہ میدنی راے رانا سانگا کے قریبون سے تھا اس لیے اوسنے واسطے دعواے خون میدنی راے کے جو اوس لڑائی مین مارا گیا تھا پھر بابر کے اوپر لشکرکشی کی استعداد کی جب اس مہم عظیم کا سامان درست ہوگیا تو اوسنے چتوڑ سے آگرہ کے قصد پر کوچ کیا مگر اوسکی عمر نے وفا نہ کی ایرچ مین پہونچکر دفعتاً ایسا بیمار ہوا کہ اوس بیماری سے اوسکی جان بھی عالم مسافرت مین دنیا سے رحلت کی —

فی الجملہ رانا سانگا بڑا بہادر سپاہی اور راجپوتانہ مین اوس وقت عجب شان اور شوکت کا سردار تھا اوسکے وقت مین یہہ ملک سرسبزی مین خوب آباد اور رعیت وہان کی نہایت شاد تھی اسی ہزار سوار اور سات بڑے راجہ اور ایک سو تیرہ ۱۱۳ بڑے رئیس اور پانسو جنگی ہاتھی اوسکے ساتھ لڑائی کو جایا کرتے تھے

اپنی سرحد مقرر کی اوسکے بعد رانا رتن سی اور رانا رتن سی کے بعد رانا بکرما جیت میواڑ مین مسند نشین ہوئے ہے انکے بعد رانا اودے سنگھ ہوا اوسنے شہر اودے پور کو آباد کیا اور اودے سوگر تالاب بنوایا اوسکی تپشہا مین چیتو بھٹ اور لکشمی ناتھ بھٹ کو بھوڑ واڑہ گانو بطور

اور اودے کے ملک کے مورخ کہتے ہین کہ اوسنے مالوہ اور دہلی کے لشکر کو اٹھارہ بار شکست دی اور ایک بڑے حصہ مین اوسکی عملداری تھی —

اور رانا سانگا کے بعد رتن سی سنہ ۱۵۳۰ع مطابق سمت ۱۵۸۶ مین گدی پر بیٹھا اور پانچ برس کے قریب راج کیا اوسوقت مین گجرات کی مسند پر سلطان بہادر تھا جسنے اپنی چڑھائیون سے راجپوتانہ دکن مالوہ اور ہندوستان مین ہل چل ڈال دی تھی اول اول تو ان دونون ہمسایہ تاجدارون کے درمیان مین اخلاص اور اتحاد قایم رہا مگر چند روز کے بعد ہی وہ موافقت منافقت کے ساتھہ مبدل ہوئی اور ایک دوسرے کے خون کا پیاسا ہو گیا اس دشمنی کی بنا سلہدی راجپوت کا قضیہ تھا جو رانا سانگا کی مدد سے رای سین بھیلسا چین سارنگپور وغیرہ مکانات مالوہ پر متصرف ہو گیا تھا اور سلطان بہادر گجراتی اوسکو گرفتار کرنا چاہتا تھا اور رانا رتن سی اوسکی حمایت کرتا تھا آخر اس جھگڑے نے یہانتک طول پکڑا کہ سلطان بہادر نے سلہدی پر اور رانا رتن سی نے اوسپر لشکرکشی کی مگر سلطان بہادر نے لوٹکر رانا کو ایک دو منزل پیچھے ہٹا دیا اور سلہدی پر خاطر خواہ فتح پائی اس عرصہ مین رانا رتن سی راو سورجمل والی بوندی کے ہاتھہ سے شکارگاہ مین مارا گیا اور اوسکا بیٹا بکرماجیت سنہ ۱۵۳۲ع مطابق سمت ۱۵۸۹ مین مسند نشین ہوا چند روز کے بعد سلطان بہادر نے اوسپر فوجکشی کی اور چیتوڑ کا محاصرہ کر لیا بعد سخت محاربات اور خونریزی کے وہ قلعہ بموجب روایت ابوالفضل کے ۳ رمضان سنہ ۹۴۱ھ کو فتح ہوا اور رانی کرناوتی تین ہزار عورتون کے ساتھہ آگ مین جلکر ستی ہو گئی اور ۳۲ ہزار راجپوت زعفرانی پوشاک پہن کر لڑائی مین کام آئے خدا کی قدرت سے اوسی سال مین بہادر گجراتی ہمایون بادشاہ سے مالوہ گجرات مین جا بجا شکست کھا کر بمبئی مین فرنگیون کے پاس چلا گیا اور میواڑ والون نے اپنے علاقہ گجراتیون کے تحت سے نکال لیے بکرماجیت کے بعد بن بیر نے ریاست پائی جسکا نام ہی راج پرستی کے مولفون نے نہین لکھا معلوم ہوتا ہے کہ اوسنے بہت تھوڑی مدت سلطنت کی اگرچہ بھارت برشی کے فہرست مین اوسکی مسند نشینی کے سن درج نہین مگر رانا بکرماجیت کے سمت سے جو ۱۵۹۲ مطابق سنہ ۱۵۳۵ع مین جانا جاتا ہے کہ بکرماجیت اور بن بیر دونون نے

جاگیر کے دیا اور تلاوان وغیرہ بہت کچھ دان کئے جیمل راٹھور اور فتا سیسودیہ اسکے ہی قلعہ وار تھے جو اکبر بادشاہ سے چتر کوٹ عرف چتوڑ مین لڑے تھے۔

صرف چھ برس کے قریب حکومت کی اسمین خواہ کبر یا حیات کے ایام حکمرانی زیادہ ہون خواہ برس کے انکے بعد ۱۵۴۱ع مطابق ۹۴۸ھ مین رانا اودے سنگھ چتوڑ کے راج گدی پر بیٹھا اور شہر اودے پور کو آباد کرکے وہان اپنی بود و باش اختیار کی اور چتوڑ کے قلعہ کو جو بہادر شاہ کی چڑھائیون سے مسمار ہوگیا تھا ترمیم کرکے واسطے تباہ روز بد کے آلات جنگ اور مردان کارسے بدستور معمور اور مضبوط رکھا۔ اس عرصہ مین اکبر بادشاہ نے تخت نشین ہوکر ہندوستان کی اکثر طوائف الملوکی کو جو اوسوقت مین موجود تھی دور کرکے اپنا تسلط اور اقتدار ایسا قایم کیا کہ دور دور کے لوگ اوسکے مطیع ہوگئے اور آمیر مارواڑ بیکانیر جیسلمیر ڈونگرپور کے راجون نے اوسکے دربار مین حاضر ہوکر بادشاہی خدمت بسروچشم قبول کی مگر رانا اودے سنگھ نے باوجودیکہ اوسکی دولت اور شوکت اگلے راناؤن کے مانند نہ تھی تو بھی اپنے بزرگون کے عظم اور شکوہ باقی رکھنے کو اکبر بادشاہ کی ہرگز ایسی بندگی اور فرمانبرداری گوارا نکی کہ جیسے اور اوسکے ہمقوم راجہ اور ٹھاکر لوگ کرتے تھے اور نہ خود بادشاہ کی ملازمت کو گیا ہان جب اوسکا زیادہ زور دیکھا تو اپنے چھوٹے بیٹے سکت سنگھ کو بھیجدیا اکبر بادشاہ کو اگرچہ اول سے ہی اوسکی خودمختاری کی تاب نہ تھی مگر اب اور زیادہ تر اوسکی طرف سے دلمین خفا ہوا آخرکار ۹۷۵ ہجری مطابق ۱۵۶۷ع موافق سنہ ۱۶۲۴ مین اوسنے چتوڑ کے اوپر لشکرکشی کی رانا اودے سنگھ چتوڑ کی حفاظت کے لیے جیمل راٹھور اور فتا سیسودیہ کو چھوڑکر آپ جنگلون اور پہاڑون مین چلا گیا اودھر اکبر بادشاہ نے آکر اوس قلعہ کا محاصرہ کرلیا جیمل نے کئی مہینون تک اوسکا ایسا مقابلہ کیا کہ اوسکی فوج فتح سے مایوس ہوگئی ایک رات یہ دلاور راجپوت قلعہ کی فصیل پر کھڑا ہوا مورچون کا بندوبست کررہا تھا اوسوقت اکبر بادشاہ کی نظر اوسپر جا پڑی فوراً بندوق اوٹھاکر ایسی گولی ماری کہ جیمل شست قضا کا نشانہ ہوگیا اوسکے مرتے ہی قلعہ کا انتظام بگڑ گیا ہر جگہ سے مورچہ اوٹھ گئے اور راجپوت لوگ زیست سے ناامید ہوکر اپنے عورتون کو مارنے اور جلانے لگے صبح ہوتی ہی اکبر بادشاہ کی فوج قلعہ مین گھس گئی وہ راجپوت لوگ جو اپنے ننگ و ناموس کو برباد کرکے موت کے منتظر بیٹھے تھے اونکے مقابل ہوئے اور وہ لڑائی ہوئی تک اون سے دل کھول کر لڑے کہ دشمن بھی اونکی ہمت اور مردانگی پر آفرین کرتے تھے

رانا پرتاب سنگھ

چونکہ درمیان رانا پرتاب سنگھ اور مہاراجہ مان سنگھ والی آمیر کے کھانے پینے کی تکرار پر رنج آگیا تھا اسواسطے مان سنگھ اکبر بادشاہ سے عرض کرکے رانا کے اوپر چڑھ آیا اور کھماتیر میں پہونچکر لوہ کوٹ پر رانا کی فوج سے مقابلہ ہوا لڑائی مین کنور رام سنگھ رانا کے بڑے بیٹے نے راجہ مان سنگھ کے ہاتھی پر بھالا مارا اور رانا پرتاب سنگھ نے بھی وہی حربہ کیا ان دونو بھائیون کے صدمہ سے راجہ مان سنگھ کا ہاتھی بھاگ گیا کچھ دیر بعد سکت سنگھ رانا کے حقیقی بھائی نے اوس سے کہا کہ آپ اپنے پچھاڑی کے نیلے گھوڑے پر سوار ہو جاؤ تو عین مصلحت ہے کس لیے کہ راجہ مان سنگھ کے آدمی آپ کی تلاش مین دوڑے چلے آتے ہین رانا پرتاب سنگھ اوس گھوڑے پر سوار ہو کر ایک طرف کھڑا ہو گیا اتنے مین راجہ مان سنگھ نے واسطے مقابلہ رانا کے دو مغل بھیجے اون مغلون سے سکت سنگھ اور پرتاب سنگھ وہ دو جنگ کرنے لگے آخر سکت سنگھ نے دونون کو مار ڈالا تب رانا نے فی الجملہ اکبر بادشاہ چتوڑ مین اپنا تھانہ بٹھا کر آگرہ کو چلا گیا اور رانا ادے سنگھ نے پہاڑون سے نکلکر اودے پور مین نشست اختیار کی اور اسی بات کو غنیمت سمجھی کہ ساری میواڑ کی بلا چتوڑ پر ملی مگر دشمنون کی تر کتاز سے سب علاقہ اوسکا ویران ہو گیا تھا سمت ۱۶۲۸ مطابق ۱۵۷۲ء مین اودے سنگھ تینتیس برس راج کر کے مرگیا اور رانا پرتاب سنگھ اوسکا جانشین ہوا۔

اکبر بادشاہ کی چڑھائی کا احوال اکبر نامہ سے نقل کیا

۹۸۴ھ ہجری مطابق ۱۵۷۶ء موافق سمت ۱۶۳۳ مین اکبر بادشاہ نے مقام گجرات سے راجہ مان سنگھ کو میواڑ کی طرف بھیجا جب راجہ مان سنگھ ڈونگر پور کو فتح کرتا ہوا اودے پور کے قریب پہونچا تو رانا پیشوائی کر کے شہر مین سے لے گیا اور بادشاہ کا خلعت پہن کر بہت خوش ہوا اور راجہ کی دعوت کی ابو الفضل لکھتا ہے کہ وہ راجہ مان سنگھ کے ساتھ کچھ غدر کیا چاہتا تھا مگر راجہ کے خیر خواہون نے مطلع ہو کر اپنے آقا کو اوسکے شر سے بچا لیا۔ مؤلف راج پرستی نے اس مقام پر چند ان دو فقرون کے اور کچھ نہ لکھا کہ درمیان راجہ مان سنگھ اور رانا جی کے بوقت تناول کچھ رنج آگیا تھا اوسکے انتقام کے لیے راجہ بادشاہ کی فوج میواڑ پر چڑھا لایا تھا ان مجمل تحریرون سے یہ بات نکلتی ہے کہ رانا نے اس جہت سے کہ

اوس بھائی سے فرمایا کہ جو تو نے میرے واسطہ اتنی جانفشانی کی ہے اس لیے مین تجھکو بلبہہ کا خطاب دیتا ہون اور یہہ ہی خطاب تیری اولاد کو بھی ملا کریگا بعد اوس کے اکبر بادشاہ یہان آیا اور رانا پرتاب سنگہ کو نور آورو لکھید کر اپنے بیٹے شیخو کو چھوڑ آپ آگرہ چلا گیا شیخو

سے جب پوچھا کہ راجہ بادشاہ کو بیٹی دینے لگے تھے راجہ مان سنگہ کے شریک ہوکر کھانا نہ کھایا یہہ اور عجب نہین کہ باتون باتون مین یہہ بات شک کا باعث بن پڑ آگئی ہوگی جسکی کینہ کشی کے لیے راجہ مان سنگہ بادشاہ کے یہان سے رانا کے استیصال کا بیڑا اٹھا کر لڑائی کو آیا ہو دوسرے اور راجہ مان سنگہ کا میواڑ پر لشکر کشی کرنا تواریخ مین لکھا ہی ہے مین خواہ وہ وجود اس امر مسلسلہ جنبان ہوا ہو خواہ بادشاہ ہی نے اوسکو بھیجا ہو اور ابوالفضل یہہ بھی لکھتا ہے کہ آخر سنہ ۹۸۳ ہجری مطابق سنہ ۱۵۷۶ع موافق سمت ۱۶۳۳ مین اکبر بادشاہ نے اجمیر سے راجہ مان سنگہ کو میواڑ فتح کے لیے بھیجا جب وہ مقام گوگھونده مین پہونچا تو رانا سے مقابلہ ہوا رانا کی فوج بادشاہی لشکر سے ایسی دل توڑ توڑ کر لڑی کہ ویسی کبھی نہ لڑی تھی اگر اوس موقع پر یہہ مشہور نہ کیا جاتا کہ یہہ اکبر بادشاہ راجہ مان سنگہ کی مدد کو آپہونچا تو راجہ مان سنگہ کا مع فوج کے کام تمام ہوگیا تھا مگر میواڑ کی فوج اس جھوٹی شہرت کو سچ سمجھ کر ہمت ہار گئی اور بادشاہ کے نام سے اوسکی جمعیت بکھرنے لگی رانا پرتاب سنگہ طرح دیکر اوس کوہستان مین چلا گیا کہ جہان اودے سنگہ بھی چندر وتر رہا تھا ان دنون مین راجہ رام شاہ والی گوالیار رانا کے گھر مقیم تھا اوس لڑائی مین رانا کے ہمراہ غنیم سے لڑ کر مع بیٹون کے مردانگی کے ساتھ مارا گیا یہہ بات لکھنا بھی ضرور ہے کہ اوس وقت رانا کے فیلخانہ مین رام پرشاد نامی ہاتھی ایسا مشہور اور لڑاکا تھا کہ اکبر بادشاہ نے اوسکی تعریف سنکر ایک بار رانا سے طلب کیا تھا مگر رانا نے نہ بھیجا اس دفعہ جو رانا کے ہاتھیون اور بادشاہی ہاتھیونکی لڑائی ہوئی تو فیل رام پرشاد نے کئی بادشاہی ہاتھیون کو زخمی کرکے اور بہت آدمیون کو مار کر بسبب مارے جانے فیلبان کے غنیم کے لشکر مین گرفتار ہوگیا —

راج پرستی کے مولف نے اس لڑائی کا نتیجہ کچھہ نہین لکھا کہ آخر کیا اوسکی فتح ہوئی اور نہ سال سمت درج کیا اور جو اکبر بادشاہ کا آنا لکھا ہے سو اوسکی تصدیق اکبرنامہ سے یون ہوتی ہے کہ بعد چلے جانے راجہ مان سنگہ کے میواڑ سے رانا پرتاب سنگہ پہاڑون سے نکل آیا اور اپنے ملک کے ان حصون کی استرداد کی تدبیر کرنے لگا کہ جو بادشاہی تصرف مین تھے اور نراین داس والی ایڈر بھی اوس سے متفق ہوگیا اکبر بادشاہ یہہ خبر سنکر خود میواڑ مین گیا گوگھونده کے مقام پر سردار اور ٹھاکر لوگ اوسکی ملازمت مین حاضر ہوئے

رنج سے بستی

اور خان خانان نے چیتوڑ فتح کر لی ہوا ایکدفعہ موقع پاکر کنور امر سنگہ خان خانان کے قبایل کو گرفتار کر کے لے گیا مگر ماں بہنوں کی طرح رکھکر چند روز کے بعد بعزت تمام واپس بھیج دیے خانخانان شیخ سلیم کو اوسکی ہمت اور جرات کے اوپر بڑا تعجب ہوا #

رانا اودے پور کو خالی کر کے پہاڑوں میں جا چھپا بادشاہ رانا کے تعاقب میں راجہ مان سنگہ اور اوسکے باپ بھگوان داس کو چھوڑ کر مالوہ کی طرف چلا گیا۔ انتہے شیخو کا چھوڑ جانا ثابت نہیں ہوتا اور یہہ نام اوس وقت جہانگیر کا تھا کیونکہ خود جہانگیر کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ اکبر بادشاہ اوسکو شیخو بابا کہتے تھے دیکھو تزک جہانگیر کا آخر۔

سنہ ۹۸۵ ہجری مطابق سنہ ۱۵۷۸ء موافق سمت ۱۶۳۴ میں اکبر بادشاہ کی فوج نے جو لب کردگی شہباز خان اور مرزا خان اور قاسم کے آئی تھی کومبھل میر کو فتح کر لیا اور اودے پور و گوگھونڈہ وغیرہ مقاموں کو لوٹا اور ایک روایت سے رانا بھی کومبھل میر کے قلعہ میں بادشاہی فوج سے لڑکر بانسواڑہ کے پہاڑوں میں چلا گیا۔

* معلوم ہوتا ہے کہ اس رانا نے چیتور میں بادشاہی عمل اٹھاکر اپنا دخل کر لیا تھا۔

یہہ بات جو عل سی ہے بہت کچہ مقہ طلب ہے اگرچہ مصنف کتاب نے نہیں لکھا کہ رانا امر سنگہ خان خانان کے قبایل کہاں سے پکڑ کر لیگیا تھا اور پھر کس مقام پر خانخانان کے پاس بھیجدیے مگر ایسا قیاس میں آتا ہے کہ سمت ۱۶۳۴ میں جو مرزا خان اور قاسم خان میواڑ میں آئے تھے تو کسی مقام پر بسبب عدم احتیاط مرزا خان کے اوسکے قبایل کو امر سنگہ گرفتار کر لیگیا ہوگا یا مرزا خان کے قبایل اور کسی دوسرے کسی ایسے موقع پر رہگئے ہونگے کہ جہاں امر سنگہ کا بخوبی قابو تھا اگر یہہ مرزا خان وہی مرزا خان بیرم خان کا بیٹا ہووے کہ جسکا خطاب خان خانان تھا تو یہہ رائے البتہ بہت صحیح پڑیگی۔ اور امر سنگہ کی جرات پر شیخ سلیم کے متعجب ہونے سے ہمکو بھی تعجب آتا ہے کیونکہ اوس وقت میں شیخ سلیم یعنے شاہزادہ جہانگیر کا میواڑ پر متعین ہونا کتب تواریخ کے خلاف ہے بعد اسکے واقعے تو البتہ ایک دفعہ اوسکی چڑہائی میواڑ میں ہوئی سو وہ رانا امر سنگہ کا تھا نہ رانا پرتاب سنگہ کا اس سے پایا جاتا ہے کہ یہاں کچہ غلطی ہوا اور رانا پرتاب سنگہ کی وفات اور رانا امر سنگہ کی مسند نشینی میں تو البتہ بڑی غلطی ہے جسکا رفع کرنا آسان نہیں جیساکہ آیندہ لکھا جاوے گا۔

بعد ازان شیخ جہانگیر دہلی مین تخت نشین ہوا اور واسطے لڑائی کے اودے پور کیطرف آیا اور اپنے بیٹے خورم کو واسطے فتح میواڑ کے چھوڑ گیا اوس نے پرتاب سنگھ کو ہر طرف سے گھیر لیا مگر پرتاب سنگھ چوراسی سپہ سالار کو لے کر دیویر کے گھاٹ مین گیا وہان سلطان

بعد کوچ کرجانے امرائے مرقوم الصدر کے رانا پرتاب سنگھ نے پھر بادشاہی عاملون کو جو اوسکے علاقہ مین تھے مزاحمت پہونچائی اور اکثر پرگنہ وعلاقہ اون سے چھین لیے یہہ خبر سنکر اکبر بادشاہ نے پھر شہباز خانکو مع فوج روانہ کیا رانا پرتاب سنگھ نے ایک سخت لڑائی اوس سے کی اور بعدہ قریب ایک برس کے ہر منزل اور بمقام پر وہ بادشاہی فوج کے ساتھ لڑتا رہا آخر شہباز خان نے جا بجا فوج بٹھاکر اوسکا ایسا قافیہ تنگ کردیا کہ پھر وہ میدان سے کنارہ کرکے پہاڑون مین چلا گیا اور شہباز خان کچھ فوج میواڑ مین چھوڑکر آگرہ کی طرف کوچ کرگیا تب رانا پرتاب سنگھ نے پھر پہاڑون سے سر نکال کر اپنا علاقہ سنبھالا اور بادشاہی فوج سے پھر چپقلش شروع کی بادشاہ نے اس فوج کشی تھہ کچھواہہ راجہ مان سنگھ کے چچا کو بھیجا اوسنے یہان آکر چند روز رانا سے چھیڑ چھاڑ کی اور پھر گجرات کو چلا گیا ـــ

بعد اوسکے اکبر بادشاہ نے میواڑ کو کوئی فوج نہ بھیجی اور وہ چودہ پندرہ برس برابر پنجاب مین مقیم رہا یہان رانا پرتاب سنگھ کی بن آئی اوسنے اولوالعزمی اور ہوشیاری کے ساتھ دشمن کے خرخشون سے فرصت پاکر تدریج سب علاقہ اپنا بادشاہی عاملونسے چھڑا لیا اور پچھلے دلون مین جو جو نقصان ہوئے تھے اونکو رفع کرکے چین سے رہنے لگا اور شہر اودے پور کو بخوبی آباد کرکے اپنے باپ کے نام کو روشن کیا ـــ

ابو الفضل اکبر نامہ مین لکھتا ہے کہ بہمن سنہ ہجری کو رانا پرتاب سنگھ کا روزگار سپری ہوا معلوم ہوتا ہے کہ اوسکے بیٹے امر سنگھ نے زہر دیکر اوسکی لذت حیات کو سکرات ممات سے مبدل کی اور یہہ بھی مشہور ہے کہ ایک سخت کمان کے چلہ چڑھانے مین اوسکو سخت کوفت پہونچی تھی ـــ

راج پرستی کے مصنف کی تحریر سے یون واضح ہوتا ہے کہ رانا پرتاب سنگھ جہانگیر بادشاہ کی تخت نشینی کے بعد تک زندہ تھا ملکہ اوسنے شاہزادہ خورم کے ساتھ لڑائی بھی کی چنانچہ وہ اوسکو لکھتا ہے ـــ

چغتہ کو جو بادشاہ دہلی کا چچا تھا ہاتھی پر سوار دیکھا (اسکا نام سیرم بھی لکھا ہے) وہ
رانا کے مقابل آیا رانا نے بھی مع دو سردار سولنکی اور پڑہار کے اوسپر حملہ کیا اور اوسکے
ہاتھی کے سر پر ایک بھالا مارا کہ ہاتھی اوس کے صدمہ سے گرگیا تب وہ سیرم چغتہ گھوڑے
کے اوپر سوار ہوا کنور امر سنگہ نے بڑھکر اوسکے سر پر ایسا بھالا مارا کہ سر کو مع خود کے
چھیدکر دوسری طرف نکل گیا امر سنگہ نے اوسکے نکالنے میں بہت زور کیا جب وہ نہ نکلا
تو رانا پرتاب سنگہ نے کہا کہ دشمن کو پانو سے داب کر بھالا کھینچ لے وہ یہ سنکر بہت
خوش ہوا اور بھالے کے صدمے کو بھول کر امر سنگہ کی بہادری اور نیزہ افگنی پر آفرین
کرنے لگا جب امر سنگہ نے بھالا کھینچ کر نکال لیا تو وہ پھر اوٹھکر کھڑا ہوگیا اور کہا کہ میں
اوس شخص کو پھر دیکھنا چاہتا ہوں پرتاب سنگہ نے اوسوقت مشارالیہ کے پاس امر سنگہ
کو تو نہ بھیجا اور کسی اور بہادر سوار کو بھیجدیا سیرم چغتہ نے کہا کہ اسکو نہ بھیجو اوسی آدمی کو بھیجو

اور جو اکبر نامہ تزک جہانگیری وغیرہ میں بابت واقعات میواڑ کے کہیں کہیں جو کچھ لکھا ہے وہ سراسر برعکس اسکے ہے اوس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رانا پرتاب سنگہ کا مرنا اور امر سنگہ کا مسند نشین ہونا سنہ ۱۰۰۵ ہجری میں واقع ہوا اور سنہ ۱۰۰۸ میں اکبر بادشاہ نے شاہزادہ سلیم عرف جہانگیر بادشاہ اور راجہ مان سنگہ کو میواڑ کیطرف واسطے مدافعت رانا امر سنگہ کے بھیجا جب سلطان سلیم اودیپور کے اوپر حملہ آور ہوا تو رانا امر سنگہ نے دوسرے طرف سے ملک مالپورہ وغیرہ بہت سے بادشاہی علاقوں کو لوٹ لیا تب سلطان سلیم نے مادھو سنگہ وغیرہ امیران کو رانا کے تعاقب میں بھیجا رانا یہ خبر سنکر پہاڑوں کیطرف لوٹا اور اس بازگشت میں بادشاہی فوج پر شبخون بھی مارا مگر کچھ فائدہ نہ اوٹھایا ناکام پہاڑوں میں چلا گیا اور سلطان سلیم اپنے باپ سے باغی ہوکر راجہ مان سنگہ کی تجویز سے بنگالہ کی طرف روانہ ہوا۔

سنہ ۱۰۱۴ ہجری مطابق سنہ ۱۶۰۵ سمت ۱۶۶۲ میں جہانگیر بادشاہ بعد انتقال اکبر بادشاہ کے تخت پر بیٹھا اور اپنے بیٹے سلطان پرویز کو بیس ہزار سوار دیکر اودیپور کی مہم پر روانہ کیا اور رانا شنکر رانا امر سنگہ کے چچا بھی جو کسی وجہ سے آگرہ میں چلا آیا تھا اوسکے ساتھ دیکر بھیجا اور کہدیا کہ رانا امر سنگہ کو نکال کر رانا شنکر کو میواڑ کا حاکم کردیں القصہ چند روز تک شاہزادہ پرویز اور رانا امر سنگہ کے درمیان میں مجادلہ اور مقابلہ رہا آخر باگھ سنگہ ولد رانا امر سنگہ کے حاضر ہوجانے پر صلح ہوگئی شاہزادہ اوسے ساتھ لیکر آگرہ چلا گیا۔

تب رانا پرتاب سنگھ نے کنور امر سنگھ کو اوسکے پاس روانہ کیا اوسنے دیکھ کر کہا یہہ وہ
ہی جوان ہے جس نے میرے بھائی مارا تھا اور مین بہادر کے ہاتھ سے مرکر اوس مقام
کو جاؤن گا کہ جہان تلوار کے مارے ہوئے جاتے ہین بعد رفع ہونے اس لڑائی

سنہ ۱۰۱۷ہ مین پھر جہانگیر نے ایک بار استعداد فوج روانہ کی یہہ فوج میواڑ مین چھہ سات برس برابر پڑی رہی
اول افسر اوسکا مہابت خان تھا بعد اوسکے عبد اللہ خان ہوا پھر راجہ باسو جو تمام روساے پنجاب سے
سرز تھا افسر ہوکر یا راجہ باسو نے اس مہم کے سر کرنے مین یہان تک تکدو کی کہ اپنی جان بھی کھو دی
تب ماہ محرم سنہ ۱۰۲۲ ہجری مین خود جہانگیر بادشاہ اجمیر مین آیا اور شاہزادہ خورم کو بارہ ہزار سوار کے ساتھ
میواڑ مین بھیجا شاہزادہ نے جا بجا تھانہ بٹھا کر رانا امر سنگھ کا قافیہ ایسا تنگ کیا کہ وہ صلح کی درخواست
کر کے سنہ ۱۰۲۳ ہجری مین اوسکے پاس چلا آیا اور متاع عناد و فساد کا جنس کا اتحاد و دوستی کے ساتھہ مبادلہ کیا
دیکھو ان تحریرات کی رو سے جہانگیر کا تخت پر بیٹھنا رانا پرتاب سنگھ کی وفات سے دس برس بعد
اور شاہزادہ خورم کا میواڑ مین تعینات ہونا اٹھارہ برس کے بعد واقع ہوا اور اس عرصہ مین جو جو سانحے
ملک میواڑ مین پیش آئے وہ سب رانا امر سنگھ کے عہد مین گذر گئے اور ان کتابون مین بھی ہر جگہہ
رانا امر سنگھ کا نام ہے بخصوص تزک جہانگیری مین جہانگیر بادشاہ نے رانا پرتاب سنگھ کا نام ہے کہین
ایسے موقع پر نہ لکھا کہ جس سے رانا مذکور کا اوسکے وقت تک زندہ رہنا ثابت ہووے پس ان واقعات کی رو سے
جو مسلسل اور ترتیب وار بیان کیے گئے ہین راج پرستی کے مذکورہ بالا تحریر غلطی کا گمان ہوتا ہے
اور حقیقت مین وہ غلط ہے رگھبیر بھٹ نے اس مقام کے اوپر منصب و تاریخ نگاری سے سہواً
یا قصداً بڑی خطا کی ہم اوسکے بیان کو ایک دوسری تحقیقات سے بھی غلط ثابت کرسکتے ہین جو بڑی
دشواری اور غور و فکر سے عمل مین آئی ہے یعنی اسباب کا معلوم اور ثابت کرنا کہ جب ابو الفضل کی
تحریر کے بموجب رانا پرتاب سنگھ کا انتقال ہجری سنہ ۱۰۰۵ مین ہو گیا تو اوس وقت ہندی سمت کیا تھے
جو کہ میرے پاس کوئی کتاب یا کوئی ذریعہ ایسا نہ تھا کہ جس سے رانا پرتاب سنگھ کی وفات کا سمت بآسانی
معلوم ہو جاتا اور مولف راج پرستی نے خود کیسی سال سمت نہ لکھے اور بعض انگریزی کتب یا اردو
کتابون مین سنہ عیسوی کہین کہین اس بحث کے مفید مطلب پائے جاتے تھے تو اونپر اسوجہ سے
کامل بہروسا نہوتا تھا کہ آیا یہ سنہ اوس سمت سے مطابق ہونگے یا نہین کہ جو رانا پرتاب سنگھ کی وفات

سے رانا اودیپور مین جا بسا اور وہ چوراسی بہادر سپاہی کو بھی وغیرہ شہرون سے کے چلے گئے اوس عرصہ مین کوئی بھاٹ کہین سے آیا تھا اوسکو رانا پرتاب سنگھ نے اپنے بدن کی پوشاک مع پگڑی کے انعام کے ساتھہ دی تھی وہ بھاٹ بادشاہ کے پاس بھی گیا جسوقت کہ بادشاہ سے سامنا ہوا اوسنے اول وہ پگڑی اوتار کر ہاتھہ مین لے لی اور پھر بادشاہ کو سلام کیا بادشاہ نے یہہ حال دیکھہ کر اوسکا سبب پوچھا اوسنے عرض کی کہ یہہ پگڑی رانا پرتاب کے سر کی ہے جسنے اپنا سر کسیکو نہین جھکایا اسواسطے

کا ہے علاوہ اسکے بھارت بنسی کی مختلف فہرست مین اور راناؤن کے سنہ سال تو لکھے ہوئے ہین مگر رانا پرتاب سنگھ کا نام وہان بھی سنہ سے خالی ہے غرض ایسے ایسے وجوہات سے ٹھیک سنہ ہجری کے مطابق سمت پیدا کرنے مین بڑی وقت ہوئی آخر مینے شمسی قمری سنون کی تفاوت کو دریافت کرکے اور اوسکا حساب لگا کے یہہ بات حاصل کی کہ سمت ١٦٣٣ مطابق سنہ ہجری کے تھے مگر پھر بھی بمزید احتیاط کے ایسے ذریعہ کی تلاش تھی کہ جس سے اسکی تصدیق ہو جاوے اور کسی طرح کا شبہ باقی نہ رہے سو خدا کی قدرت سے ایک معتبر فہرست بڑی جستجو کے بعد ہم پہونچے کہ جسمین اکثر راناؤن کے نام بقید سال سمت کے لکھے تھے رانا پرتاب سنگھ کی مسند نشینی کا سمت دیکھا گیا تو ١٦٢٨ تھے اور رانا امر سنگھ کی مسند نشینی کا ١٦٥٣ پس یہہ ہی سمت رانا پرتاب سنگھ کے انتقال کا ہے جو خلاف توقع سنہ اسسے مطابق ہو گیا اور یہہ بھی تحقیق ہوا کہ مولف نے جس قاعدہ کو مقرر کرکے یہہ حساب کیا تھا وہ قاعدہ کلیہ نکلا اور ہمنے اسی طرح بہت سے سمت بنائے اور اونکی تصدیق بخوبی ہو گئی اب یہہ ارادہ ہے کہ اس قاعدہ کے رو سے ایک جنتری ایسی بنائی جاوے کہ جس سے سنہ ہجری اور عیسوی اور ہندی سب ایک دوسرے کے معلوم ہو جایا کرین اور شائقین تواریخ کو ایک ملک کے واقعات سے دوسرے ملک کے واقعات کو مطابق کرنے مین از روے سنہ و سمت کے کامل مدد پہونچے —

پس اس حساب سے اکبر بادشاہ کا مرنا اور جہانگیر کا بادشاہ ہونا اور شاہزادہ پرویز کا میواڑ مین آنا سمت ١٦٦٢ مطابق سنہ ١٦٠٥ع مین ہوا اور مہابت خان کی چڑھائی سمت ١٦٦٥ مطابق سنہ ١٦٠٨ع مین اور شاہزادہ خرم کی لشکر کشی سمت ١٦٧٠ مطابق سنہ ١٦١٣ع مین اور رانا سے مصالحت سمت ١٦٧١ مطابق سنہ ١٦١٤ع مین واقع ہوئی اگر حقیقت مین یہہ واقعات رانا پرتاب سنگھ کی حیات مین کس طرح ہو سکتے ہین مولف راجپوتانہ نے اپنے

مین سے نے آپ کو سلام کرتے وقت اوسکی پگڑی سر سے اوتا لی تاکہ اوسکی حرمت باقی رہے
کیونکہ یہہ پگڑی جس سر کی ہو وہ کسی ہندو مسلمان کے آگے جھکتا نہین — یہہ رانا پرتاب سنگہ
کی نیکنامیون کا ذکر ہے جو چوتھے سرگ مین لکھا گیا —

پانچوان سرگ

امر سنگہ بعد پرتاب سنگہ کے مسند نشین ہوا اسکی لڑائیون اور بیاہ کیون کا حال چوتھے سرگ مین لکھا گیا ہے بعدہ اوسنے عبد اللہ خان سے بہت بڑی لڑائی کی پھر بادشاہی فوج نے چوبیس جگہہ تھانہ بٹھا کر رانا امر سنگہ کو گھیر لیا اوس حالت مین رانا نے بادشاہ کے ایک بڑے امیر قایم خان کو مارا اور اودیٹ واڑہ مین جا کر رہا یہہ پوشیدہ

کتاب کو یہان تک سال سمت کی قید سے نہین لکھی اگر سال سمت سب کے اوپر ان واقعات کا مدار رکھتا تو کبھی غلطی مین نہین پڑتا —

اب رہی یہہ بات کہ جب جہانگیر بادشاہ کی چڑہائیان رانا پرتاب سنگہ کے وقت مین نہوئین تو رانا پرتاب اور امر سنگہ کی اون لڑائیون کو جو انھون نے سلطان سرم چھتہ وغیرہ سے کین کیا سمجھا جائے اس بارہ مین میری رائے ناقص تو یہہ قیاس لگاتی ہے کہ جو ان واقعات کو رانا پرتاب سنگہ سے منسوب کرین تو یہہ اوسوقت مین ہوئے کہ اکبر بادشاہ کی فوجین قبل از سنہ ہجری کے میواڑ مین آتی تھین اور سلطان سرم چھتہ جسکو دہلی کے بادشاہ کا چچا کر کے لکھا ہے نہین معلوم کون تھا کیونکہ اس قسم کا نام اکبر نامہ تزک جہانگیری وغیرہ مین نظر نہ آیا مگر اغلب ہے کہ کسی فوج کے چھوٹے افسرون مین سے کوئی ہوگا نام مین ایسکے بسبب تحریر شاہی کے البتہ غلطی ہوگئی ہے اور اوسوقت جہانگیر کا بادشاہ ہونا جو مولف راج پرستی قرار دیتا ہے سراسر خطا ہے الغرض و بالتسلیم اگر اوسوقت جہانگیر بادشاہ کا عہد تھا تو یہان رانا پرتاب سنگہ نہ تھا رانا امر سنگہ تھا پس بسبب ماجرا اوسکے ہی وقت مین ہوا مولف موصوف نے بھول کر اوسکی جگہ رانا پرتاب سنگہ کا نام سلطان پرویز کے بدلہ خورم کا نام لکھدیا کیونکہ خورم پرویز سے بہت عرصہ کے بعد آیا تھا عبد اللہ خان جسکا نام راج پرستی کے مصنف نے آگے لکھا ہے خورم سے پہلے بادشاہی فوج کا افسر ہوکر میواڑ مین آیا تھا اس صورت مین سلطان سرم چھتہ پرویز یا خورم کے ساتھ کوئی شخص ہو جسکو امر سنگہ نے مارا —

اور وہان کی رعیت سے تاوان بھی لیا اوسکا بیٹا کرن سنگہ تھا اوسنے سرونج و مندہیرہ وغیرہ مالوہ کے بہت سے ملکون کو تاخت و تاراج کرکے خراب کر ڈالے تب جہانگیر کے حکم سے خورم نے رانا کے ساتھہ صلح کی موضع گوگھونڈہ مین رانا امر سنگہ اپنے قیام گاہ سے آیا اور خورم اودے پور سے غرض دونون سرداروں نے بڑے تپاک سے ملاقات کی بعد ازان رانا امر سنگہ اودے پور مین جا بسا اور سکھہ چین سے راج کیا اسی خوشی مین ہولی نام اپنے گرد لکھشمی ناتھہ بھٹ کو جاگیر کے طور پر دیا اور بہت دان کئے۔

مہارانا کرن سنگہ

بعد کرن سنگہ مسند نشین ہوا اس نے اوایل عمر مین گنگاجی کے سوروں گھاٹ

٭ یہہ حال اکثر توزک جہانگیری سے ملتا ہے مولف راج پرستی کی تحریر بہت ہی مختصر ہے ہر بات کا اسبا خلاصہ کرکے لکھا ہے کہ سر اور پاؤن معلوم نہیں ہوتے چنانچہ رانا امر سنگہ کا باوجود محصور ہونے کے مالپورہ وغیرہ کو لوٹنا اور کرن سنگہ کا مالوہ مین لوٹ مار کرنا اور پھر رانا کا خورم سے ملکر اودے پور مین جا بسنا یہہ سب حال تفصیل طلب ہے اسمین بہت باتین ایسی ہین جنکی مطابقت تواریخ سے نہین ہوتی اونکی نسبت تو یہہ سمجھ سکتے ہین کہ مورخون نے ناچیز اونکو نہ لکھے ہونگے باقی رانا اور خورم کے ملاقات کی مطابقت بخوبی ہوتی ہے نیاز مند نے اس تمام حال کو بڑی شرح و بسط کے ساتھہ اپنی کتاب تاریخ میواڑ مین لکھا ہے خلاصہ یہہ ہے کہ بعد مصالحہ کے شاہزادہ خورم اودے پور وغیرہ رانا کے شہر اور قصبہ جو فتح کر لیے تھے اوسکو دیکہ معہ کنور کرن سنگہ کے اجمیر کو روانہ ہوا اجمیر مین جہانگیر بادشاہ موجود تھا کرن سنگہ نے شاہزادہ کے ذریعہ سے اوسکی ملازمت کی بادشاہ نے کرن سنگہ کے حال پر عنایت کرکے اوسکو ایسی ایسی چیزین عنایت فرمائین کہ جس سے وہ بدل و جان بادشاہ کا خواہان ہوگیا اور بعد رخصت کے اپنے گھر آیا پھر کنور جگت سنگہ اوسکا بڑا بیٹا اجمیر مین بادشاہ کے پاس گیا بادشاہ نے اوسکو بہت عزت اور سرفرازی بخشی غرض کہ جب تک رانا امر سنگہ زندہ رہا اوسکے بیٹے اور پوتے کی آمدرفت اسیطرح بادشاہ کے پاس ہوتی رہی آخر سنہ ۱۰۳۰ ہجری مطابق سمت ۱۶۷۷ موافق سنہ ۱۶۲۰ء مین رانا امر سنگہ نے ۲۱ برس راج کرکے وفات پائی اور کرن سنگہ اوسکا بڑا بیٹا اوسکی جگہ مسند ریاست پر بیٹھا جہانگیر بادشاہ نے اوسکو ماتمی خلعت بھیجا ــ

پر جاکر چاندی کی تلا کی تھی اور وہان سے برہمنون کو فیدہیٹرہ نام گانو جاگیر مین دیا تھا اور سرونج کو اوڈی تھی پھر لکھے راج والی سروستہ کو اپنا مطیع کیا اور جہانگیر بادشاہ سے اوسکا بیٹا خورم باغی ہوکر راناکے یہان پناہ گیر ہوا رانا نے اوسکو اپنا دوست کرکے رکھا اور جب جہانگیر بادشاہ جہان بحق ہوا تو ارجن نامی اپنے بھائی کو ساتھہ کرکے اوسے دہلی مین پہونچا دیا کہ وہ وہان جاکر بادشاہ ہوا اور شاہ جہان نام رکھا٭ ـــ

مہارانا جگت سنگ

مہارانا جگت سنگہ جی بھادون سدی دوج سمت ۱۶۶۴ کو جسونت سنگہ راٹھور کی بیٹی سے جسکا نام جانبوتی رانی تھا پیدا ہوا اور مٹی بیساکھہ سودی تیج سمت ۱۶۸۴ کو بعد

٭ شاہ جہان کا اپنے باپ سے بغاوت کرنا فی الواقع درست ہے مگر راناکے یہان اوسکا پناہ گزین ہونا نہین معلوم کس سال وسمت مین ہوا اگر مولف راج پرستی سمت لکھدیتا تو وہ تحقیق ہوجاتا مگر یہہ ظاہر ہے کہ شاہ جہان سنہ ۱۰۳۲ ہجری مطابق سمت ۱۶۷۹ موافق سنہ ۱۶۲۲ء سے اپنے باپ کی وفات تک جو سنہ ۱۰۳۷ ہجری مطابق سمت ۱۶۸۴ موافق سنہ ۱۶۲۷ء مین واقع ہوی سات آٹھہ برس باغی رہا اور اس عرصہ مین کئی بار اوسکا ہندوستان سے دکن اور دکن سے ہندوستان کو آنا جانا ہوا عجب نہین کہ جو ایسے سفر مین وہ راناکے گھر جو راستہ مین پڑتا ہے مہمان رہ جایا کرتا ہو علاوہ اسکے راناکا بھائی راجہ بھیم سنگہ اور بہت سیسودیہ سردار اوسکے مصیبت مین شریک تھے اور جب بیا اونھون نے بادشاہی لشکر کے مقابلون مین شاہ جہان کا ساتھہ دیا کسی نے نہ دیا ـــ

٭٭ توزک جہانگیری کے آخر مین لکھا ہے کہ جب جہانگیر بادشاہ کا انتقال ہوگیا تو شاہ جہان دکن سے واسطے تخت نشینی کے ہندوستان کو روانہ ہوا جب راناکی عملداری مین مقام گوگھوندہ پر اوسکے ڈیرے ہوئے تو راناکرن سنگہ نے آکر ملازمت کی چونکہ شاہ جہان اول ہی سے اوس سے بہت خوش تھا اور اوسنے عہد شاہزادگی مین اوسکے باپ امر سنگہ سے اوسی مقام پر ملکر صلح قایم کی تھی اور اوسکے بھائی بھتیجون نے بھی ایام نکبت اور فلاکت مین اوس کا خوب ساتھہ دیا اس لیے شاہ جہان اوس سے نہایت اخلاص اور اخلاق کے ساتھہ پیش آیا اور خلعت گران بہا دیکر رخصت کیا اور آپ بھی ہندوستان کو کوچ کر گیا ـــ

وفات اپنے پدر بزرگوار کے مسند ایالت پر بیٹھا اوسکا مصاحب اکھے راج فوج سے لیکر ڈونگرپور کے اوپر گیا اور پنچا راول کو شکست دیکر بھگایا اور اوسکی صندلی جھروکے کو گرا کر تمام سامان لے آیا اور ڈونگرپور کو بھی خوب لوٹا اسی طرح رام سنگہ راٹھور مہارانا کے حکم سے دیولیہ کے طرف فوج لیکر گیا راوت جسونت سنگہ اور اوسکے بیٹے مان سنگہ کو مار کر بھگا دیا اور دیولیہ کو لوٹ لیا ـــ

سمت ١٦٩٤ مین کاتک بدی دوج کو مہارانا جگت سنگہ کے ہان راج سنگہ پیدا ہوا اور ایک برس بعد ارسی پیدا ہوا انکی مان مرتیہ کے راٹھور راجا کی بیٹی تھی جس کا نام جنادیی موہن داس حرم سے پیدا ہوا ـــ

پھر رانا نے اکھے راج سروہی کے راجہ کو مغلوب کر کے تونگا والی ؂ لے لی اور اوسکو منہدم کر کے اوسکے پتھرون اور مصالح سے اپنے یہان میرو مندر نام محل بنایا اور پیچھولا تالاب کے کنارے پر ایک عمارت بنائی جسکا نام موہن مندر رکھا ـــ

راجہ جگت سنگہ کا مصاحب بھاگ چند نامی فوج لیکر بانسواڑہ کو گیا وہان اوسوقت راول سمرسی مالک تھا سو شہر چھوڑکر مع نوکر چاکرون کے پہاڑون مین چلا گیا اور بعدہ ہی صلح کا پیغام بھیجا آخر دو لاکھ روپیہ جرمانہ کے اوسکے اوپر قرار پائی راول نے وہ روپیہ ادا کر کے آیندہ کے لیے دربار اودے پور کی زیردستی قبول کی ـــ

بعد اسکے رانا نے اپنی دختر کی شادی راوستر سال والی بوندی کے بیٹے بہادر سنگہ سے کردی اور اوسکے ساتھ ستائیس لڑکیان اپنے خاندان کی بھی دین ؂ اور ایک لنگ مہادیو جی کے مندر کے اوپر سونے کا کلس اور سونے کی دہجا چڑہائی ـــ

یقین ہوتا ہے کہ رانا کرن سنگہ نے ارجن نامی اپنے بھائی کو اس موقع پر اوسکے ساتھ کر دیا ہوگا ـــ

؂ تونگا والی سروہی مین کوی عمارت ہوگی ـــ

؂ واضح ہو کہ اول رانا لوگ اپنی دخترون کی شادی جے پور جودہ پور کے راجون کے ساتھہ کیا کرتے تھے مگر جب سے انھون نے بادشاہون کو بیٹیان دین تو راناؤن نے اونسے قطع تعلق کر دیا اور جب انکی بیٹیان سیانی ہوتی تھین تو انکا بیاہ کسی اشراف خاندانی راجپوت کے ساتھہ کر دیتے تھے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے

سمت ۱۹۱ مین رانی جامونتی دوارکا جی کے درشنون کو گئی چنانچہ دیوالی کے تہوار مین اوس نے رنچھوڑ جی کی پرستش کی اور چاندی کی تلا کرکے برہمنون کو دی اور بہت قسم کے دان دئے اور اسی رانی نے بید ناتھ گسائین کی دختر مسماۃ بینی کو موضع آہر سے دو ہل کی زمین دیکر اوس کے خاوند مدہ سودن بھٹ کے نام پٹہ کر دیا۔

مہارانا جگت سنگہ روز مسند نشینی سے ہر سال چاندی کی تلا کرتا تھا مگر سمت ۱۷۹۱ مین اساڑہ بدی اماوس کو سورج گرہن ہوا اوس دن اوس نے امرکنٹک مین جا کر نربدا ندی کے استہان کے ہوتے ہوئے لنگ مہادیوجی کی پوجا کی اور وہان سونے کی تلا مین بیٹھ کر تلا دان کیا تب سے ہر برس سونے کی تلا کرتا تھا اور ہر سال اپنی سال گرہ کے دن مہادان کرتا تھا جسمین یہہ چیزین ہوتی تھین سونے کا کلپ برکش سونے کی زمین سونے کی ساتون سمندر سونے کا سو چکر۔

بعد رانی جامونتی تیرتہون کو گئی کاتک کے مہینے مین متھرا کی جاترا کی دیوالی گوکل اور گوردہن ناتھ کی دیکھی اور ان کوٹ بھی وہین کیا پھر کاتک سودی پورنماشی کو سورون گھاٹ پر گنگا جی کا اشنان کیا اور چاندی کی تلا کی بیکانیر کے راجہ کرن سنگہ کی بیٹی اور رام پورہ کے راجہ ہٹی سنگہ کی رانی انند کنور بائی نے بھی اپنی نانی جامونتی کے ساتھہ تلا کی رنچھوڑ بھٹ کہتا ہے کہ اوس نے وہ تلا دان اور آتما مہیشور کا دان اپنے نانی کے روبرو بڑی خوشی سے مجھکو دیا تھا بعدہ رانی نے پراگ کاشی اور اجودہیا کی زیارت کرکے وہان بھی تلا دان کئے اور وہان سے لوٹ کر اپنے گھر آگئی۔

پھر رانا جگت سنگہ نے اپنی رانی کے ساتھہ بیٹھ کر اپنا مہیشور کا دان کیا اور مولف کی مان بیٹی اور باپ مدہ سودن کو دیا اسی طرح رانا امر سنگہ کی رانیون اور خود

کہ اور خاندان والون کی بیٹیون کی شادی بیاہ کا اختیار بھی راناہی کو تھا اور اکثر ایسا ہوا ہے کہ اوسنے اپنے دختر کا بیاہ پچاس پچاس خاندان کے لڑکیون کی ایک شخص کے ساتھہ کر دیا ہے اور کبھی اون لڑکیون کی تعداد پچاس سے بھی زیادہ ہوتی تھی۔

رانا موصوف نے بھی بہت دان دیئے تھے ۔۔

اسی برس مین بیساکھ سدی پونون کو رانا جگت سنگ نے ایک مندر بناکر اوسمین جگنا تھجی کی مورت استھاپن کی اور بارہ ہزار ساده گاؤ اور پانچ گانو جگنا تہجی کو نذر کیئے اور مہاداں وکلپ لتیا دان چڑ برن اشو ہا ہر بمنون کو دیئے اور ساده سودن بہت گوکو دان دیا اور کرشن بھٹ کو بہیڑا گانو ست مرتن دہنو ہا کے مرحمت کیا ۔ فقط اس سنگ کے اخیر مین یہہ لکھا ہے ۔

اودے سنگہ پرتاب سنگہ امرسنگہ کرن سنگہ جگت سنگہ راج سنگہ

جے سنگہ جنہون نے راج سمندر تالاب کے نوچوکیا محل واقع برسر بل سے کے ملاقون مین یہہ راج پرشستی جو اوس تالاب کی پرتشٹھا مین رنچھوڑ راے بھٹ نے بنائ کی ہے سمت ۱۷۳۲ مین پھاگن سودی پورنماشی کو پتھرون پر کھدوادی ۔۔

ذکر رانا راج سنگہ

چھٹا سرگ

سمت ۱۷۰۷ مین راج سنگہ نے چاندی کا تلا دان کیا اور پھاگن بدی دوج کو اپنی بہن کی شادی کرن سنگہ بھوراٹیہ کے بیٹے انوپ سنگہ کے ساتھ کردی سنگے ساتھ اٹھ لڑکیان اور اپنے خاندان کی دین ۔

سمت ۱۷۰۸ مین پوس بدی گیارس کو اندر بھان بہنواڑ کی بیٹی سدا کنور جی سے جو رانا راج سنگہ کی رانی تھی کنور جے سنگہ پیدا ہوا علاوہ اس کے راج سنگہ کے یہہ اور بیٹے تھے بھیم سنگہ گجسنگہ سورج سنگہ اندرسنگہ بہادر سنگہ

ہیرن اسو یعنے سونے کا گھوڑا ۔

رتن دہنو یعنے جڑاؤ گائے ۔

یہہ رانا شاہ شاہجہان کا ہمعصر تھا اور اسنے جہانگیر بادشاہ کو بھی خوب دیکھا تھا چنانچہ رانا کرن سنگہ کے عہد مین کئی بار دہلی کو گیا تھا اور اکثر اوقات بادشاہی مہمات مین بہت مصروف رہا اس نے سمت ۱۷۱۷ مین وفات پائی ۔

نرایندو اس خواص وال ہے۔

اس رانا نے تخت نشینی سے پہلے ایام راج زادگی مین واسطے سیر ہر موسم کے سر بدرت بلاس نامی ایک باغ لگایا تھا اور اوسکی باوڑی کا نام کھیشہ جہاں ندی رکھا تھا اوس جگہہ وہ راجہ ہمیشہ عیش کیا کرتا تھا۔

سمت ۱۷۱۱ پوس کے مہینے مین یہہ خبر پہونچی کہ شاہ جہان بادشاہ اجمیر مین آیا او اوسکا وزیر سعد اللہ خان چتور کی طرف روانہ ہوا ہے رانا راج سنگہ نے ۵۰ سوون بھٹ کو واسطے سوال جواب کے اوسکے پاس بھیجا سعد اللہ خان نے اوسکو دیکھہ کر کہا کہ رانا نے اس غریب داس کو کیون بھیجا ہے اوسنے راے سنگہ کے مطابق ہونہ ایسکے جواب دیا کہ ایک تو رانا پرتاب سنگہ کا بھائی سکت سنگہ غریب تھا اور ایک نرائین سنگہ نامی راوت میواڑ مین ہے تھا اور یہہ بھی اوس ہی غریبون کا کام تھا کہ دہلی سے دو بادشاہ آئے اونکو پناہ دیکر اپنے پاس رکھے اور پھر اپنے مالک بنائے خان نے کہا سچ ہے اور پوچھا کہ رانا کے سوار کس قدر ہین جواب دیا کہ بائیس ہزار ہین خان نے کہا کہ بادشاہ کے لاکھہ سوار

---

* راجون کا قاعدہ ہے کہ جو بیٹا خواص یعنی حرم سے ہوتا ہے اوسکا نام سنگہہ کے اوپر نہین رکھتے ہمیشہ واس کا لفظ اوسکے نام کے ساتھہ لگا رہتا ہے تاکہ اوسکی اصلیت کی تمیز رہے۔

* یعنی دودہ کا دریا۔

سنہ ۱۰۶۲ مطابق سمت ۱۷۱۱ مین رانا راج سنگہ کو شاہ جہان نے منصب پنجہزاری پنجہزار سوار اور خطاب رانا کا مرحمت کیا

* افسوس ہے کہ اس مقام پر کاتب نے ستم ظلم کیا ہے کئی اشلوک ایسے ناموزون اور غلط لکھے ہین کہ اونکا مطلب کسی طرح پر اچھی طرح حل نہین ہوا یعنے ۵ سوون بھٹ کا پہلا جواب ایسا مشکل اور مہمل ہوگیا ہے کہ سمجھہ مین نہین آتا مگر ظاہرا اوسنے جہانگیر بادشاہ اور شاہ جہان بادشاہ کے اوپر طنز کی جو ایام بغاوت مین کچہہ کچہہ مدت رانا کے گھر مہمان رہگئے ہین شاہ جہان کا مہمان رہنا تو خود اسی کتاب سے ثابت ہے اور جہانگیر کی نسبت اگرچہ کچہہ نہین لکھا مگر عجب نہین کہ اوسنے اپنے باپ سے باغی ہوکر رانا سے سازش کرلی ہوگی اور وہ اوس وقت رانا کی مہم کے اوپر متعین بھی تھا۔

ہین پھر کیسے ہوگا مدہ سوون بھٹ نے کہا ای خان سنو دہلی کے بادشاہ کے لاکھہ سوار اور رانا کے بائیس ہزار پیدا کرنے والے نے برابر پیدا کیے ہین خان یہہ سنکر دلمین خفا ہوا پھر جے سنگہ اور خان نے کہا کہ رانا کو ہمارے ساتھہ چلکر بادشاہ کی ملازمت کرنا لازم ہے جب رانا راج سنگہ کو اس گفتگو سے اطلاع ہوئی تو اوسنے بادشاہ کو خوش کرنا مصلحت سمجھہ کر اپنے بیٹون کو بادشاہ کی ملازمت کے لئے بھیجا اور سلطان سنگہ رانا کا بڑا بیٹا شاہزادہ داراشکوہ کی معرفت شاہ جہان سے ملا#

پھر رانا راج سنگہ نے اپنی مان جنادی رانی کو چاندی کی تلا مین بیٹھائے اور ہاتھی کی قیمت خیرات کروائی اوسوقت روپ سنگہ راٹھوڑ مانڈل گڈہ مین تھا رانا نے اوسکے سرپر راگھوداس مہاجن کو مع فوج کے بھیجا جب وہ قریب پہونچا تو روپ سنگہ وہان سے بھاگ گیا* —

سیر المتاخرین مرات العالم مین لکھا ہے کہ سنہ ۱۰۶۴ ہجری مطابق سنہ ۱۶۵۴ع موافق سنہ ۱۷۱۱ مین شاہ جہان واسطے سیر اجمیر کے گیا وہان سنا کہ چتور کی قلعہ کی مرمت ہورہی ہے جو کہ یہہ بات بخلاف قرارداد تھی اور عہد جہانگیر بادشاہ مین جب کہ کرن سنگہ ولد رانا امر سنگہ نے ملازمت کی تھی تو یہہ بات ٹھہر گئی تھی کہ رانا امر سنگہ اور بعد اوس کے جو کوئی اوسکا جانشین ہو چتور کی مرمت اور درستی نکرے اس لئے علامی الملک سعد اللہ خان وزیر کو تیس ہزار سوار کے ساتھہ واسطے مسمار کردینے قلعہ مذکور کے اوس طرف روانہ کیا اوس نے چودہ پندرہ دن کے عرصہ مین قلعہ مذکور کو گرادیا اور رانا نے خبردار ہوکر داراشکوہ سے رجوعات کی بادشاہ نے داراشکوہ کے واسطے سے اوسکی تقصیر عفو فرمائی سلطنتہ مولف راج پرستی نے قلعہ کا کچھہ ذکر نلکھا اور سب بات کچھہ مطابق ہے —

* اوس زمانہ مین روپ سنگہ راٹھوڑ کشن گڈہ کا راجہ تھا مگر مانڈل گڈہ کے قلعہ مین اوس کا موجود ہونا بجز اس کے اور کسی طرح پر سمجھہ مین نہین آتا کہ وہ بادشاہ کی طرف سے وہان کا حاکم ہوگا اور مانڈل گڈہ مین بادشاہی عملداری سے ہوگی —

سمت ۱۷۱۸ مین کاتک سودی کو اکلنگ مہادیو جی کے مندر مین رانا راج سنگہ نے
بنیں ۵۰۰۰ سونے ہاتھی دان کیا اور برہمانڈ کا بھی دان دیا ــــــ
۱۷۱۹ مین پوس سودی گیارس کو رانا نے اسمید جگ کرنے کی تیاری کی تھی مگر
پنڈتون نے کہا کہ کلجگ مین اسمید جگ کرنا منع ہے اس لیے رانا نے وہ سفید سیاہ
گوش گھوڑا جو جگ کے لیئے آیا تھا مع زین پوشش زرین اور زیور جڑاؤ کے مدہ
سودن بہت تیلنگ برہمن کو دان کر دیا اور پیپو چھپتری چھتر وغیرہ جو کچھہ سامان
اوس گھوڑے کے تیار ہوئے تھے وہ سب دے ڈالے برہمن نے اوس
گھوڑے پر سوار ہو کر رانا کو اچھی اچھی دعائین دین اور جب وہ اپنے گھر کو جانے
لگا تو رانا گھوڑے کی لگام پکڑ کر سترہ قدم اوسکو پہونچانے گیا لیکن مدہ سودن کاشی
جی مین رہتا تھا اور راجہ کے حق مین دعائین دیتا رہا وہ اس دان مین سب ملا کر ایک
لاکھہ ۵۰ ہزار روپیہ صرف ہوئے تھے ــــــ

ساتوان سرگ

رانا راج سنگہ کی سواری اور فتوحات کے بیان مین

اس سرگ کے شروع مین رنچھوڑ بھٹ نے رانا کی سواری اور اوسکے لشکر کی
آراستگی اور سوار پیادون کی شان شوکت اور نقارہ نوبت کی زور شور اور توپ
بندوق وغیرہ آلات حرب کی تعریفین بڑی فصاحت بلاغت اور شاعرانہ تکلفات
سے کی ہین ــــــ
خلاصہ یہ ہے کہ رانا راج سنگہ لشکر جمع کر کے سمت ۱۷۱۴ مین بیساکھہ سودی
دسمین کو بڑی دھوم دھام کے ساتھہ اپنے ملک کے دورے کو اودے پور سے

* مصنف نے اکثر واقعات کو آگے پیچھے لکھا ہے چنانچہ چھٹے سرگ مین جو اسمید جگ کا ذکر بیان
کیا تو وہان سمت ۱۷۱۹ لکھے اور ساتوان سرگ سمت ۱۷۱۴ سے شروع کیا

روانہ ہوا مانڈل گڈہ والون کو زیر کر کے اونسے نذرانہ کے ۲۲ بائیس ہزار اور بنہیڑہ والون سے
۲۰۰۰۰ بیس ہزار اور شاہ پورہ والے سے ۲۲۰۰۰ بائیس ہزار روپیہ لیے اور ٹوڈہ کے اوپر تین ہزار
فوج بھیجی رائے سنگہ وہان کے راجا نے ساٹھ ہزار روپیہ جرمانہ کے دے اور
ایک ہزار نے جاکر [illegible] بیرم دیو کو آگ مین جلا دیا پھر رانا کے لشکر نے مالپورہ کو نو
دن تک لوٹا یہان کی لوٹ مین علاوہ ہر قسم کے مال اسباب کے ہیرہ موتی وغیرہ
جواہرات اہل فوج کے ہاتھ آئے اس شہر مین لشکر اس افراط سے بھری تھی کہ
جہان تک [illegible] پاریون [illegible] گڈہ سے کنوون اور تالابون مین ڈالدی

جہان تین علاقون مین تو رانا کے [illegible] بالکل واقع تھے مگر مانڈل گڈہ والون کی نسبت شبہ ہے —
ٹوڈہ مین اگرچہ قدیم سے [illegible] ریاست تھی مگر ان دنون مین کچھ مدت پہلے سے [illegible]
[illegible] معلوم نہین [illegible] ہوگئی تھی چونکہ راے سنگہ [illegible] بھیم [illegible]
[illegible] سنگہ کا بیٹا تھا اور راجہ بھیم نے [illegible] ایسا ساتھ دیا کہ جان [illegible]
[illegible] شاہجہان کے بادشاہ ہونے [illegible] ساتھ بہت سلوک کیا [illegible] ٹوڈہ [illegible]
شہر وہین نہایت آباد اور پر رونق [illegible] کے ایلچی نے جو جہانگیر کے [illegible] وہان آئے
ٹوڈہ کا حال بڑی تعریف کے ساتھ لکھا ہے —
جب کہ رانا نے اوس پر لشکر کشی کی [illegible] پہلے نربدہ کے کنارے راجہ جسونت سنگہ راٹھوڑ کے ساتھ
داراشکوہ کی طرف سے مالوہ کا صوبہ [illegible] شکست کھا کر اپنے وطن مین آگیا تھا یہ بات غالباً [illegible]
معلوم ہوتی ہے — اب ٹوڈہ مین مہاراجہ [illegible] پور کی عملداری ہے اور پہلے کے مانند آباد نہین —
مالپورہ اول چھوٹی سی بستی تھی اسکو مالدیو پنوار نے اپنے نام پر بسائی تھی چند پشت تک اوسکی اولاد یہان حکومت
کرتی رہی پھر مسلمانون نے اونسے چھین لی چونکہ یہہ بستی بہت اچھی موقع پر تھی اس لئے فتح ہونے پر [illegible] اکبر نے
مین وہان کی رعیت اور ساہوکار یہان آبسے اور رفتہ رفتہ آبادی کی کثرت سے مالپورہ بڑا شہر ہوگیا کہ ہر قسم کے
اشیا اور لوگون سے آباد اور رسم [illegible] تھا اور دلی کے بادشاہون کی طرف سے یہان عامل رہتا تھا مگر جب سے رانا راج سنگہ نے لوٹا
اوسکی رونق اور لطافت سب جاتی رہی اور بگڑتے بگڑتے ایسا خراب ہوگیا کہ اوسکے ہزارون کھنڈر جا بجا پڑے ہین یہہ احوال
جو مینے لکھا ہے وہان کے آدمیون سے سنا ہے اور اب یہان بھی مہاراجہ جے پور کی عملداری ہے —

اور جو باقی رہی اوسکو رانا کے سپاہیون نے خوب لوٹی اون کی چپقلش سے بہت کچھ زمین پر بھی گر گئی تھی وہ گھوڑون کی ٹاپون سے چارون طرف اوڑی اوڑی پھرتی تھی۔

اس لوٹ مین بہت سے مسلمانون نے راجپوتون کے ساتھ ہوکر خوب مال لوٹا تھا مگر راجپوتون نے مطلع ہوکر انھون سے چھین لیا مسلمانون نے رانا راج سنگھ سے فریاد کی چنانچہ رانا نے اونکی لوٹ راجپوتون سے اونکو واپس دلوادی۔

پھر ٹونک نگر سانبھر لالسوٹ چاٹسو کیکڑی رنتھنبور فتح پور بیانہ اجمیر کو بھی رانا کی فوج نے تاخت و تاراج کیا اور ان شہرون کے رہنے والون سے خاطر خواہ تاوان لیا نفے الجملہ جن جن مقامون پر رانا امر سنگھ نے دو دو پہر ٹھہر کر لوٹ مار کی تھی اون علاقون پر رانا راج سنگھ چار پہر ٹھہرا اور خوب دل کھولکر اونکو لوٹا اخیر چہاپنی ندی تک دہاوا کرکے واپس چلا آیا۔

حاشیہ اب ٹونک نواب امیر خان کی ریاست ہے سانبھر مین جے پور جودہ پور کا عمل ہے لالسوٹ چاٹسو رنتھنبور مین جی کا راج اور کیکڑی و رنتھنبور مین سرکار و لتمار کی عملداری ہے بیانہ بھرت پور کی ریاست مین شامل ہے مگر مین اونیارہ کا راجہ جو جے پور والے کا بھائی ہے دخیل ہے ان دونون یہہ سب بادشاہی مکان تھے ان کو لوٹ کر رانا نے اپنے دلکا وہ غصہ نکالا ہوگا جو بسبب غارت ہونے میواڑ کے شاہان دہلی کی فوجون سے پشت در پشت سے اوسکے دلمین بھرا آتا تھا۔

حاشیہ اب اس امر مین بحث کیجاتی ہے کہ رانا راج سنگھ یہ دراز دستی بادشاہی علاقون مین کس وقت مین واقع ہوئے اور اوس وقت دہلی کے سلطنت کا کیا حال تھا سو حساب کی رو سے سمت ۱۷۱۴ کہ جسمین رانا راج سنگھ نے یہہ چڑھائی کی اور حساب تاریخ سنہ ۱۰۶۸ ہجری کے مطابق ہے اس سال مین شاہ جہان ایسا سخت بیمار ہوگیا تھا کہ تمام ہندوستان اور سکہ مرنے کی خبر مشتہر ہوگئی تھی داراشکوہ سلطنت کے امور کو انجام دیتا تھا اور مرزا شجاع اور مراد بخش اور اورنگ زیب داراشکوہ کے تینون بھائی داراشکوہ سے سلطنت چھیننے کے لئے اپنے اپنے مقامون سے روانہ ہوچکے تھے اور اونکے فتنہ و اشوب سے ہندوستان کا عام انتظام برہم اور سررشتہ امن و امان کم ہوگیا تھا پس ایسے وقت مین رانا راج سنگھ نے فرصت کو غنیمت سمجھا اور جو کچھ کرنا تھا وہ کام کرلیا۔

آٹھوان سرگ

رانا راج سنگھ کی ممالک غیر سے واپسی و ڈونگرپور وغیرہ ملکون مین ایدا رسانی

ماہ جیٹھ سمت ١٧١٤ مین رانا راج سنگھ کے ڈیرے چھاپنی ندی پر تھے* کہ وہان یہہ خبر آئی کہ اورنگ زیب دہلی مین تخت نشین ہوا رانا راج سنگھ نے ارسنگھ کو تقریب تہنیت کے دلی کو بھیجا اوسنے وہان پہونچکر بادشاہ کو رانا کی پیشکش دی بادشاہ نے ڈونگرپور وغیرہ ملکون کا اختیارنامہ اور ہاتھی گھوڑے رانا کے واسطے اوسکے حوالہ کیئے پھر ارسنگھ دلی سے رخصت ہوکر اپنے وطن مین آیا اور جو لایا تھا وہ رانا کے نذر کیا ** —

اسی سال مین اورنگ زیب اور اوسکے حقیقی بھائی شجاع کے درمیان لڑائی قایم ہوئی رانا راج سنگھ نے اورنگ زیب کی خوشنودی کے لیے اپنے بیٹے سردار سنگھ کو اورنگ زیب کے پاس بھیجا اوسنے اورنگ زیب کے روبرو لڑکر شجاع کو مغلوب کیا اورنگ زیب نے خوش ہوکر اس جانفشانی کے صلہ مین سردار سنگھ کو خلعت مع ہاتھی وغیرہ کے دیا جب سردار سنگھ رانا کے پاس آیا تو کچھہ بادشاہ سے لایا تھا رانا کی خدمت مین پیش کیا رانا نے

* چھاپنی ندی کا حال معلوم ہوا شاید کہ چنبل سے مراد ہے —

** جب اورنگ زیب نے اکبرآباد پہونچ کر اپنے بڑے بھائی داراشکوہ پر فتح پائی اور خلقت اوسکی طرف رجوع ہونے لگی تو کنور لال سنگھ راج سنگھ رانا کا بیٹا اپنے باپ کیطرف سے مبارکباد کے لیے اورنگ زیب کے پاس حاضر ہوا اوسنے خلعت فاخرہ مع ایک خنجر مرصع کنور لعل سنگھ کو دیا اور رانا کے لیے سرپیچ مرصع بھیجا اور کچھہ روز بعد سرپیچ اور مرصع طرہ کنور لعل سنگھ کو بھی عطا کیا بعد اورنگ زیب داراشکوہ کے تعاقب مین پنجاب کیطرف گیا کنور لعل سنگھ بھی ساتھہ تھا ماہ ذیحجہ مین ستلج ندی کے کنارہ پر رانا راج سنگھ کا منصب ششہزاری شش ہزار سوار کا ہوگیا جسمین ایک ہزار سوار دو اسپہ اور سہ اسپہ تھے اور دو کروڑ دام کا ملک عطا ہوا پھر شجاع کی لڑائی درپیش ہوئی کنور سنگھ اوسمین بھی موجود تھا اورنگ زیب نے شجاع پر فتح پاکر کنور لعل سنگھ کو موتیون کی تسبیح ہو یادگی کے دی اور رخصت کیا (مرات العالم) سند دو کروڑ دام پانچ لاکھہ روپیہ ہوتے ہین معلوم نہین کہ یہہ ملک ڈونگرپور اور بانسواڑہ کا تھا یا علاوہ اسکے —

دے سب چیزین یاوسی کو دی دین —

سمت ۱۶۳۱ مین رانا راج سنگھ نے راول گردھر والی ڈونگرپور کو ہوا کر مع اور ٹھاکرون کے اپنا تابع کر لیا راول نے بھی براہ اطاعت اور فرمانبرداری کے رانا کی خوب خدمت کی اور جو چیز کہ اوسکے پاس تھی وہ راکو نذر مین دی —

ماہ ساون سمت ۱۷۱۶ مین رانا راج سنگھ اپنی فوج لیکر [illegible] میر گو گیا سلطان سنگھ چوہان [illegible] راوت سکھنا تھہ سنگھ راوت محکم سنگھ چونڈاوت [illegible] سکتاوت یہہ سب اول تھے ہری سنگھ راوت دیولیہ والا آکر راجہ کے پانون مین پڑا اور پچاس ہزار روپیہ اور ایک ہتنجی فیل مع فیل مادہ کے نذر کیے —

سمت ۱۷۱۸ مین بیساکھ سودی نومین منگل کے دن مہارانا کے حکم سے بانسواڑہ کے لینے کو فتح چند منتری مع پانچ ہزار سوار اور کئی سردارون کے گیا اور راول کی فوج کو شکست دی آخر راول سمرسی نے ایک لاکھ روپیہ نقد اور ایک فیل مع مادہ فیل کے دیکر صلح کر لی اور دس گانو اوسکے خالصہ ہوگئے رانا نے وہ دس گانو اور اوسکا ملک اور بیس ہزار روپیہ واپس کر دئے —

پھر سہیہ ہی فتح چند رانا کے حکم سے فوج لیکر دیولیا کو گیا وہان کے ٹھاکرون سے لڑکر فتح پائی اور ہری سنگھ فرار ہوگیا مگر ہری سنگھ کی مان اپنے پوتہ پرتاب سنگھ کو لیکر رانا کے پاس آئی رانا نے پرتاب سنگھ کو [illegible] اپنے مصاحبون مین داخل کیا اور فتح چند نے مہربانی کر کے اوس سے بیس ہزار روپیہ مع ایک مادہ فیل کے جرمانہ مین لیا ان عمدہ خدمتون کے بجالانے سے رانا کے دل مین فتح چند کی بہت کچھ نگہہ ہوئی —

بعد ازان اوسکے راج سروہی کا راجہ رانا راج سنگھ کی مہربانیون اور حسن اخلاق سے خود بخود اوسکا مطیع و محکوم ہوگیا —

---

* بانسواڑہ شاید کہ بانسواڑہ سے مراد ہے جو یہان سمجھی [illegible] —

** اغلب ہے کہ پرتاب گڈھ اسی پرتاب گڈھ کا بسایا ہوا — جو اب دیولیہ کی راست کا صدر مقام ہے —

8 معلوم ہوتا ہے کہ یہہ جرمانہ فتح سنگھ نے راوت ہری سنگھ سے لیا —

ماہ پھاگن سمت ۱۷۱۶ مین رانا راج سنگہ نے دیباری کا گھاٹہ مضبوط پتھرون اور لوہے کی کیلون سے بند ہوایا اور وہان دروازہ بناکر کواڑ چڑہائی —

سمت ۱۷۱۷ مین رانا راج سنگہ فوج لے کر کشن گڈہ پر چڑہ گیا اور روپ سنگہ راتھور سے جو اپنی بیٹی بادشاہ کو دینے کے لئے رکھی تھی اوس سے اپنی شادی کرلی —

سمت ۱۷۱۹ مین رانا نے میول دیس مین نہ لشکرکشی کر کے وہان کے مینون کو مغلوب کیا اس لڑائی مین بہت مینے مارے گئے اور رانا وہ ملک سے مال غنیمت کے اپنے بہادر سپاہیون کو دے آیا —

سمت ۱۷۲۰ مین رانا دت رام سنگہ رانا راج سنگہ کا سردار سروہی کو گیا ملنے راج کا بیٹا اودے بہان اوسکے ساتھ تھا اوسنے لکھے راج کو سروہی کی مسند سے اوتارا اور آپ اوسکی جگہ مسند نشین ہوا جس سے یہہ بات ظاہر ہوئی کہ رانا اپنے محتاجون کا مددگار اور دشمنون کو نیست نابود کرنے والا ہے نہ نہ —

سمت ۱۷۲۲ مین رانا راج سنگہ نے انوپ سنگہ راجہ بگھیلہ کے بھائی کنور بہادر سنگہ کو سنہ سجے کنوری بائی اپنے بیٹے دئے او اونکو لڑکیان اپنے خاندان کی اور اوسکو دین اوس شادی مین جب رانا راج سنگہ اپنے بھائی بیٹون سمیت واسطے تناول طعام کے بگھیلون کے ساتھ بیٹھے تو بہت سے بگھیلا اون مین ایسے تھے کہ کسی کے ساتھ کھانا نہین کھاتے تھے مگر اس مقام پر انھون نے متفق ہوکر رانا سے کہا کہ آپ کے یہان کا کھانا ایسا ہے کہ جیسا جگناتہ کا پرشاد ہوتا ہے ہم اوسے تناول کر کے پاک ہوگئے راجہ نے اس تقریر سے خوش ہوکر اونکو ہاتھی گھوڑے اور زیور بخشے —

سمت ۱۷۲۱ مین ماگھہ بدی اماوس کو سورج کا گہن ہوا رانا نے سونے کی گاے

نہ میول دیس شاید مگرے اور میرواڑے کے پہاڑے علاقہ سے مراد ہے جہان میر ون دیہیوی قوم آباد اور اودے پور کی ریاست سے ملحق ہے —

نہ نہ اس تغیر متبدل کی وجہ مولف راج پرستی نے کچھ بھی نہ لکھی —

بناکر سع دوہزار اور بہت سامان اور اپنے وزن کے موافق گج موتیون کی قیمت خیرات کی اور ہاتھی دان مین دیا—

سمت ۲۵ مین ماگھ سودی دسمی کو جھی گانو کے تالاب کی پرتشٹھا مین چاندی کی تلا کی اور اوس تالاب کا نام جناساگر رکھا اور غریب داس پروہت کو گن ہنڈا اور دیو پورہ دو گانو دیے اوس کی تیاری مین چھ لاکھ اٹھاسی ہزار روپیہ صرف ہوئے تھے راجہ نے اپنی والدہ کے نام پر جو انتقال کر گئی تھی یہہ تالاب بنایا اور اس چشمہ فیض اور اوس خیرات کا ثواب اپنی مان کی روح کو بخشا—

اوسی دن اودے پور مین رانا کے حکم سے کنور جی سنگہ نے رنگ سرو ور تالاب کی پرتشتھا کی اور ایسے ایسے دان کیے کہ جیسے سخی اور فیاض کرتے ہین اور اوسکی طبیعت کو سخاوت اور فیاضی سے کمال فرحت حاصل ہوتی ہے—

پھاگن سودی پورنماشی سمت ۲۲ کو یہہ کتاب جسمین راج سمند تالاب کے پرتشٹھا کا حال لکھا ہے اور نام اوسکا راج پرستی ہے تمام ہوئی اس سرگ کے اخیر مین رانا اودی سنگہ سے لے کر رانا راج سنگہ تک کرسی نامہ اور میواڑ کی زبان مین اتنا اور لکھا ہے سمت ۱ مین ماگھ بدی ستمین کو بدھ کے دن رانا راج سنگہ نے راج سمند کی تعمیر شروع کی اور سمت ۳۲ مین ماگھ سودی پورنماشی کو جمعرات کے دن راج سمند کی پرتشٹھا کی اور چھٹے دن مین اوسکا ڈیرہ پھیر کر سونے کا تلادان دیا اور سب برہمنون اور بھاٹ چارنون کو انعام دیے—

اور یہہ نام بھی لکھے ہین رنچھوڑ بھٹ اور اوسکا بیٹا لچھمی ناتھ گجدہر کلیان سگہ بہرموہن سنگہ جی کیشو جی سندر جی لالہ جی سوم پورہ باس اودے پور—

حاشیہ مذہب ہنود مین یہہ ایک رسم اسواسطے مقرر ہے کہ عمارت کے بنوانے مین جو بہت سے جانور تلف ہوتے ہین اوسکے عذاب سے دور ہو جانے کی غرض سے فرائض مذہب بجا لاتے ہین اور بے ثباتی عالم اور بیوفائی عمر پر نظر کرکے اوس عمارت کو خدا کے نذر کر دیتے ہین اور جو عمارت کہ مثل سرای اور باغ اور تالاب وغیرہ کے مفید عام ہوے تو اوسکو خلق اللہ کے فیض رسانی کے لیئے وقف کر دیتے ہین—

نوان سرگ

راج سمندر تالاب کے شروعات کے بیان مین

سمت ۱۷۱۹ مین مہارانا جگت سنگہ کے حین حیات کنور راج سنگہ جیلمیر کو واسطے شادی کے جاتا تھا اوسوقت اوسکی عمر بارہ برس کی تھی راستہ مین ایک مقام پر جھیل دیکہہ کر ارادہ کیا کہ جو لپنے گانو کی سرحد مین ایک بڑا تالاب بنوایا جاوے تو خالی از مفید عام نہو گا گوگہوندا سنوار شوالی بہگا ددا مور چھپا جب سوند کھیری چھاپر کھیری تاسول بید اور بہا گانو تو ہان ریاسوئی کھیلے کانکر دلی مدہ بعدہٗ جب یہہ رانا مسند نشین ہوا تو ماگہہ سمت ۱۷۱۸ مین روپ چیتر بھوج جی کے درشن کو گیا اتفاق سے اوسی سرزمین مین گذر ہوا اور وہ ہی بات یاد آئی جو اول تجویز کی تھی تو اپنے پروہت سے اوسکا اظہار کیا اور کہا کہ یہہ ایسی ایک بہت بڑی مہم ہے کہ اسمین لاکھون روپیہ خرچ کو چاہئے اور بہت ملبند کی رات دن اسی کام مین برابر مصروفی رہی تو یہہ انجام کو پہونچے ہمکو دہلی کے بادشاہ سے ہمیشہ مقابلہ رہتا ہے اوسکی فوجون کی مدافعت اور ممانعت سے اسقدر فرصت کہان جو اس طرف متوجہ ہو وین پروہت نے راناکو ایسی ترغیب دی اور اوسکی ہمت بڑہائی کہ وہ اس کار خیر کے پورے کرنے کو بڑی سرگرمی سے مستعد ہوگیا اور پہلے پہل گومتی ندی کے پل باندہنے کا ارادہ کیا جو دو بڑے پہاڑون کے درمیان مین ہوکر آتی تھی۔

پس ہتی ماگہہ سودی ستمین روز چہارشنبہ کو کہ یہ مہورت عمارت کے لیے بہت مفید تھا اس کام کی بناڈالی اوستادون اور معمارون نے وہان نیو کھودنے اور پل باندہنے پر عہد باندہا مزدورونکی کچہہ تعداد نہ تھی جیسے راجہ سگر کے ساٹھہ ہزار بیٹون نے زمین کھودنے پر کمر باندہ لی تھی ویسی ہی یہان ایک مخلوق زمین کھودنے پر اولٹ پڑی تھی اور رانا راج سنگہ اس کام کو بہت بڑا سمجہ کر آپ اوسکا اہتمام کرتا تھا اور اپنے ہوشیار و معتمد آدمیون پر اونکی لیاقت کے لایق اس کام کو تقسیم کر دیا تھا جب نیو کھد کر تیار ہوگئی تو رانا نے اسپنے سوہبر و پل بند ہوانا شروع کیا۔

پل باندہنے سے پہلے نیو اوسکی ایسی گہری کہودی گئی تھی کہ اوسمین پانی نکل آیا تھا اور پانی
نکالنے کے لیے جا بجا کلین گہری کی گئین تھین اوسکے ذریعہ سے پانی نکالا جاتا تھا اور
کئی جگہ سنگھ پال یعنے گہڑون کے رہٹ نصب تھے جنکو بیلون سے حرکت دیکر پانی کھینچا جاتا
تھا غرض کہ سارے ہندوستان کے علم و ہنر اس پل کے بنیا دسے پانی نکالنے مین مستعمل
ہوئے تھے اور اس کام کے آدمیونکی بہت کچھہ قدر تھی جو دور دور سے آکر ترکیبین بتاتے
تھے اور جا بجا پختہ نہرین بنادین کہ وہ پانی جو نیو سے نکالا جاتا تھا اونمین جاری تھا اور
زمین دار لوگ مفت اوس پانی سے اپنے کھیتون کو سیراب کرتے تھے۔

غرضکہ بعد تیار ہوجانے نیو کے سمت ۱۷۲۱ مین بیساکھہ سودی تیرس [13] کو سوموار کے دن
پل باندہنے کا مورت تھا جب وہ ساعت کہ مہت مبارک اختیار کی گئی تھی آئی تو غریب
داس پروہت کے بڑے بیٹے رگہوبر راے نے اپنے ہاتھہ سے پانچ بڑی سل وہان رکھین
اور اون پر کئی قسم کے جواہرات رکھے گئے اور معمارون نے بنیا دکی تعمیر شروع کی پھر
پل مین ہاتھیون کے ذریعہ سے پتھر بہرے گئے جب سات دن کے عرصہ مین یہہ نیو
پتھرون سے بہرکر اوپر تک آگئی تو پھر پل کے اور دیوارون کو اوٹھانے لگے اور قبل از تعمیر
پل کے ندی کا مونہہ بند کر دیا تھا۔

رام چندر جی نے تو اپنے قوت بازو سے سمندر مین پل باندہا تھا اور رانا نے بہت سے
آدمیونکی حکمت سے زمین مین پل بنایا۔

جب کہ وہ نیو اس قدر گہری کہودی گئی تھی کہ زمین سے پانی نکلنے لگا
تھا تو ایک طرف کی نیو مین جو مغرب رویہ تھے پانی کے ساتہہ تین قسم کی
مچھلیان سبز سفید اور زرد نکل آئین تھین سلپ شاستر کے جاننے والون نے
یہہ حکم دیا تھا کہ اس شگون سے ایسا جانا جاتا ہے کہ اس تالاب مین پانی ہمیشہ بہرا
رہیگا اور اوسکے بنانے سے مہاراج کی تعریف اور نیکنامی جا بجا مشہور ہوگی اور اونکو مسکرایا
اور جس مقام پر یہہ سبب جاری ہونے اوس کارخانہ کے شہر سے زیادہ آبادی اور رونق تھی

* سلپ شاستر مین عمارت بنانے کی ترکیبین اور اونکی سعادت و نحوست کے احکام ہین۔

دسوان سرگ

رانا راج سنگه کے اور تعمیرات کا ذکر

وہان سے قریب سبرن سیل ایک پہاڑ ہے اوسپر بھی رانا راج سنگه کی ایک عمارت بطور قلعہ کے راج مندر نامی بنائی تھی سو سمت ١٧٢٣ مین ماہ منگسر کی مانڈ و دسمی کو راج مندر مین داخل ہونے کا مہورت تھا اوسدن راج سنگه رانا محل مذکور مین رونق افروز ہوا اور سمت ١٧٢٦ مین کارتک بدی ۲ ج کو اوسی محل مین سنگه بھر سونے کے پانچ کلپ برکش اور سونکه بھر سونے کا ایک مہا بھوت گھٹ تھا اور ایک ہزار روپیه بھر سونے کا ہر بنیا سو پنیه برہمنون کو دان مین دیا ان سب مین گیارہ ہزار چھ سو ستر روپیه صرف ہوئے تھے سمت ١٧٢٦ مین بیساکھ سودی ۱۳ کو راج سمندر تالاب کے اندر کی سیڑھیان اور باہر کے پشتے کی تعمیر شروع ہوئی اور چیٹھ کے اخیر اور اساڑہ کے شروع مین سات کا پانی اوس تالاب مین آیا اور پانچ چھ مہینے دن مین پل کا مونہہ پتھرون سے بھر گیا اور پل کے اوپر بڑے بڑے اوستادون نے سنگ مرمر کی چوکیان تیار کرکے ایک عمدہ ترکیب سے جڑدین وہ مکان نوچوکیا کھلاتا ہے کیونکہ اوسپر نو نو چوکیان سنگ مرمر کی جڑی گئی ہین اور وہ مٹی جو پل کی بنیاد سے نکلی تھی اور جابجا ڈھیر پڑی تھی وہ سب اسی مین لگ گئی۔

سمت ١٧٢٧ مین رانا راج سنگه نے اپنی سالگرہ کے دن ایکہزار بتیس تولہ زر خالص کا ہیم ہستی رتھ دان کیا ۔

سمت ١٧٢٧ مین اساڑہ بدی چوتھ کو رانا کے ناو مین بیٹھنے کا مہورت مقرر کیا تھا اور ناو بھی تیار ہو گئی تھی لیکن تیج کے دن تالاب مین پانی کم تھا اس لئے لوگون نے متردد

* یعنے ایک قسم کا گھڑا۔

** یعنے پیپل کا درخت طلائی۔

*** یعنے سونے کا رتھ معہ ہاتھیون کے۔

سہو کر کہا کہ چوتہہ تو کل آگئی اور پانی تالاب مین ناوسکے لایق آجتک نہین ہوا اگر یہہ مہورت خالی جاسے گا تو آیندہ عمدہ مہورت نہین کیونکہ بعد چوتہہ کے سنگہ کا برہسپت آجا لیگا غرض یہہ بڑی تشویش اونکو تہی خصوص رانا دت رام سنگہ کو جو اس تعمیر کا سردار تہا بڑی فکر ہوئی اوسنے رانا راج سنگہ سے جا کر عرض کی کہ مہاراج پانی تالاب مین ناوسکے لایق نہین اور ناو ڈالنے کا مہورت کل کا ہے اگر کل یون ہی چلی جایگی تو بسبب حائل ہونے برہسپت سنگہ کے تیرہ ۱۳ مہینے تک اور مہورت اس کام کا نہ نکلے گا آپ برہمن لوگون سے اس امر کی چارہ جوئی کیجئے ورنہ ہم سب کی محنت اور خوشی یون ہی ضایع جاے گی راجہ نے غریب داس پنڈت سے اس معاملہ مین صلاح پوچھی اوسنے کہا کہ مہاراج براہ شکتیون کا جپ کروا وین ہی مہاراج فضل کرے گا رانا نے فوراً برہمنون کو جپ کرنے کا حکم دیا برہمنون نے جپ شروع کی چونکہ رانا کے سارے کام مطابق مرضیات الٰہی کے تہے اس لیے اوسی دن دوپہر کے بعد ابر گہر آیا اور خوب بارش ہوئی یہانتک کہ وہ تالاب بہر گیا چوتہہ کے دن رانا نے ناو مین بیٹہہ کر تالاب کی سیر کی لوگون نے اپنے راجہ کو فایز المرام دیکہہ کر بہت خوشی منائی۔

ماہ جیٹہہ سمت ۱۷۲۸ مین راجہ کے حکم سے تالاب کی موریان بند کر دی گئین اور پانی کا نالہ بہی بند کر دیا۔

سمت ۱۷۲۹ مین ماہ سودی پورنماشی کو چندرمان کا گہن ہوا او سوقت رانا راج سنگہ نے اڑہائی سو ٹنکہ بہر سونے کا کلپ ابتا دان اور ایک سو اسّی تولہ سونے کے پانچ ہل اور بہا ولی نام گانو برہمنون کو دیا ایک ہزار اٹہائیس تولہ سونا ان دانون مین صرف ہوا تہا۔

سمت ۱۷۲۹ مین پہاگن بدی گیارس کو بہوانی گر نام پہاڑ کے پاس رانا کے حکم سے ایک اور بند باندہنے کا کارخانہ قایم ہوا سو ایک بڑا مضبوط اور خوبصورت بند باندہا گیا۔

سمت ۱۷۲۹ مین جیٹہہ سدی ستمین کو رانا راج سنگہ نے اکلنگ مہادیو جی کے اندر

نام تالاب کے گھاٹ کی مرمت کی اور چوپولیا تیار کرایا اور وہان سے ہر کوٹھی کی مرمت اور درستی ہوئی اسمین اٹھارہ ہزار روپیہ اوٹھے تھے راج پرستی کا مصنف لکھتا ہے کہ مین نے اسکی تاریخ بھی رانا کے حکم سے لکھی تھی رانا نے اوسکو سنکر وہان پتھرون پر کھود وانے کا حکم دیا بند ـــ

گیارہوان سرگ

اسی مین راج سمند رتالاب اور کانکرولی کے پل اور سب مکانون کی لمبائی چوڑائی اور بلندی کی مفصل مقدارون اصطلاحون اور قاعدون کے ساتھ لکھی ہے جو شلپ شاستر سے علاقہ رکھتے ہین سو وہ بغیر دیکھنے موقع اور دونون نے مترجم واقف شلپ شاستر کے نہین ملے اس لیے بمجبوری قلم انداز کی گئی ـــ

بارہوان سرگ

اسمین بھی وہ ہی گفتگو ہے مگر اخیر کی عبارت سے اس قدر سمجھا گیا کہ وہ پل چھ ہزار چارسو تیرہ درعہ لمبا سنگ مرمر کا ہے اور اوس کے بارہ حصے ہین اور اکیس عمدہ مکان اوسپر بنے ہین اور چھوٹے مکان اور شوالے وغیرہ کی تعداد اڑتالیس ہے اسمین سنگین اور چوپلی اور بارہ چہ کے بنے ہوئے سب آگئے اسمقام پر رانا اودی سنگہ نے بھی بند باندہنے کا ارادہ کیا تھا مگر اوسنے اس بڑے کام کو اپنے حیطہ امکان سے باہر دیکھہ کر اودے ساگر نام تالاب اودے پور مین بنایا اب سو برس کے بعد رانا راج سنگہ نے یہان پل اور عمارت بناکر اپنے اور اپنے دادا کا نام روشن اور ارادہ پورا کیا ـــ

بشنہ ان سمتون مین اسوجہ سے کچھ غلطی معلوم ہوتی ہے کہ اول تو ماہ سدی پورنماشی سمت ۱۷۲۹ لکھا اور بعدہ پھاگن بدی ۱۱ سمت ۱۷۲۹ اور بعدہ جیٹھہ سودی ستمین ـــ اور سال ہندی چیت سے پلٹ جاتا ہے اسصورت مین پچھلے سمت ۱۷۳۰ ہوسکتے ہین یا مصنف نے آگے پیچھے کردی یا شاید میواڑ مین کاتک سے نیا سال جاری ہوتا ہو ـــ

سمنت ۱۷۲۰ مین رانا راج سنگہ نے تال نامی ندی کا بند بنا ہوا گر اوسکو بھی راج سمندر مین ڈال دی اور اسی سال مین آدھی رات کے وقت گومتی ندی بھی اگر اس تالاب مین داخل ہوئی چنانچہ ایک رات مین آٹھہ ہاتھہ پانی اوپر آیا تھا —

اسی سال مین ماہ سودی پورنماشی کو پانسو ٹکہ بھر سونے کی زمین بناکر مہادان کیا جسمین اٹھائیس ہزار روپیہ صرف ہوئے —

سمنت ۱۷۳۱ مین ساون سدی پنچمین کو رانا نے راج سمندر مین جہانفو الااوس تہا نہ مین رانا کے مجلس اور جلوس کے لیے اچھے اچھے مکان بنائے تھے لاہور سورت اور گجرات کے اوستادون نے ملکر یہ جہاز تیار کیا تھا اسی سال مین سالگرہ کے دن رانا نے پانسو ٹکہ بھر سونے کا لبسو چکر بناکر مہادان کیا —

تیرہوان سرگ
راج سمندر کی پرتشٹھا کے بیان مین

جو کہ اب راج سمندر پرتشٹھا کے لایق ہو گیا تھا اس سبب سے رانا راج سنگہ کو بہت خوشی ہوئی اور ایک بڑے جشن کا سامان مہیا کر کے اپنے دوست راجون کو بلوایا جب وے آنے لگے تو ہر ایک کی پیشوائی بقدر حیثیت عمل مین آئی یا اونکی پیشوائی کے لیے تجویز مناسب کر کے اپنے سردارون اور عزیزون کو بھیجا اور جسکا جیسا مرتبہ تھا اوسکو رتھہ پالکی ہاتھی گھوڑے وغیرہ سواری کے لیے بھیجکر بلوایا اور جب وے آئے تو اونکو طرح طرح کے ریشمی اور مخملی وغیرہ خیمون مین فروکش کیا یہ راجے بڑے بڑے قلعون کے مالک یا رانا کے خاندان والے سردار تھے —

بازار کی دکانین ایسی عمدہ سجائی گئین تھین کہ اونکے شامیانہ ہر قسم کی آرایش اور پیرایش سے آراستہ و پیراستہ تھے اور اونمین سب طرح کے اجناس اور سامان موجود تھے عمدہ عمدہ خوشبو مثل زعفران مشک اگر عود صندل اور کافور وغیرہ سے ہر جگہ مہک رہی تھی اور پھولون کے تر و تازہ گلدستے جابجا رکھے تھے لوگون نے چیزون کی کثرت جیسی

وہان دیکھی تھی اور کہین کبھی نہین دیکھی تھی اس راناکے گھر مین دولت ایسی پھیلی ہوئی تھی کہ گویا کبیر کا خزانہ کھلا ہوا ہے گھی تیل شہد دودہی کی باولیان اجتک دس پل سکے اوپر موجود ہین جنہین وہ چیزین بھری ہوئی تھین —

عمدہ اور نفیس شیرینی اور ہر رنگ اور ہر ذائقہ کے کھانے رانا راج سنگہ کے ہان بکثرت سے تیار ہوتے تھے کہ دیکھنے والے حیرت اور تعجب کرتے تھے اور اون طعامون اور سامانون سے ہر شخص کو اوسکے مانگنے کے بموجب دیتے تھے راجون اور سردارون کو واسطے تناول طعام اور خاصہ کے پیشوائی بھیجکر بڑی تواضع اور احترام سے بلاتے تھے غرض ہر روز یہہ ہی سامان موجود اور یہہ ہی طریقہ مرعی تھا خیرات اور راجون کی رخصت کے لیئے ہاتھی گھوڑے پارچہ اسلحہ جواہرات و مروارید وغیرہ خلعت کے سامان بہت سے تبدیل افراط مہیا کیے گیے تھے —

ایک راجہ نے جسکا نام بالارک لکھا ہے بنیس مست ہاتھی راناکے نذر کیئے رانانے اونمین سے ستترہ ہاتھی پسند کرکے رکھہ لیے اور باقی تین زنجیر واپس کردئے دوسرے راجہ نے دو ہاتھی دئے —

جن جن راجاؤن کو رانانے بلوایا تھا وہ معہ گھربار اور لاؤ لشکر کے آئے تھے علاوہ اون کے بیشمار آدمی مثل برہمن پنڈت سوداگر تماشہ بین کبشیر چارن اہل ہنر اور فقیر محتاج لوگ اطراف ہندوستان سے آکر وہان جمع ہوئے تھے رانا راج سنگہ ہر فرد بشر کی خاطرداری بخوبی کرتا تھا قصبہ راج نگر مین آدمیون کے ازدحام اور رتھہ گھوڑے ہاتھیون کی کثرت سے کوئی جگہ خالی نہین ملتی تھی —

سمت ۱۷۳۲ مین ماگھ سودی دوج کو رانا راج سنگہ کی رانی سری رام رس دیبی نے جو کہ پرمار کی خاندان سے تھی ایک باوڑی کی پرتشٹھا کی جو اوس نے دیبا ڑی کے گھاٹ مین بنوائی تھی اوس کی تعمیر مین چوبیس ہزار روپیہ راناکے صرف ہوئے تھے پھر رانانے اوس تالاب کے جل آشہ پرتشٹھا کی طرف توجہ فرمائی کاریگرون نے اوسکے حکم سے نوکنڈ اور ایک سدیہ، چار ہاتھہ لمبے، اور چار ہاتھہ چوڑے، تسلاریگا، اور ایما

منڈہپ یعنے سائبان واسطے حفاظت ہوم کے سولہ ستون اور چار دروازون پر قائم
کیا اور دو منڈہپ واسطے تلادان اور سپت ساگردان کے اور بنائے اور اوتسنگ
یعنے پوجن مین بیٹھنے کا مہورت پھاگن بدی دشمین سمت ۳۱ اکو سنیچر کے دن قرار پایا تھا
اور ہوم کرنے والون کی تقرری اور تعیناتی بموجب حکم مندرجہ متس پران کے اسطور پر
ہوی تھی — ہوم کرنے والے برہمنون کے افسر دو برہمن — گیا ایک یعنے اوسکے حکم کو
یاد دلانے والے دو — دوارپال جو چارون دروازون پر بیٹھے ہوئے حفاظت کے
منتر پڑہتے تھے چار — اور چارون بید کے حافظ چار — یعنے ایک ایک بید کے
پڑہے ہوئے — ہوم کرنے والے چوبیس برہمن اور بجائے برہما کے سب کا موں کا
دیکھنے والا اور اچھے برے کا بندوبست کرنے والا ایک برہمن اور ایک اچاریج جسکا حکم
سب پر جاری ہوتا ہے اور وہ حکم خلاف شاستر نہین ہوتا —

چودھوان سرگ
پرتشٹھا کا بقیہ ذکر

رانا راج سنگھ کی پٹ رانی رام رس دیبی اور دوسری رانی اگپا کنورہی نے جو
اندربھان پنوار کی بیٹی تھی اس جگ کی تقریب سے چاندی کا تلادان کیا اور بچھہ
غریب داس پروہت نے دو منڈہپ بنواکر معہ اپنے بیٹے کے دو تلا کی ایک چاندی
کی دوسری سونے کی رانا امر سنگھ کے بیٹے بھیم سنگھ کی رانی اور لوڈہ کے راجہ رای سنگھ
کی مان نے بھی چاندی کے تلادان کرنے لگا ارادہ کیا رانا راج سنگھ نے اوسکے
واسطے پردہ دار منڈہپ بنوادیا جن مین وہ رانی واسطے تلادان کے شب باش
ہوئی اور اوسی شب مین رانا نے تلادان کا سب سامان مرتب کروادیا اس طرح
حسب سابق کے رئیس بلو راے اور اوسکے بیٹے رام چند نے تلادان کی تیاری
کی تو راوت کیسری سنگھ نے اپنے بھائی سبل سنگھ سے کہا کہ تجکو رانا جی نے سلوم
کا دوسرا راو کیا ہے سو تو بھی تلا کر پس وہ دو تو بھائی بھی منڈہپ بنا کر

تلادان کے لیے بیٹھے گئے تھے ٭

ماہ سودی ستمین سمت ۱۷۲۲ کو راج سنگھ کی رانی روپ سنگھ راٹھور کی بیٹی نے جسکا لقب جودھ پوری تھا تنتیس ہزار روپیہ صرف کرکے راج نگر مین باولی بنوائی تھی اوسکی پرتشٹھا کی ـــ

ماہ سودی نومین کے دن منڈپون کے اوپر طرح طرح کے رنگین نشان اور کلس چڑھائے گئے جنسے وہ عجیب وغریب معلوم ہوتے تھے اور ہر قسم کے رنگ سے وہانکے زمین کے اوپر سات منڈل بنائے گئے ان منڈپون مین بارن منڈل کا ہونا ضرور تھا سو وہ بھی ہوا کیونکہ جل آسہ پرتشٹھا مین بارن منڈل ضرور ہوتا ہے پھر رانا راج سنگھ مع اپنے پروہت کے پوجن مین بیٹھا اوس وقت اوس کے بھائی بیٹے جاگیردار عہدہ دار قلعہ دار سب موجود تھے اور اس دن رانا نے برت اور دیہی سدہی پراچھت کیا ٭

دوسرے دن یعنے پھاگن بدی دسمین کو سرتی اور سمرتیون کے احکام کے بموجب ہوم کا کام شروع کیا اول گنیش پوجن کل دیبی کا پوجن کرکے پھر اور پوجنون کی توجہ کی جیسے سری رام چندر جی نے اپنے پروہت بسشٹ جی سمیت اسمید جگ مین بیٹھکر پوجن کئے تھے ویسے ہی اس راجہ نے غریب داس پروہت کے ساتھہ بیٹھکر پوجن کئے اور سب برہمنون کو جو اس تقریب سے حاضر ہوئے تھے طرح طرح کے دان دے سب سے بڑا دان وہ تھا جو غریب داس پروہت اور اوسکے رشتہ دارون کو دیا اور جسمین جڑاؤ زیور اور قیمتی پوشاک اور سونے چاندی کے باسن اور ہر قسم کے جواہرات تھے علاوہ اوسکے اور برہمنون کو بھی سونے کے جنیو اور پہونچی اور گوشوارے اور کھانے پینے کے لیے طلائی ظروف بخشے ـ

ـــــــــــــــــــ

٭ جن اشلوکون مین کہ بیدلا اور سلومر کے رئیسون کی تلادان کا حال لکھا ہے وہ ایسے مشکوک ہین کہ مطلب اونکا اچھی طرح سمجھ مین نہین آیا ـ

٭ برت تو روزہ کو کہتے ہین اور دیہی سدہی پراچھت وہ ہوتا ہے کہ بغرض صاف وپاک کرنے اپنے جسم کے گناہون سے وہ کفارہ دیا جاوے جو از روی فرایض مذہبی کے واجب ہو ـ

پندرہوان سرگ

راج سمندر کے پرتشٹھا کا بقیہ ذکر

رانا راج سنگہ نے مصارف ہوم کے لیے پانی لانے کو سواری کی بڑا اوس سواری کی جلو کا بیان یہہ ہے کہ سب سے آگے باجے بجانے والے اور اوسکے بعد پیادہ اور سوارون کے پہرے اور اونکے بعد برہمن لوگ ہاتھیون پر سوار تھے اون کے بعد سب فوج کے بیچ مین رانا راج سنگہ مع مہمان راجاون اور اپنے تمام بھائی بیٹون جاگیردارون اور عہدہ دارون کے تھا رانا کی سواری کی پیچھے تمام رانیون کی سواریان تھین رنچھوڑ بھٹ لکھتا ہے کہ جیسے راجہ جدہشٹر کے راجسوجگ مین رونق اور شوکت تھی ویسے ہی یہان تھی سنے الجملہ اس تزک و احتشام کے ساتھ پانی کی جگہ پر پہونچکر اول برن دیوتا کے نذر و نیاز جو مقرر ہے وہ دی اور پانی کو گھڑون مین بھرا اور وہ گھڑے عورتون کے سر پر رکہکہ بیدی کی جگہ پر لائے اون گھڑون کے سر پر طرح طرح کے کپڑے بندھے ہوئے اور اوسکے اوپر پھول پھل رکھے ہوئے تھے پھر دیوتون کی پوجن اوس دستور سے شروع کی گئی جو جگون مین مروج ہے اوس رات کو رانا راج سنگہ نے جاگیرن یعنے بیداری مین بسر کی اور صبح کو اشنان اور سندہا کر کے مع رانیون اور بھائی بیٹون اور اونکی عورتون اور بیٹا بیٹیون کے اور پروہت اور اوسکی آل اولاد اور عورات کے پوجن مین بیٹھا اور گئودان کر کے تالاب مین جواہرات مٹھی بھر بھر کر ڈالے اوس وقت گایون کے ہنکار شبد یعنے آواز رانا نے سنی اور اوسکا پھل اپنے پروہت سے پوچھا پروہت نے کہا کہ اس موقع پر گاے کا ہنکار سب تین بید کے آہنگ کے برابر پھل رکھتا ہے راجہ نے خوش ہوکر اور گئودان کیا بعد اوسکے رانا نے پروہت سے کہا اس تالاب کا کوم نام نکالو پروہت نے کہا کہ ارسنگہ کہین

٭ یہ بھی ایک رسم مقررہ ہی مگر اوسنفس تالاب یا چشمہ سے پوجن کے لیے پانی لاتے ہین کہ جسکی پرتشٹھا ہوگئی اور جسکی پرتشٹھا نہوئی ہو اوسکا پانی پینا بیجا ہی نہ ہو نہ کہ ہوم و پوجن کے لیے آوے +

٭٭ معلوم ہوتا ہے کہ ارسنگہ بڑا قابل اور طباع تھا +

رانانے فرمایاکہ آپ ہی تجویز کرین پروہت نے کہاکہ اسکے دونام ہوسکتے ہین ایک راج
ساگر دوسرا راج سمندر چوہوم کے شروعات سے پانچوین دن مین سے نکالے ہین
اوسوقت کچھہ کچھہ پانی برستا تھا لوگون نے جاناکہ راجہ اندر بھی یہہ تماشا دیکھنے آیا ہے
بعد اس کام کے راج سمندر کے پروکشنا کی تیاری کی رانانے حکم دیاکہ راستہ صاف کرین
سو راستہ سے کنکر پتھر دور کئے گئے اور ہر جگہہ صفائی ہوگئی اور جب ریت ڈال کر تالاب
کا دورنا پاگیا —

سولھوان سرگ
راج سمندر کی پروکشنا کا ذکر

جب رانانے تالاب کے گرد دورہ پھیرنے کے واسطے چلنے کا ارادہ کیا تو راول جسونت سنگھ
نے کہا کہ سمت ۱۷۲۲ مین رانا اودے سنگہ نے پالکی مین سوار ہوکر اودے ساگر تالاب
کی پروکشنا کی تھی سو آپ خواہ پالکی مین سوار ہووین خواہ گھوڑے کے اوپر
سواری کرین اور بعد فراغت کے اوسکو خیرات کردین پیادہ پا چلنے کے برابر ثواب
ہوجایگا راجہ نے یہہ دو باتین سنین تو چپ ہورہا اور آخر کو پیادہ پا چلنا ہی منظور کیا —
بعدہ مولف راج پرستی اوسوقت کی کیفیت یون لکھتا ہے کہ سام بید کے
پڑھنے والے اور رتج برہمن اور چوبدار آگے کھڑے تھے اور طرح طرح کے باجے
بج رہے تھے اور کوتل گھوڑے اور پالکیان جلو مین موجود تھین اور عورتین سر کے
اوپر کلس لیے ہوئے کھڑی ہین اور اون کلسون پر پھول اور سبزہ چڑھا ہوا ہے اور راجہ
کا گٹھ جوڑہ رانیون کے ساتھہ ہوگیا ہے اور اوسکے ہاتھہ مین سوت کا ڈورہ ہے لوگون
نے راہ مین راجہ کے لیے پانداز کے طور پر نرم نرم روئی اور ریشم کی گدیان ڈال رکھی
ہین مگر راجہ اونپر پانو نہین رکھتا ہے بلکہ جو اوسکے پانو مین کپڑے کے موزہ تھے وہ بھی
اوتار دیے ہین اور بموجب علم بید کے ننگے پانون چلا جاتا ہے اور راستے مین جو لوگ

یہہ بھی ایک رسم منجملہ رسوم مقررہ پرتشٹھا کی ہے کہ عمارت تو تعمیر کو ڈورے سے ناپتے ہین ۔

جہان جہان سوال کرنے والے ملتے ہین اونکو خیرات تقسیم ہوتی جاتی ہے اس سے مین کہتا ہون کہ اس راجہ کو اسمید جگ کا بھی ثمرہ حاصل ہوگا کسواسطے کہ اس طرح یہ خیرات اسمید جگ مین تقسیم ہوتی ہے اور وہ ڈورہ جو راجہ کے ہاتھ مین ہے لوتار کا ہے گانوکے لوگ بڑی خوشی سے ڈھول بجاتے ہوئے راجہ کے دیکھنے کو آتے ہین اور اونکے آنے سے جو ہجوم ہوتا ہے اور چوبدار لوگ اوسکو روکتے ہین تو راجہ چوبدارون کو منع کرتا ہے کہ کسی کو مت ہٹاؤ اور وہ سفید کپڑے پہنے ہوئے سری من نارائن کو یاد کرتا ہوا تالاب کے گرد ڈورہ پھیرتا چلا جاتا ہے۔

کنور ارسنگھ جو نازک اندام جوان تھا بسبب پیادہ روی کے تھک گیا رانا نے اوسکے چہرہ سے ماندگی کے آثار دیکھکر اوسکو پالکی مین بیٹھنے کا حکم دیا اسی طرح پاٹ رانی پرمار ابنس والی کو بھی پالکی مین سوار ہونے کی اجازت بخشی باقی آپ درراینون کے ساتھ آہستہ آہستہ تالاب کے گرد روان تھا اور اوسکے گرد ڈورہ لپٹتا ہوا جاتا تھا راجہ کے مانند سب بھائی بیٹے اور رشتہ دارون کے گٹھہ جوڑے اونکی عورتون سے بندھے ہوئے تھے اور جو کیفیت دشتو نظر آتی تھی بیان مین نہین آتی۔

واسطے شب باشی کے پانچ ڈیرے ہمراہ تھے کہ جہان رات ہوجاتی تھی تو اونین رہکر بسر کرتے تھے غریب غربا محتاجون کو کھانا پانی اور پوشاک وغیرہ ہر جگہ پر دی جاتی تھی اور آپ رانا پھل آہار کرتا تھا یعنے اناج نہین کھاتا تھا پھل اور میوہ کی قسم سے کسی قدر تناول کرلیتا تھا چھہ دن کے عرصہ مین یہ پرکشنا پوری ہوئی اون روزون مین بسبب بارش کے چودہ کوس تک وہ تالاب بھر گیا تھا رانا نے پانی کی افراط دیکھکر کنول برج کے اوپر یکمنزلہ مکان اور بنانے کا حکم دیا چھٹے دن چودس کے روز رانا نے اپنے مقام پر آکر تلادان اور سکت ساگر دان کیا اور جو پوجن باقی رہی تھی اونکو تمام کرنے غرض سے پھر شہر میں گئے۔

تمام ہوا

خاتمہ مشتمل اوپر چند تتمون کے

پہلا تتمہ رانا راج سنگہ کا بقیہ بیان

چونکہ ناتمام راج پرستی کا ترجمہ تمام ہوچکا اور رانا راج سنگہ کی پچھلی سرگذشت باقی رہ گئی اس لئے راقم الحروف کتب تواریخ معتبرہ سے وہ حالات قلمبند کرکے اپنے ترجمہ کو پورا کرتا ہے —

واضح ہو کہ جہانگیر بادشاہ کے عہد مین بادشاہ موصوف اور رانا امر سنگہ سے بعد محاربات عظیمہ کے ۱۶۱۴ء مطابق سمت ۱۶۷۱ مین صلح ہوکر جو کچہہ عہد وپیمان قایم ہوئے تھے اوسپر طرفین کا عمل رہا اور یہہی باعث تھا کہ ساٹھ ستر برس تک میواڑ مین امن چین اور بادشاہی فوجون کو اس ملک کی طرف سے فراغت وجمعیت حاصل رہی مگر عالمگیر نے اپنے عہد مین دو تین باتین ایسی کین کہ جس سے میواڑ کے ساتھہ جو عہد وپیمان تھے وہ منسوخ ہوگئے اور تنہا راج سنگہ ہی نے اوسکے مقابلہ پر اپنی فوجکو تیار نہ کی بلکہ راجستان کی سب ریاستین باستثناءی راجہ جے پور کے اوس سے باغی ہوگئین اس بغاوت عام کی بنیاد اوس جدید محصول سے قایم ہوی جو اورنگ زیب نے جزیہ کے نام سے ہندوون پر لگایا تھا اور راجون کو بھی اوسکے ادا کرنے کی ہدایت تھی چونکہ رانا راج سنگہ ویسا ہی بلکہ ایسا مطیع نہ تھا جیسے کہ اور راجے تھے اسلئے اوسنے اداے جزیہ سے انکار کیا اور اورنگ زیب کے مقابلہ پر مستعد ہو بیٹھا علاوہ اس کے مہاراجہ جسونت سنگہ والی جودہ پور کے انتقال پر جو جزیہ کے جاری ہونے سے چھہ مہینے کے بعد واقع ہوا اورنگ زیب نے اوسکے دو خورد سال بچے اور رانیون کو جو کابل سے دہلی مین آگئے تھے محاصرہ کرکے چاہا کہ اونکو جبراً مسلمان کرلے اگرچہ راجپوتون کی فطرت اور چالاکی سے مہاراجہ کے زن او بچے اورنگ زیب کے پنجے سے نکلکر اپنے وطن مین چلے آئے مگر اونکے اوپر یہ بھی آفت آئی کہ ملک مارواڑ مین بابجا تھانہ

بیٹھ سکے اور کسی مظلوم راجہ نے اون معصوم یتیموں کی دستگیری نکی مگر رانا راج سنگھ جی جان سے اونکا شریک ہوا اور جزیہ کے دینے سے انکار کیا تب ماہ جنوری ۱۶۷۹ع مطابق سمت ۱۷۳۶ مین اورنگ زیب اجمیر مین آیا اور فوج کے مختلف ٹکڑے اودیپور کی لوٹ کھسوٹ پر بھیجے اور رانا راج سنگھ کو اطاعت کی درخواست کرنے پر مجبور کیا چنانچہ جب اوسنے بھی مصلحت سمجھکر صلح کی درخواست گذرانی تو عمدہ عمدہ شرطین اوسکو عنایت ہوئین اور جزیہ کے عیوض مین تھوڑا ٹکڑا اوسکے ملک کا قبول کیا اور کوی کام اوس کام کے سوا اوسکے ذمہ نڈالا کہ جودہپور والون کی امداد اور اعانت نکرے —

بعد اس معاملہ کے بادشاہ دلی کو چلا گیا اور رانا راج سنگھ نے پھر جودہپور والے کو خفیہ مدد پہونچائی اون روزون مین جودہپور والے کا حال ایسا ابتر تھا کہ اگر اوسکو رانا کی دستگیری کی توقع نہوتی تو مایوس ہوکر اپنا وطن چھوڑ دیتا یہ بات بادشاہ کے اوپر کھل گئی تب اوسنے ماہ جولائی ۱۶۷۹ع مطابق ماہ رجب ۱۰۹۰ہجری موافق سمت ۱۷۳۶ مین پھر اجمیر کا قصد کیا اور اس دفعہ ساری قوت و طاقت اپنے راجپوتون کے پس پا کرنے مین مصروف کی شاہزادہ معظم کو دکن سے اور شاہزادہ اعظم کو بنگالہ سے واسطے زور دہی راجپوتون کے طلب کیا اور ایک بڑی فوج شاہزادہ اکبر کی زیر حکومت سیدہی اودیپور کو روانہ کی اودہرسے شاہزادہ معظم نے جو دکن سے آتا تھا رانا کے ملک خراب کرنے کو ایک طرف سے بھیجی اور گجرات کے نایب السلطنت نے گجرات کی طرف سے رانا پر حملہ کیا اسی طرح راٹھورون پر بھی چڑھائیان ہوئین رانا راج سنگھ چارون طرف سے دشمنون کا غلبہ دیکھکر اربلی پہاڑون مین چلا گیا اور اودے پور وغیرہ شہرون کو بادشاہی فوج نے تباہ کرڈالے اس عرصہ مین مارواڑ کے راٹھورون نے اپنے ملک مین جمع ہوکر بادشاہی افواج کا مقابلہ کیا تب شاہزادہ اکبر کو مارواڑ مین جانے کا حکم ہوا اوس موقع پر رانا راج سنگھ نے اونکی کمک اور امداد کی غرضکہ مارواڑ مین بادشاہی آدمیون کو بڑی بڑی سختیان پیش آئین اور انجام اوسکا یہ ہوا کہ راٹھورون کی ترغیب سے شاہزادہ محمد اکبر اونکے شامل ہوگیا اور بادشاہی کے لالچ سے اوسنے اپنے باپ کے اوپر خروج کیا جو اوسنے اسے سیکھا تھا اورنگ زیب ایسے نازک وقت مین اسنے

سببیسے کے بگڑ جانے سے بڑی مشکلون مین گرفتار ہوا مگر اپنے حیلہ وری اور چالاکی سے وہ چال چلا کہ اکبر کی فوج مین تفرقہ پڑگیا اور جو جو بادشاہی سردار اوسکے شامل ہوئے تھے وہ بادشاہ کی ترغیب و تالیف سے اوسکو چھوڑ کر گئے اسی طرح راٹھوڑون نے بھی جب مسلمان رفیقون کو شریک نہ دیکھا اوسکی رفاقت سے پہلوتہی کیا یہانتک کہ اکبر بیدل ہوکر دکن کیطرف فرار ہوا —

اکبر کے ہنگامہ سے پہلے اور اوسکے فرو ہو جانے سے بعد بھی جو لڑائی کا نقشہ تھا میواڑ اور جودہ پور سے قایم رہا چنانچہ ان ملکون مین بادشاہی فوج والے تاخت و تاراج برابر کرتے رہے اور راجپوت اوس تاخت و تاراج کا انتقام مالوہ گجرات سے لیتے رہے آخرکار اپنے ظالم دشمنون کی خوی و خصلت کو کام ناکام اختیار کر کے مسجدون کو توڑا اور قرانون کو جلایا اور ملا لوگون کو طرح طرح سے ستایا مگر تاہم اس قسم کی لڑائی سے بڑا نقصان اودے پور کو پہونچا جسکی زرخیز قلمرو مغلون کے قلمرو کے متصل واقع تھی اور مغلون کی فوج اوسمین متصرف تھی مگر جودہ پور کا ملک ان بھاری نقصانون سے محفوظ رہا جودہ پور زرا اوجبڑ بنجر پڑا تھا اب خود اورنگ زیب کو ایسی لڑائی کے اختتام کی خواہش ہوئی جسکے باعث سے اور بڑے کامون مین دست انداز نہو سکا چنانچہ تدبیر و حکمت سے اودے پور کے رانا راج سنگہ کو آشتی کی درخواست پر آمادہ کیا اور جب کہ درخواست اوسکی طرف سے گذری تو فی الفور اوسپر توجہ فرمائی چنانچہ جزیہ سے اغماض کیا گیا اور ملک کے جس ٹکڑے کو جزیہ کے عوض سے معاوضہ مین رکھا تھا اکبر کی اعانت کے جرمانہ مین رکھا گیا باقی کل شرطین رانا کے حق مین مفید تھین جس سے کہ عزت کا لحاظ اس وعدہ سے کیا گیا اور عہدنامہ لکھا گیا کہ جب اجیت سنگہ جوان ہوجا لیگا تو اوسکا ملک اوس کو دیا جاوے گا۔ نمبر ۱ — نمبر ۲

نمبر ۱ یہ ٹکڑا پرگنہ مانڈل گڈھ اور پرگنہ بدہنور سے مرکب تہا — ماثر عالمگیری —

نمبر ۲ اورم صاحب کے پرچہ صفحہ ۱۰۶ — اور ٹاڈ صاحب کی تاریخ راجستان جلد ایک صفحہ ۳۵۸ —

دوسرا تتمہ رانا راج سنگہ کے جانشینون کے بیان مین

رانا جی سنگہ

بعد اس مصالحہ کے جسکا بیان اول تتمہ مین ہوا بادشاہی فوج رانا کے علاقون سے اوٹھہ گئی اور رانا راج سنگہ اودے پور مین پہونچکر بہت جلد مر گیا جی سنگہ جو اوسکا فرزند رشید تھا ریاست آبائی پر بیٹھا اور بھیم سنگہ اوسکا بھائی کسی وجہ سے میواڑ چھوڑکر اجمیر مین بادشاہ کے پاس چلا گیا بادشاہ نے اوسکو راجہ کا خطاب دیا اور محمد نعیم نامی ایک امیر کو واسطے تعزیت رانا راج سنگہ کے رانا جی سنگہ کے پاس بھیجا اوس نے وہان پہونچکر رانا کو ماتمی کا خلعت پہنایا رانا نے بعد چند روز کے اوسکو رخصت کیا اور چار ہزار روپیہ نقد اور اونیس تھان پارچہ کے اور چار شتر عنایت فرمائے ــ

بعدہ اورنگ زیب اجمیر سے دکن کیطرف چلا گیا جہان مرہٹون کے تسلط اور فسادون کے باعث اوسکی بڑی ضرورت تھی اور تھوڑی مدت گذرنے پر اودے پور کے دربار سے پھر لڑائی شروع ہوئی یہان تک کہ ساری راجستان کی ریاستین باستثنائے جے پور اور مشرقی جانب کے چھوٹی چھوٹی ریاستون کے علانیہ اورنگ زیب کے اخیر سلطنت تک بدخواہ رہین اگرچہ ان ملکون مین مغلون کی فوجین دوڑتی رہین مگر باوصف اس کے راجپوتون نے اونکو نہایت تنگ کیا اور گجرات

یہہ احوال جو اوپر لکھا گیا اکثر الفنسٹن صاحب کی تاریخ ہندوستان کے اردو ترجمہ سے لیا گیا ہے اگرچہ ماثر عالمگیری مین بھی یہ سب حالات بتفصیل مندرج ہین مگر چونکہ وہ کتاب تعصب اور رعایت سے خالی نہین اسلیے تاریخ الفنسٹن جو بہت سے معتبر کتابون کا خلاصہ ہے اور ایک بڑے مورخ کی تصنیف ہے اوسکی نسبت زیادہ قابل اعتماد ہے فیما بین رانا راج سنگہ اور اورنگ زیب کے جو فیصلہ ہوا اوسمین شاہزادہ محمد اعظم کی وساطت تھی اور بعد ملاقات شاہزادہ اور رانا کے جو راج سمندر تالاب پر ہوئی یہ عہدنامہ لکھا گیا ــ ماثر عالمگیری ــ

ماثر عالمگیری ــ

مالوہ وغیرہ صوبون کو بہت سا لوٹا کھسوٹا تھا —

یہ لڑائی ۱۶۷۹ع مطابق سمت ۱۷۳۶ تک تخمیناً ۳۰ برس کچھ نہ کچھ قایم رہی اودے پور اور جودہ پور کے راجپوتون نے بادشاہی افواج کا خوب خوب مقابلہ کیا جب غالب ہوگئے تو گجرات اور مالوہ تک جا مارا اور جب مغلوب ہوئے تو پہاڑون کی گھاٹیون مین گھس کر اپنے پرپرزہ درست کئے اودہر دکن مین مرہٹون نے مغلون کے لشکر پر آفت ڈہا رکھی تھی —

رانا امر سنگہ

سنہ ۱۶۹۸ع مطابق سمت ۱۷۵۵ مین رانا جی سنگہ نے وفات پائی اور امر سنگہ اوسکا بیٹا مسندنشین ہو کر اپنے بزرگون کے طور پر لڑائی بہڑائی مین مشغول ہوا اسکے مسندنشینی سے سات برس بعد اورنگ زیب راجپوتون اور مرہٹون کی سرکوبی کی فکر کرتا کرتا ۱۷۰۷ع مطابق سمت ۱۷۶۳ مین مر گیا اور اوسکے جانشینون مین قضیہ تضایہ ہونے لگا راجپوتون نے دو برس تک مغلون کے مقابلہ سے کچھ فرصت پائی اور اپنے استقلال کی تدبیرون پر بہت صرف کی جب ۱۷۰۸ع مطابق سمت ۱۷۶۵ سندی مین بہادر شاہ دکن کو جانے لگا تو راستہ مین راجپوتون کو بہ نسبت سابق کے زیادہ مفسد اور آسودہ حال پاکر بنظر مصلحت وقت اونے تصفیہ کرنا چاہا اول رانا امر سنگہ سے عہد نامہ کیا جسکے ذریعہ سے وہ ملک جو عالمگیر نے اکبر کی اعانت کے جرمانہ مین رکھا تھا واپس دیا گیا اور وہان کے ساری مذہبی رسمون کو ویسا ہی جاری کیا کہ جیسے اکبر کے عہد مین جاری تھین اور جو فوج رانا سے بطور کمک کے بادشاہی لڑائیون مین لیجاتی تھی اوسکا لینا آیندہ کو موقوف ہوا غرض کہ رانا کو ساری باتون سے خود مختاری حاصل ہوگئی صرف نام کی اطاعت باقی رہی ٭٭ سو آیندہ کو رفتہ رفتہ وہ بھی جاتی رہی اسی طرح جودہ پور کے راجہ اجیت سنگہ سے جسکے لیے یہ سب کشت وخون ہو رہا تھا صلح قرار پائی اور بادشاہ راجہ اجیت سنگہ

٭ الفنسٹن صاحب کی تاریخ ہندوستان صفحہ ۱۰۷ اور کرنیل ٹاڈ صاحب کی تاریخ راجستان جلد ۲ صفحہ ۴۹ —

٭٭ تاریخ الفنسٹن صفحہ ۱۴۰ اور ٹاڈ راجستان جلد اول صفحہ ۴۵۵ —

اور راجہ سوای جی سنگہ کو ہمراہ لیکر دکھن کو روانہ ہوا جب بادشاہی لشکر نربدہ سے اوترا
تو یہہ دونو راجہ بادشاہ سے ناراض ہوکر بے حکم وہان سے چلدیئے تھے میواڑ مین آئے چونکہ
یہاہین راجگان جے پور اور رانا اودان کے مدت سے دشمنی چلی آتی تھی اس لئے رانا
امرسنگہ نے اونسے لڑائی کا ارادہ کیا مگر اپنی مان کی فہمائش سے اس ارادہ کو چھوڑا
اور اونکو مہمان سمجھکر اپنے گھر لے گیا اور دشمنی کو دوستی کے ساتھہ بدل ڈالی بروقت
تناول طعام کے جب رانا اونسے ہم پیالہ اور ہم نوالہ نہوا تو انھون نے اس معاملہ مین
اصرار کیا تب رانا نے کہا کہ جو تم آیندہ کو بادشاہون سے رشتہ داری نکرو اور اسبات
کی قسم کھاؤ تو مضائقہ نہین ہم تمھارے ویسے ہی بھائی بند ہین جیسے پہلے تھے انھون
نے اسبات کو منظور کی اور عہد و پیمان پختہ کرلیا مگر اوسکے ساتھہ یہہ بات بھی بیان کی
کہ اب یہاہین بیاہ شادی کی رسم بھی جاری ہوجاوے تاکہ بالکل مغایرت جاتی رہے
رانا نے کہا کہ اگر اسبات کا عہدنامہ لکھدو کہ یہان کی بیٹی سے جو اولاد ہووے
وہ دوسری رانیون کی اولاد سے ترجیح پاکر مسندنشین ہوا کرے تو ہمین منظور ہے
راجون نے اس بات کا بھی عہدنامہ لکھدیا اور رانا سے رخصت ہوکر اپنے اپنے
ملک کو روانہ ہوئے —

بعد چندے مہاراجہ جیسنگہ سوای کی شادی اس رانا کی دختر سے ہوئی جس سے
سوای مادہو سنگہ پیدا ہوا مگر مہاراجہ مذکور نے برخلاف قرارداد کے اوسکی کچھہ
عزت اور توقیر نہ کی بلکہ سوائی ایسری سنگہ کی بہ نسبت جو دوسری رانی سے تھا
مادہو سنگہ کو بہتر نہ سمجھا رانا کو یہ خبر سنکر بہت رنج ہوا اور حکمت عملی سے مادہو سنگہ
کو اوسکی مان سمیت اپنے پاس بلوالیا اور یہ ارادہ کیا کہ بعد وفات سوائی جیسنگہ کے
شمشیر کے زور سے اوسکو جے پور مین مسندنشین کرینگے —

رانا سنگہ امر سنگہ		۰

سمت ۱۷۶۳ مطابق ۱۷۰۶ء رانا سنگہ امر سنگہ مسند آرای اودے پور ہوا اسکے

عہد میں کھینڈی راو کا غلبہ مالوہ میں ہوا اور اونکی فوج نے گجرات میں بھی لوٹ مار مچادی تب رانا کو باجی راؤ پیشوا سے موافقت کرنے کی ضرورت پڑی اور اوسکے ذریعہ سے ساہو راجہ کے ساتھہ عہد و پیمان ہوئے ۱۷۳۴ء موافق سمت ۱۷۹۱ میں رانا سنگرام سنگ نے وفات پائی اور —

رانا جگت سنگہ

اوسکی جگہ مسند نشین ہوئے سمت ۱۸۰۰ مطابق ۱۷۴۳ء میں راجہ سوائی جے سنگہ کا انتقال ہوا اور سوائی ایسری سنگہ مسند پر بیٹھا جو کہ از روی عہد و پیمان ۱۷۰۹ء مطابق سمت ۱۷۶۶ کے جے پور کے مسند نشینی کا حق سوائی مادہو سنگہ کو پہونچتا تھا اسواسطہ رانا جگت سنگہ کو اوسکے باب میں کوشش کرنی پڑی چنانچہ مادہو سنگہ کو ایک جرار فوج کے ساتھہ جے پور کو بھیجا جب سوائی ایسری سنگہ سے مقابلہ ہوا تو سلومر کا راؤ جو میواڑ کے سپاہ کا سردار تھا اور ایسری سنگہ کا خسر اپنی صف سے جدا ہو کر ایسری سنگہ سے جا ملا اور اوسکے ساتھہ ہو کر مادہو سنگہ سے لڑنے لگا یہہ حال دیکھہ کر میواڑ کی فوج بھاگ نکلی اور مادہو سنگہ شکست کھا کر رانا کے پاس آیا رانا کو بہت رنج ہوا اور اوسیوقت ملہار راؤ ہلکر کو خط لکھا کہ جو تم ہمارے بھانجہ مادہو سنگہ کو جے پور میں مسند نشین کرا دو تو تمکو کئی لاکھہ روپیہ نقد اور کچہ علاقہ راج جے پور سے دلایا جاے گا ملہار راؤ یہہ پیغام سنکر اودے پور میں آیا اور رانا سے دستار بدل کر مادہو سنگہ کے ساتھہ جے پور پر حملہ آور ہوا اور بعد واقعات چند در چند کے مادہو سنگہ کو جے پور میں مسند نشین کیا مگر مادہو سنگہ نے وہ شرطیں ادا نکین تب ملہار راؤ وہان سے کوچ کر کے اودے پور میں آیا اور اون معاہدون کا مطالبہ رانا سے کیا رانا نے اوسوقت تو اوسکو چرب و شیرین باتون اور وعدہ وعید سے خوش کر کے رخصت کیا لیکن ملہار راؤ اپنا دعوا بدستور

تاریخ مالکم وامر نامہ —

کرتا رہا جس سے میواڑ کو طرح طرح کے نقصان پہونچے —

رانا پرتاب سنگہ اور رانا راج سنگہ

سمت ۱۸۰۹ مطابق ۱۷۵۲ء مین رانا جگت سنگہ کا انتقال ہوا اور پرتاب سنگہ اور اس سے تین برس بعد ۱۷۵۵ء مطابق سمت ۱۸۱۲ مین راج سنگہ ثانی گدی پر بیٹھا ان دونو راناون کے وقت مین ملہار راؤ ہلکر نے جاوو نیمچہ مندسور رام پورہ بھان پورہ وغیرہ پرگنات متعلقہ میواڑ پر تصرف کر لیا —

رانا ارسی

۱۷۶۲ء مطابق سمت ۱۸۱۹ مین رانا راج سنگہ کے وفات کے بعد رانا ارسی مسند نشین ہوا چونکہ یہہ اگلے راناؤن کے بہ نسبت کچہہ اولوالعزم اور صاحب حوصلہ تھا اسواسطے اسنے بدعواے استرداد پرگنات مذکورکے اہلیا بائی پر جو ملہار راؤ کی جانشین تھی چڑہائی کی مگر اہلیا بائی کے لشکر سے شکست کھائی —

۱۷۷۲ء مطابق سمت ۱۸۲۹ مین رانا ارسی اجیت سنگہ ہاڈہ والی بوندی کی ہاتہہ سے مارا گیا مختصر بیان اسکا یہہ ہے کہ راؤ اجیت سنگہ نے واسطے سد و بست قوم مینہ کے موضع بٹھلیاس کے قریب جو میواڑ کے علاقہ مین تھا ایک قلعہ بنایا تھا رانا ارسی اس مداخلت سے ناراض ہوکر کچہہ عرصہ بعد اوس طرف شکار کھیلنے کو گیا اور راؤ اجیت سنگہ کو بھی واسطے مشغولی شغل شکار کے بلوایا چندروز یہہ دونو سردار بکمال اتحاد سیر و شکار مین مشغول رہے مگر جب رانا کے سردار واسطے مسماری قلعہ مذکور کے راؤ اجیت سنگہ سے گفتگو کرتے تھے تو وہ بہت برا مانتا تھا ایکدن اس معاملہ مین ایسی تکرار ہوئی اجیت سنگہ بہت برہم ہوا اور جب رانا ارسی نے اوسکو پان دیکر رخصت کیا تو وہ کچہہ دور جاکر لوٹا اور رانا ارسی کو برچہا مار کر ہلاک کیا اور بکمال سرعت اپنے گہر جا پہونچا ارسی کے سرداروں سے کسی نے معاوضہ نکیا

ارا وہ نکیا اور اوسکو موقع واردات پر جلاکر او دے پور کو چلے آئے ایک کسبی راناکے ساتھ ستی ہوئی اوس نے جلتے وقت یہہ کہا کہ اے عالم الغیب اگر راو اجیت سنگہ نے راناکو بیوجہ مارا ہے تو وہ بھی اسی برس مین مرجاوے اوسکی دعا مستجاب ہوئی اور اجیت سنگہ چھہ مہینے بعد چیچک سے مرگیا۔

رانا ہمیر

ارسی کے بعد رانا ہمیر مسند ایالت پر بیٹھا اور ستائیس برس راج کرکے سمت ۱۸۵۵ مطابق سمت ۱۷۹۹ء مین سرگباشی ہوا اور۔

رانا بھیم سنگہ

سنے ریاست پائی انہین کے وقت مین میواڑکی ریاست بہت ضعیف ہوگئی تھی اور ڈونگرپور بانسواڑہ دیوبیہ پرتاب گڈہ کے راجہ جو پہلے انکے محکوم تھے خودسر ہوگئے خاص میواڑکی سردار بھی بہت کم اطاعت کرتے تھے اور دکھنیون کا زور شور رہزید برآن تھا راناکی یہہ حالت تھی کہ جو پانچہزار روپیہ ماہانہ بعوض چند پرگنہ راجرانا ظالم سنگہ جھالا کوٹہ کا مدار اوسکو دیتا تھا کہ اوسمین اوسکی گذراوقات ہوتی تھی اسی عرصہ مین جے پور اور جودہ پور کے راجاؤن مین کرشن کنور بائی دختر رانا موصوف کی نسبت پر جو اول راجہ بھیم سنگہ والی جودہ پور سے ہوئی تھی اور بعد انتقال راجہ بھیم سنگہ کے راجہ جگت سنگہ والی جے پور سے قرار پائی اور مان سنگہ برادر بھیم سنگہ متوفی نے یہہ دعوی کیا کہ کرشن کنور بائی سے مین شادی کرونگا دشمنی واقع ہوئی اور راجہ جگت سنگہ نے مارواڑ پر چڑہائی کرکے مان سنگہ کو شکست فاحش دی اور بعدہ بسبب چپقلش نواب امیر خان کے جو اول راجہ جگت سنگہ کے ساتھہ تھا اور بعدہ مان سنگہ سے ملگیا راجہ جگت سنگہ اودے پور نہ جاسکا اور اپنی ریاست کو لوٹ آیا اور نواب امیر خان نے رانا بھیم سنگہ ملو کتاب عہدنامجات راجپوتانہ۔

سے کے پاس جاکر اپنی فوج کے اخرچ کے بدلہ مین نما ہیڑہ کا پرگنہ لے لیا اور کرشن کنور بائی کو زہر دلوا دیا جس سے جے پورا ور جودھپور کے راجون مین صلح ہوگئی بعد اس معرکہ کے صاحبان انگریز بہادر اور رانا بھیم سنگہ سے سنہ ۱۸۱۸ء مطابق سمت ۱۸۷۵ مین عہدنامہ ہوا جسکی رو سے دہنون کا تسلط میواڑ سے اوٹھایا گیا اور رانا بھیم سنگہ کو طرح طرح کی افات سے چھوڑاکر اوسکی ریاست مین امن و امان قایم کیا —

رانا جوان سنگہ

سنہ ۱۸۲۸ء مطابق سمت ۱۸۸۵ مین اس رانا کا انتقال ہوا اور رانا جوان سنگہ گدی پر بیٹھا اسنے اپنی شادی ریوان علاقہ بگھیل کھنڈ مین جاکر بڑی دہوم دہام سے کی اور اپنی لڑکی کو راجہ محکم سنگہ والی کشنگڈہ کے ساتھ بیاہ دی —

سنہ ۱۲۴۷ ہجری مطابق سنہ ۱۸۳۲ء موافق سمت ۱۸۸۹ مین بروقت دربار گورنری کے رانا نے سرکار کے اصرار سے اجمیر پہونچکر لارڈ ولیم بینٹنک بہادر گورنر جنرل ہند کی ملاقات کی اس دربار مین رانا موصوف کی بہت عزت اور توقیر ہوئی چونکہ رانا جوان سنگہ کے کوئی اولاد نتھی اس لیے اوسنے سردار سنگہ باگھور کے راوجی کے بیٹے کو جو مہاراج ناتھ جی رانا سنگرام سنگہ کے چھوٹے بھائی کا پوتا تھا متبنے کیا چنانچہ سردار سنگہ —

رانا سردار سنگہ اور سروپ سنگہ

بعد انتقال رانا جوان سنگہ کے رانا ہوا مگر یہہ بھی لاولد تھا اس لیئے اس نے سروپ سنگہ اپنے برادر کو متبنی کیا جو بعد وفات اوسکے سمت ۱۸۹۹ مین گدی پر بیٹھا رانا سروپ سنگہ مرد فیاض اور بکمال سخی تھا اوس نے لاکھون روپیہ خیرات کیئے اور ریاست کا خوب انتظام کیا اور غیر ملک کے آدمیون سے جو اوسکی قدردانی کا شہرہ سنکر دور دور سے اودے پور مین آتے تھے اچھا سلوک برتا اور کسیکو بے نیل مرام

نہ جانے دیا چنانچہ اب تک سیکڑون آدمی اوسکے احسان کے ممنون اور مشکور ہین —
غدر ۱۸۵۷ء مین اپنے ریاست کا ایسا انتظام کیا کہ کسی قسم کا فتنہ اور فساد نہونے
پایا صاحبان انگریز بہادر اوس سے بہت خوش ہوے مگر اوس ہنگامہ مین اوس نے
کپتان شور صاحب اجنٹ کے مشورت سے علاقہ نیاہیڑہ متعلقہ ریاست ٹونک
کو دبا لیا تھا سو دو تین برس بعد ۱۸۵۹ء کے دربار مین لارڈ کیننگ صاحب بہادر
نے نواب ٹونک کو واپس دلا دیا بعد انتقال رانا سروپ سنگہ کے سمت ۱۹۱۸ مین —

مہارانا سمبھو سنگہ

جو رانا سروپ سنگہ کے بھتیجے اور فرزند متبنی ہین میواڑ کی ریاست ملی جو کہ بوقت
مسند نشینی کے رانا سمبھو سنگہ بہادر خورد سال تھے اسلیئے نابالغ ہونے اونکے میواڑ
مین اجنٹی کا بند و بست رہا اور صاحب اجنٹ بہادر نے جو کرنیل ایڈن صاحب
تھے رانا صاحب کی تربیت کی چنانچہ رانا صاحب ہندی فارسی انگریزی سنسکرت
مین خوب ماہر ہو گیے ۱۸۶۵ء مطابق سمت ۱۹۲۲ مین کہ جب وہ فضل الہی سے حد بلوغ
کو پہونچے تو اونکو ریاست کے سب اختیار دیے گئے اب رانا صاحب کمال ربط
ضبط اور عدل انصاف کے ساتھ حکمرانی کرتے ہین خدا اونکو سلامت رکھے
سال گذشتہ یعنے ۱۸۷۰ء مین ماہ نومبر جب اجمیر مین دربار ہوا تھا تو مہارانا صاحب
واسطے ملاقات لارڈ میو بہادر کے تشریف لائے تھے اور داد دہش سے اجمیر مین
خوب نام کر گئے کرنیل جان نکسن صاحب بہادر بالفعل اس ریاست کے اجنٹ ہین

فقط

تتمہ

یہ ضلع میواڑ کے سرداروں کی جو مہارانا کے خاندان سے ہین بقید سال سمبت انکی فہرست ہے جس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ فلانا سردار فلان رانا کی نسل سے ہے

نمبر	نام ریاست یا جہان تھا	نام رئیس یا سردار	ولدیت یعنی کس رانا کا بیٹا تھا	سنہ رئیس مسند نشین ہوا	کیفیت
۱	نیپال	کوم کرن	مہاراول سمر سنگہ	سمبت ۱۱۰۶	مہاراول سمر سنگہ کے دو بیٹے تھے بڑا کرن سنگہ چھوٹا کوم کرن کرن سنگہ چیتور مین مسند نشین ہوا اسی طرح چیتور کے ہر مسند نشین کے لیے سمجھ لینا چاہیے کہ بڑا بھائی تو باپ کی جگہ بیٹھا اور چھوٹے کو دوسرے علاقے مین نشست ملی کوم کرن نے نیپال مین راج کیا چنانچہ ابتک اسکی اولاد نیپال مین خود مختار راج کرتی ہے

* راج پرستی مین لکھا ہے کہ راول سمرسی پرتھی راج کی رفاقت مین شہاب الدین غوری سے لڑکر مارا گیا یہہ واقعہ سمبت ۱۲۴۹ یا سمبت ۱۲۴۸ مین ہوا تھا اور اس فہرست مین راول سمرسی کے مسند نشینی کے سمت ۱۱۰۶ لکھے ہین پھر یہہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ ایکسو پینتیس ۱۳۵ برس قبل از جنگ مسند نشین ہوا اس صورت مین اگر اوسکی مسند نشینی کے سمت ۱۲۰۶ ہون تو عجب نہین

۲	دونگر پور	باپ جی	مہاراول کرن سنگھ	سمبت ۱۱۹۵ +	یہ دونگر پور ضلع بہاگر مین بابین گجرات اور میواڑ کے واقع ہی باپ کے جانشینون نے تلوار کے زور سے بہیلون کو مطیع کر کے اپنے علاقہ کو بہت وسعت دی یہانتک چار پانچ لاکہہ روپیہ سالانہ آمدنی کی ریاست اونکی پاس ہوگئی اور وہ مہارانا کی اطاعت سے نکل گئے ـ
۳	رام پورہ	چندر وجی	مہارانا بہون سنگھ	سمبت ۱۲۱۹	رام پورہ کو چندر وجی کی اولاد سمبت ۱۸۲۷ کو اوائل مین مہاراجہ ملہار راؤ ہلکر نے جبین لیلیجا پچاس ہلکر کے قبض مین ہے ـ
۴	ستارہ	سدن سنگھ	مہارانا اجی سنگھ	سمبت ۱۳۰۶	سدن سنگھ کی اولاد ابتک ستارہ مین راج کرتی ہے سیواجی اور سنباجی مرہٹہ جو بڑے اولوالعزم اور نامی ہو گئے ہین اونہین سے تہے ـ
۵	سلومر	چونڈا جی	مہارانا لاکہا جی	سمبت ۱۴۳۹	سلومر والون کی بہت نسل بڑہی چنانچہ دو پشت کے بعد دیوگڈہ کا ٹہکانا اور تین پشت کے بعد آمیٹہ کا ٹہکانا چار پشت کے بعد بیگون کا ٹہکانا ہوا انکے بعد کوڑا بہو در ہوکنیڈ بہان مجہ کا ٹہکانا ہوا یہ سب بڑے زادت کہلاتے ہین انکا سر پشت سلومر کا راؤ جی ہے جو ریاست مین قدیم سے پہلا لاگ کا دعوار کہتا ہے ـ
+ سمبت ۱۲۱۲ اس حساب سے سارے سنون مین سو برس کی غلطی رہتی ہے اور یہ بھی اختلافات جی پور کے راجون کی فہرست مین بہی ہے ـ ++ باپ جی کی بارہوین پشت مین راول اودے سنگھ تہا اوسکے دو بیٹے تہے بڑا تو دونگر پور کا رئیس ہوا اور چہوٹا جسکا نام جگمل تہا بانسواڑہ کا مالک ہوا ، سمبت ۱۵۸۷ اسکے جانشینون نے اپنی محنت اور زور سے بانسواڑہ کو وسعت دیکر ایک جدا ریاست مقرر کر لی ـ					

نمبر	نام ریاست یا ٹھکانہ	نام رئیس یا سردار	ولدیت یعنی کس رانا کا بیٹا تھا	وہ رانا کس سمت میں مسند نشین ہوا	کیفیت
۶	کانوڑ	اجاجی	مہارانا لاکھا جی	سمت ۱۴۴۹	اجاجی کی اولاد کانوڑ میں ہے۔
۷	دیولیا	کھیم کرن	رانا موکل جی	سمت ۱۴۰۴	دیولیہ والوں نے اپنے جاگیر کو وسعت دیکر جداگانہ ریاست قرار دی اور صدر مقام اسکا پرتاب گڈھ ہے۔
۸	دیرلوو	سسّ مل	رانا پرتاب سنگھ	سمت ۱۶۲۸	ابتک سسّ مل کی اولاد کے قبضہ میں ہے۔
۹	کھنڈولکاور	پوراجی	ایضاً	ایضاً	اس ٹھکانہ سے گڑوپ وغیرہ ٹھکانہ دار ہوگئے۔
۱۰	شاہپورہ	سورجمل	رانا امر سنگھ	سمت ۱۶۵۳	شاہپورہ اب جداگانہ ریاست ایجنسی ہاڑوتی کے تعلق ہے۔
۱۱	کالوکرنیہ	غریب داس	رانا کرن سنگھ	سمت ۱۶۶۶	ابتک بدستور ہے۔

۱۲	کالوتھیا	ارسی	راناجگت سنگھ	۱۴۰۸ م	ابتک بدستور برقرار ہے۔
۱۳	نبھیڑہ	راجہ بھیم سنگھ	رانا راج سنگھ	۱۶۱۰	یہ ٹھکانہ اب خالصہ مین ہے۔
۱۴	بھوبنیاس	ناہر سنگھ	ایضاً	۱۶۱۰	ابتک موجود ہے۔
۱۵	کاروہی	امید سنگھ	راناجی سنگھ	۱۶۳۰	ایضاً
۱۶	باولیاداس	پرتاب سنگھ	ایضاً	ایضاً	ایضاً

۵۹۲۳

مہر لاج پیری

نمبر	نام ٹھکانہ	نام رئیس	ولدیت یعنی کس رانا کا بیٹا تھا	اوس رانا کی مسند نشینی کے سمبت	کیفیت
۱۷	باگور	مہاراج ناتھ سنگھ	رانا امر سنگھ	سمبت ۱۷۵	مہاراج ناتھ سنگھ کو پوتی سردار سنگھ سرسنگھ کے بسبب ولدیت مہارانا جوان سنگھ کے اودے پور مین مسند نشین ہوئے ہے۔
۱۸	سیوجتی	ارجن سنگھ	ایضاً	ایضاً	موجود ہے۔
۱۹	کرجالی	باگھ جی	ایضاً	ایضاً	ایضاً

مہارانا سمر سنگھ سے لے کر مہارانا امر سنگھ تک جبکہ چھ سو باون یا پانسو باون مین اس خاندان عالیشان سے اوننیس شاخین برآمد ہوئے اور ان اوننیسون شاخون سے جنہین کئی کئی ٹہنیان نکلین
ہین اس قدر شاخین ہو گئی ہین کہ اون کا کچھ شمار نہین ــــ سنے الجملہ اس خاندان سے بڑھ کر ہندوستان مین راجپوتون کا کوئی خاندان اس قدر بڑھا ہوا نہین کہ جو دکن اور پچھم مین پھیلا ہوا ہو
جیسے بے شمار سردار ہون ــ

* اس اختلاف کا سبب وہی ہے جو راول سمر سنگھ کی مسند نشینی کے سنون مین واقع ہو رہا ہے ــ

خاتمہ

لاکھہ لاکھہ شکر ہے اوس خداوند حقیقی کا کہ جسکی فضل وکرم سے راج پرستی کا ترجمہ معہ تتموں اور حواشی کے اختتام کو پہونچا اسکی تکمیل اور ترتیب جس طرح اس ہیچمدان کے پیش نہاد خاطر تھی اوسی طرح ظہور مین آئی —

اب صاحبان علم ہنر و خاندان فضل وکرم سے امید ہے کہ اسمین جہان کہین غلطی دیکھین قلم اصلاح سے درست فرماوین اور حق تو یون ہے کہ اس ہیچمدان نے کتاب ہذا کی صحت اور اوسکے مطالب کی تحقیقات اور تاریخی کتابون سے مطابقت کرنے مین کمال محنت کی ہے اور ہندی فارسی انگریزی سنون کے ملانے اور اونکے اختلافات کو دور کرنے مین نہایت خون جگر کھایا ہے جو لوگ کہ تصنیف تالیف اور تحقیقات علمی کے مشکلات اور نشیب و فراز کو جانتے ہین وہی اس ہیچمدان کے محنت اور مشقت کو سمجھین گے یا صاحبان انگریز بہادر دام اقبالہم جو اہل علم کے قدردان اور نکتہ نواز ہین اس کاروستہ کی داد دین گے فقط مرقوم ۱۶ ماہ اگست سنہ ۱۸۷۱ع

العبد بندہ دیبی پرشاد

فہرست مطالب راج پرستی

نمبر	مضمون	صفحہ
١	دیباچہ	١
٢	پہلا سرگ رانا راج سنگہ کے خاندان کی تعریف اور بابو پران کی پیشین گوئی بابا راول کے نسبت	٣
٣	دوسرا سرگ خاندان اودے پور کا نسب نامہ بجے راج تک	٥
٤	تیسرا سرگ بجے راج کے بعد سے راول کرن تک نسب نامہ	١٤
٥	چوتھا سرگ راہپ رانا سے رانا پرتاب سنگہ تک کا حال	٢٢
٦	پانچوان سرگ رانا امر سنگہ اور رانا جگت سنگہ کی سوانح عمری	٣٦
٧	چھٹا سرگ رانا راج سنگہ کے حالات مین	٤١
٨	ساتوان سرگ رانا راج سنگہ کے فتوحات مین	٤٤
٩	آٹھوان سرگ ڈونگر پور بانسواڑہ دیولیہ وغیرہ کی فرمان پذیری مین	٤٧
١٠	نوان سرگ راج سمندر تالاب کی شروعات مین	٥١
١١	دسوان سرگ رانا راج سنگہ کی اور تعمیرات کا ذکر	٥٣
١٢	گیارہوان سرگ راج سمندر تالاب کے عمارت وغیرہ کا بیان	٥٥
١٣	[illegible]وان سرگ	//
١٤	تیرہوان سرگ راج سمندر تالاب کی پرتشٹھا کا ذکر	٥٦
١٥	چودہوان سرگ ...... // // // // // //	٥٨
١٦	پندرہوان سرگ ایضاً ایضاً ایضاً ایضاً	٦٠
١٧	سولہوان سرگ راج سمندر کی پرشستا کا ذکر	٦١
١٨	[illegible] اور چند تمتون کے	٦٣
١٩	پہلا تتمہ رانا راج سنگہ کا بقیہ بیان	//
٢٠	دوسرا تتمہ رانا راج سنگہ کے جانشینون کا بیان حال کے مہارانا صاحب تک	٦٦
٢١	تیسرا تتمہ مہارانا کے خاندان کی فہرست	٧٤
٢٢	خاتمہ مشورہ عذر مولف کے	٧٩

حاشیہ کے مطالب کی فہرست

نمبر	مطالب	صفحہ
۱	بہبٹ ایک قسم برہمنون کی ہے	۳
۲	راج سمندر کی تعمیر کا سبب اور لگلے رکھیشرون کی شرح	۴
۳	بابو پران مین لکھے ہوئے نامون کی شرح	۵
۴	بابت صحت فہرست کے	۶
۵	بابت اختتام کار راجہ بیرہبل کے	۱۰
۶	بابت اختتام سورج نبس کے راجہ سومتر کے بعد	۱۱ و ۱۲
۷	بیجے راج کے راجدہانی اور اوسکی نئی ریاست قایم کرنے کی تحقیقات مین سال جگ	۱۳ و ۱۴ و ۱
۸	گوہاکے حالات اور نوشیروان کی چڑہائی کی تحقیقات مین	۱۵ و ۱۶
۹	باپا راول کی سرگذشت کا خلاصہ بموجب تواریخ کے	۱۷
۱۰	باپا راول کا ہیج رکھیشر سے فیض پانا	۱۷ و ۱۸
۱۱	باپا راول کے سنون کی تحقیقات مین	۱۸
۱۲	باپا راول کا چتور مین جانا اور محمد قاسم سے لڑکر فتح پانا اور چتور مین قبضہ کرنا	״
۱۳	راج پرستی اور بھارت برشی کی فہرست کا مختلف ہونا	۱۹ و ۲۰
۱۴	بھارت برشی کی فہرست اور کمان راول کا ذکر	۲۰ و ۲۱
۱۵	راول سمرسنگہ کے جلوس مین ازروی تواریخ کے ایکسو پینتیس[۱۳۵] برس کا تفاوت	۲۱
۱۶	دونگرپور	״
۱۷	بھارت برشی کی بقیہ فہرست	۲۲
۱۸	ارسی اور راجی سنگہ رانا لکہشم سنگہ کے جانشینون کے اختلاف مین	״
۱۹	علاؤالدین کی چتور پر چڑہائی رانی پدماوت کے واسطے اور بھیم وغیرہ کا حال	۲۲ و ۲۳

نمبر	مطالب	صفحہ
۲۰	کونبھا راناکا اور اوسکے جانشینون کا بیان —	۲۴ و ۲۵
۲۱	سانگا رانا کی لڑائیان —	۲۶ و ۲۷
۲۲	رانا رتن سی بکرماجیت بن بیراودی سنگ کے حالات مین اور اکبر کی چڑہائی —	۲۸ و ۲۹
۲۳	راجہ مان سنگ کچھواہہ کی میواڑ پر چڑہائی اور رانا پرتاب سنگ سے مقابلہ ہونا —	۳۰
۲۴	بابت تحقیقات آنے اکبر کے اور امر سنگ کا پکڑ لیجانا قبایل خانخانان کو اور شاہزادہ سلیم کا متعجب ہونا —	۳۱
۲۵	شہباز خان کا میواڑ پر یورش کرنا اور رانا پرتاب سنگ کا پہاڑون مین چھپنا	۳۲
۲۶	رانا پرتاب سنگ کی وفات بموجب اکبرنامہ کے اور امر سنگ کا مسندنشین ہونا راجہ مان سنگ اور شاہزادہ سلیم کی چڑہائی —	۳۳
۲۷	اکبر کا انتقال جہانگیر کا بادشاہ ہونا اور اوسکی فوجون کی میواڑ پر یورشین اور آخر مین خود جہانگیر کا اجمیر مین آنا اور شاہزادہ خرم کو رانا کی مہم پر بھیجنا اوس کی فتوحات اور رانا امر سنگ کی مصالحت کا بیان —	ایضاً
۲۸	پرتاب سنگ کی وفات راج پرستی کی رو سے جہانگیر کے عہد مین ہونا اور اوسکے صحیح و غلط ہونے پر مولف کی تحقیقات اور سنہ ہجری و سمبت کا تفاوت نکال کر اکبرنامہ کے تحریر کو صحیح رکھنا اور بہت سے واقعات کو سنون کی مطابقت —	۳۴ و ۳۵
۲۹	مولف کی راے بابت جنگ سیرم چنت کے —	۳۶
۳۰	رانا امر سنگ کا شاہزادہ خرم سے ملاقات کرنا اور کنور کرن سنگ کا اجمیر مین جہانگیر کے پاس جانا	۳۷
۳۱	بابت پناہ گیری شاہزادہ خرم کے رانا کے یہان جب کہ وہ باپ سے باغی تھا —	۳۸
۳۲	شاہزادہ خرم اور رانا کرن سنگ کی ملاقات —	ایضاً
۳۳	بابت شادی دختران خاندان رانا کے —	۳۹ و ۴۰
۳۴	تخت نشین ہونا رانا جگت سنگ کا —	۴۰

صفحہ	مطالب	نمبر
۴۳	راج پرستی کے کاتب کی سہو پر افسوس۔	۳۵
۴۴	شاہجہان کا واسطہ انہدام قلعہ چیتور کے سعداللہ خان کو بھیجنا۔	۳۶
۴۴	راج پرستی مین اکثر واقعات آگے پیچھے لکھے ہین۔	۳۷
۴۵	رانا راج سنگھ نے جن جن مقامون پر تاخت وتاراج کی اونکی شرح۔	۳۸
۴۶	اون مقامون مین جو جس راجہ کی عملداری ہے اونکے نام۔	۳۹
۴۶	اس امر کی بحث کہ رانا راج سنگھ نے جب بادشاہی ملکون مین دستبرد کیا	۴۰
	اوسوقت سلطنت دہلی کی کیا حالت تھی۔	,,
۴۷	کنور لعل سنگھ کا اورنگ زیب کے پاس جانا۔	۴۱
۵۰	پرشٹھا کے معنے۔	۴۲
۵۲	سپت شاستر۔	۴۳
۵۵	سبھو نکا تفاوت۔	۴۴
۵۹	برت وہی سند ہے پرائیچت اور پروکشنا کی شرح۔	۴۵

خاتمۃ الطبع

اول ستایش پرستی اور ستایش ستی ہے بعدہ خدمت عالی در جہت شایقین باتمکین مین یہ التماس سرپرستی ہے کہ اندنون نسخہ یادگار ہستی تاریخ راج پرستی کارنامہ رانایان راجپوتانہ تصنیف رنچھور بھٹ مورخ یگانہ جسے کنور جے سنگھ نے سمبت ۱۷۳۲ مین راج سمندر کے طاقون پر کندہ کرایا اور جادو راے برہمن عالم فن کی کوشش سے حسب خواہش میجر این برون صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ سابق باڑوتی اور کپتان جے سے بلیر صاحب اسسٹنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کے سنسکرت زبان سے انگریزی زبان مین در آیا اور جامع ہرگونہ استعداد منشی دیبی پرشاد صاحب نے انگریزی سے اردو سلیس خاطر انیس کا پیرایہ دیا ہر طرح سے صحت یافتہ میں تمام کیا مطبع نامی وگرامی جناب فیضمآب منشی نول کشور صاحب واقع کانپور مین اہتمام

منصرم باکمال لالہ پشیشر دیال سے بماہ نومبر ۱۸۸۶ء کے

مطبوع طبائع خاص و عام ہوا

پسندیدۂ انام ہوا

تاریخ طبع نتیجہ طبع باوقار منشی موہن لال صاحب شا

قطعہ

راجپوتانہ سوانح میں یہ نسخہ انمول

صحت الفاظ کی صحیح مطلب سے چھپا

سال تاریخ کی مجھے

بے مثل نیا سن عیسوی کا سن

یہ منشی کا نسخہ و جزا نسب سے چھپا

۱۸۸۶

منجانب